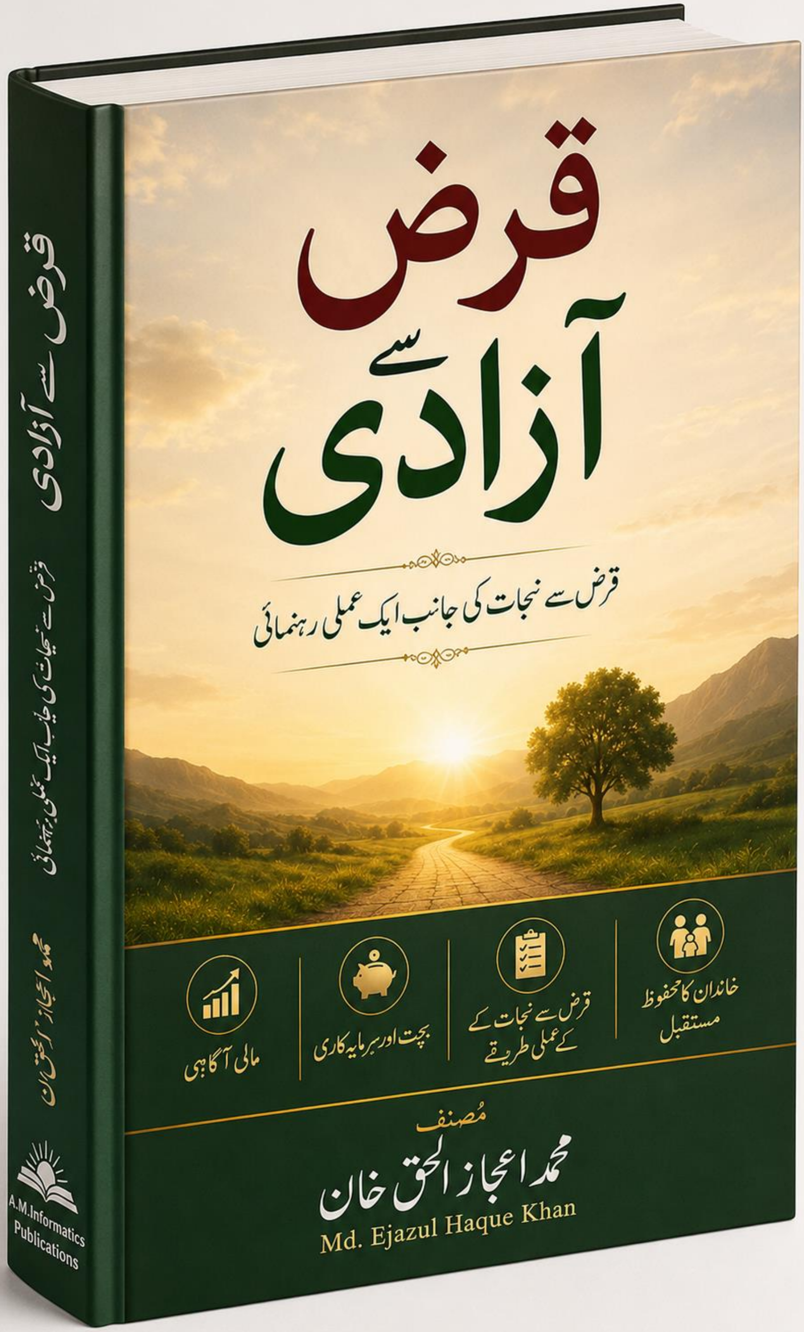
قرض سے آزادی
قرض سے نجات کی جانب ایک عملی رہنمائی
خاندان کا محفوظ مستقبل
قرض سے نجات کے عملی طریقے
بچت اور برمایہ کاری
مالی آگاہی
مُصنف
محمد اعجاز الحق خان
Md. Ejazul Haque Khan
قرض سے آزادی
قرض سے نجات کی جانب ایک عملی رہنمائی
محمد اعجاز الحق خان
A.M.Informatics
Publications

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرض سے آزادی

قرض سے نجات کی جانب ایک عملی رہنمائی

مصنف

محمد اعجاز الحق خان

کاپی رائٹ/ Copyright

قرض سے آزادی

© 2026 Md. Ejazul Haque Khan

جملہ حقوق محفوظ ہیں(All Rights Reserved)

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ مصنف کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر کسی بھی صورت میں—خواہ الیکٹرانک، میکانکی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا کسی بھی دوسرے ذریعے سے ہو—دوبارہ شائع، محفوظ یا منتقل نہیں کیا جا سکتا۔

یہ کتاب مصنف کے ذاتی تجربات، یادداشتوں اور خیالات پر مبنی ہے۔ کتاب میں مذکور بعض نام، مقامات یا حالات رازداری اور ادبی پیشکش کے مقصد سے تبدیل کیے گئے ہو سکتے ہیں۔ کسی زندہ یا مرحوم شخص سے غیر ارادی مماثلت محض اتفاق سمجھی جائے۔

مصنف

محمد اعجاز الحق خان

(Md. Ejazul Haque Khan)

پہلا ایڈیشن

2026

زبان

اردو

ISBN

حصول کے بعد درج کیا جائے گا

ناشر

A.M. Informatics Publications
New Delhi

انتساب

اپنے **مرحوم والدین** کے نام،

جن کی دعاؤں، قربانیوں اور تربیت نے میری زندگی کو سنوارنے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔

نیز اپنے **بڑے بھائیوں**،

جناب محمد امتیاز الحق خان صاحب

اور

جناب محمد ممتاز الحق خان صاحب

کے نام،

جن کی محبت، تعاون، رہنمائی اور حوصلہ افزائی نے زندگی کے ہر موڑ پر میرا ساتھ دیا۔

یہ کتاب ادب، احترام اور محبت کے ساتھ اُن کے نام منسوب ہے۔

—— محمد اعجاز الحق خان

(Md. Ejazul Haque Khan)

پیش لفظ

قرض سے آزادی

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ قرض صرف جیب پر ہی نہیں، بلکہ انسان کے ذہن، خاندان، رشتوں اور عزتِ نفس پر بھی بوجھ بن جاتا ہے ؟

ایک زمانہ تھا جب دیہات میں ساہوکاروں کی بہیوں میں درج ایک معمولی سا قرض نسلوں تک خاندانوں کا پیچھا کرتا رہتا تھا۔ کھیت بک جاتے تھے، گھر رہن رکھ دیے جاتے تھے، اور انسان اپنی پوری زندگی کولہو کے بیل کی طرح محنت کرتا رہتا تھا، پھر بھی قرض ختم نہیں ہوتا تھا۔

وقت بدلا۔ ساہوکاروں کی جگہ بینک آ گئے، کریڈٹ کارڈ آ گئے، آسان اقساط (EMI) کا نظام آ گیا، اور موبائل کے ذریعے فوری قرض ملنے لگے۔ سہولتیں تو بڑھ گئیں، مگر کیا قرض کا بوجھ کم ہوا؟ شاید نہیں۔ آج بھی بے شمار لوگ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کا انتظار تنخواہ ملنے کی خوشی سے زیادہ، اقساط اور EMI کی ادائیگی کی فکر میں کرتے ہیں۔

یہ کتاب کسی ماہرِ معاشیات کی تحقیقی تصنیف نہیں ہے، نہ ہی یہ صرف مالی مشوروں کا مجموعہ ہے۔ یہ اُن تکالیف کو سمجھنے اور بیان کرنے کی ایک مخلصانہ کوشش ہے جنہیں لاکھوں لوگ ہر روز محسوس کرتے ہیں۔ یہ اُن راتوں کی کہانی ہے جب نیند آنکھوں سے کوسوں دور ہو جاتی ہے؛ اُن فون کالز کی کہانی ہے جنہیں اُٹھانے سے خوف محسوس ہوتا ہے؛ اور اُن خاندانوں کی کہانی ہے جہاں مالی دباؤ آہستہ آہستہ مسکراہٹیں چھین لیتا ہے۔

میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں نے زندگی کے ہر مسئلے کا حل تلاش کر لیا ہے، لیکن اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ میں نے قرض کا بوجھ خود محسوس کیا ہے۔ میں نے مالی دباؤ، پریشانی، غلط فیصلوں اور اُن سے نکلنے کی جدوجہد کو اپنی زندگی میں دیکھا بھی ہے اور جیا بھی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کا ہر صفحہ صرف الفاظ پر مشتمل نہیں، بلکہ تجربات، غور و فکر اور حاصل شدہ اسباق کا آئینہ دار ہے۔

اس کتاب کا مقصد کسی کو خوف زدہ کرنا نہیں ہے۔ ہر قرض بُرا نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر قرض لینے والا شخص غلط ہوتا ہے۔ بعض اوقات حالات انسان کو مجبور کر دیتے ہیں۔ لیکن بغیر منصوبہ بندی کے اخراجات، غیر دانشمندانہ فیصلے اور دکھاوے کی طرزِ زندگی ہمیں ایسے راستے پر لے جا سکتے ہیں جہاں سے واپسی بہت مشکل ہو جاتی ہے۔

آیئے، قرض کو صرف پیسے کا معاملہ نہ سمجھیں بلکہ اسے زندگی، خاندان، ذہنی سکون اور مستقبل سے جڑا ہوا ایک اہم موضوع سمجھیں، کیونکہ مالی آزادی صرف دولت مند ہونے کا نام نہیں، بلکہ عزت، اطمینان اور خوداعتمادی کے ساتھ زندگی گزارنے کا نام ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ کتاب آپ کی سوچ میں مثبت تبدیلی لائے گی اور آپ کو ایسے فیصلے کرنے کی ترغیب دے گی جن کا فائدہ صرف آج ہی نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی پہنچے۔

اگر یہ کتاب صرف ایک خاندان کو غیر ضروری قرض لینے سے بچا دے، کسی ایک نوجوان کو EMI کے جال میں پھنسنے سے روک دے، کسی ایک تاجر کو بہتر مالی منصوبہ بندی کی طرف راغب کر دے، یا کسی ایک ایسے شخص کے دل میں امید پیدا کر دے جو آج قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے، تو میں سمجھوں گا کہ میری اس کتاب کا مقصد پورا ہو گیا۔

یہ کتاب کسی جامعہ کے تحقیقی مقالے کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ اُن تجربات کا حاصل ہے جنہیں میں نے اپنے تقریباً چار دہائیوں کے پیشہ ورانہ سفر میں اپنی آنکھوں سے دیکھا، لوگوں سے سیکھا اور خود اپنی زندگی میں محسوس کیا۔ میں نے قرض کے باعث بکھرتے ہوئے خاندان بھی دیکھے ہیں، اور دیانت داری، نظم و ضبط اور درست مالی عادات کی بدولت عام لوگوں کو غیر معمولی کامیابیاں حاصل کرتے بھی دیکھا ہے۔ اگر ان تجربات سے کسی ایک انسان کی زندگی بھی بہتر ہو جائے، تو میں اپنی محنت کو کامیاب سمجھوں گا۔

قارئین کے نام

عزیز قارئین،

سب سے پہلے میں آپ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس کتاب کو پڑھنے کا فیصلہ کیا۔

ممکن ہے کہ اس وقت آپ کسی مالی مشکل سے گزر رہے ہوں۔ شاید آپ خود قرض کے بوجھ تلے دبے ہوں، یا آپ کے کسی عزیز پر قرض ہو، یا پھر آپ صرف مستقبل میں ایسی صورتِ حال سے بچنا چاہتے ہوں۔ وجہ خواہ کوئی بھی ہو، مجھے یقین ہے کہ آپ نے صحیح وقت پر ایک درست کتاب کا انتخاب کیا ہے۔

یہ کتاب کسی ماہرِ معاشیات کی تحقیقی تصنیف نہیں ہے، بلکہ ایک ایسے شخص کے تجربات کا نچوڑ ہے جس نے اپنی زندگی میں مالی اتار چڑھاؤ، کامیابی اور ناکامی، عزت اور جدوجہد — سب کچھ قریب سے دیکھا اور محسوس کیا ہے۔

میں نے اس کتاب میں کسی پر الزام عائد کرنے کی کوشش نہیں کی، اور نہ ہی میرا مقصد آپ کو خوف زدہ کرنا ہے۔ میری صرف یہ خواہش ہے کہ آپ اپنے مالی فیصلے سوچ سمجھ کر کریں، غیر ضروری قرض سے بچیں، اور اگر کسی مجبوری کے تحت قرض لینا پڑے تو اسے عزت، ذمہ داری اور بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ ادا کر سکیں۔

اس کتاب میں آپ کو صرف نظریاتی باتیں نہیں ملیں گی، بلکہ حقیقی واقعات، زندگی کے تجربات، کی گئی غلطیاں، اُن سے حاصل ہونے والے اسباق، اور ایسے عملی طریقے ملیں گے جنہیں ہر شخص اپنی زندگی میں اختیار کر سکتا ہے۔

میری صرف ایک خواہش ہے:

اگر میری غلطیاں آپ کے لیے سبق بن جائیں، تو میں سمجھوں گا کہ میری جدوجہد رائیگاں نہیں گئی۔

آیئے، ہم سب مل کر مالی نظم و ضبط، خودداری اور قرض سے پاک زندگی کی جانب اپنا پہلا قدم بڑھائیں۔

محمد اعجاز الحق خان

(Md. Ejazul Haque Khan)

اس کتاب کا مقصد

ہر کتاب کسی نہ کسی مقصد کے تحت لکھی جاتی ہے۔ کچھ کتابیں علم فراہم کرتی ہیں، کچھ حوصلہ اور تحریک دیتی ہیں، جبکہ بعض کتابیں انسان کی زندگی کا رخ ہی بدل دیتی ہیں۔ میری دلی خواہش ہے کہ **"قرض سے آزادی"** صرف ایک ایسی کتاب نہ ہو جسے پڑھ کر رکھ دیا جائے، بلکہ ایک ایسی رہنمائی بنے جس پر عمل کر کے قاری اپنی زندگی میں مثبت تبدیلی لا سکے۔

یہ کتاب اُن تمام لوگوں کے لیے ہے جو قرض کے بوجھ سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں، مستقبل میں غیر ضروری قرض سے بچنا چاہتے ہیں، اپنے خاندان کا مالی مستقبل محفوظ بنانا چاہتے ہیں، اور مالی خود مختاری کے ساتھ باوقار زندگی گزارنے کے خواہش مند ہیں۔

اس کتاب کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ زندگی میں کبھی قرض نہ لیا جائے۔ تعلیم، علاج، کاروبار یا کسی حقیقی ضرورت کے لیے منصوبہ بندی کے ساتھ لیا گیا قرض بہت سے حالات میں مناسب اور فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن بغیر منصوبہ بندی، صرف دکھاوے، جلد بازی یا وقتی خواہشات کی بنا پر لیا گیا قرض زندگی کو مشکل بنا سکتا ہے۔

اس کتاب کے ذریعے میری کوشش ہے کہ قارئین دولت کی اہمیت کو سمجھیں، اپنی آمدنی اور اخراجات میں توازن برقرار رکھیں، بچت اور مالی نظم و ضبط کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں، اور قرض لینے سے پہلے اس کے مقصد اور اسے ادا کرنے کے واضح منصوبے پر سنجیدگی سے غور کریں۔

میری خواہش ہے کہ یہ کتاب صرف ایک مرتبہ پڑھ کر الماری کی زینت نہ بن جائے، بلکہ وقتاً فوقتاً دوبارہ پڑھی جائے، خاندان کے افراد کے ساتھ شیئر کی جائے، اور آنے والی نسلوں تک پہنچے، کیونکہ مالی تعلیم صرف تعلیمی اداروں میں ہی نہیں بلکہ گھروں میں بھی دی جانی چاہیے۔

اگر اس کتاب کو پڑھنے کے بعد کوئی شخص اپنے مالی فیصلے زیادہ سوچ سمجھ کر کرنے لگے، غیر ضروری قرض سے بچنے لگے، اور اپنے خاندان کے مالی مستقبل کو زیادہ محفوظ بنانے کی سمت قدم بڑھائے، تو میں اپنے اس قلمی سفر کو کامیاب سمجھوں گا۔

آخر میں، میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کتاب آپ سے امیر بننے کا وعدہ نہیں کرتی، بلکہ آپ کو مالی اعتبار سے زیادہ سمجھدار، زیادہ منظم اور زیادہ خود انحصار بنانے کی سمت رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

اگر ہم اپنی عادتیں بدل لیں، تو ہماری مالی حالت بھی بدل سکتی ہے، اور جب مالی حالت بدلتی ہے تو زندگی کا اعتماد بھی بدل جاتا ہے۔

آیئے، آج ہی سے صرف قرض سے نہیں بلکہ غلط مالی عادتوں سے بھی آزادی کی شروعات کریں۔

—— محمد اعجاز الحق خان

(Md. Ejazul Haque Khan)

چند ضروری گزارشات

الحمدللہ، یہ کتاب کئی برسوں کے مطالعے، مشاہدے، ذاتی تجربات اور عملی زندگی میں پیش آنے والے مالی حالات سے حاصل ہونے والی سیکھ کا نتیجہ ہے۔ اس کا مقصد قارئین کو قرض، مالی نظم و ضبط، بچت، آمدنی میں اضافہ اور ذمہ دارانہ مالی فیصلوں کے بارے میں عملی رہنمائی فراہم کرنا ہے۔

یہ کتاب **فقہ، اسلامی مالیات یا شرعی فتاویٰ کی کتاب نہیں ہے**۔ میں نہ عالمِ دین ہوں، نہ مفتی، اور نہ ہی اس کتاب میں بیان کی گئی آراء کو شرعی فتویٰ سمجھا جانا چاہیے۔

میری مخلصانہ گزارش ہے کہ اس کتاب کے ساتھ ساتھ اسلام کی مالی تعلیمات کا بھی ضرور مطالعہ کیجیے۔ قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی ﷺ میں دیانت داری، امانت داری، وعدوں کی پابندی، عدل و انصاف، حلال روزی، فضول خرچی سے اجتناب، میانہ روی، قرض کی ادائیگی اور مالی ذمہ داریوں کے بارے میں نہایت جامع رہنمائی موجود ہے۔

خصوصاً قرض، سود، تجارت، خرید و فروخت، زکوٰۃ، وراثت اور دیگر مالی معاملات سے متعلق اسلامی احکام کو مستند علماء اور معتبر دینی مصادر کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ اگر کسی مسئلے میں شرعی رہنمائی درکار ہو یا فقہی اختلاف سامنے آئے، تو اپنی مسلکی وابستگی کے مطابق کسی مستند عالمِ دین یا مفتی سے رجوع کیجیے، کیونکہ ایسے معاملات میں انہی کی رائے قابلِ اعتماد ہوتی ہے۔

اس کتاب کا مقصد صرف یہ ہے کہ قاری بہتر مالی عادات اپنائے، غیر ضروری قرض سے بچے، ذمہ داری کے ساتھ مالی فیصلے کرے اور ایک باوقار، متوازن اور پُرسکون زندگی کی طرف قدم بڑھائے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرمائے، دیانت داری، امانت داری، عدل، میانہ روی اور مالی ذمہ داری کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی نصیب فرمائے۔

آمین۔

ابتدائی صفحات(Front Matter)

عنوان

کاپی رائٹ

انتساب

پیش لفظ

عزیز قارئین کے نام

اس کتاب کا مقصد

فہرستِ مضامین

حصہ اوّل: قرض کو سمجھنا

۱۔ قرض کیا ہے، اور کب ضروری ہوتا ہے؟

۲۔ قرض لینے کی شروعات کب ہوتی ہے؟

۳۔ قرض کی تاریخ

۴۔ سود کی حقیقی قیمت

۵۔ EMI کا جال— چھوٹی قسطیں، بڑا بوجھ

۶۔ کریڈٹ کارڈ: سہولت یا پوشیدہ قرض؟

۷۔ ڈیجیٹل لون ایپس کا جال

۸۔ کریڈٹ اسکور (CIBIL) کی اہمیت

حصہ دوم: قرض کی حقیقت اور اس کے اثرات

۹۔ میری کہانی: میری سب سے بڑی غلطی

۱۰۔ جب قرض بڑھ جائے تو سب سے پہلے کیا کریں؟

۱۱۔ پیسوں کا طوفان

۱۲۔ ایک مقروض کی حالت کیسی ہوتی ہے؟

۱۳۔ خاندان اور رشتوں پر قرض کے اثرات

۱۴۔ چھوٹے قرض سے بڑے بحران تک

۱۵۔ قرض: صرف مجبوری نہیں، ایک عادت بھی ہو سکتا ہے

۱۶۔ کیا موجودہ نظام واقعی عام آدمی کے حق میں ہے؟

۱۷۔ ساہوکار، بینک اور قرض کی وصولی کی حقیقت

۱۸۔ قانونی نوٹس اور قرض کی وصولی کا طریقۂ کار

حصہ سوم: مالی نظم وضبط اور ذہنی تبدیلی

۱۹۔ وقت رہتے پیسے کی اہمیت کو سمجھیں

۲۰۔ بچت کی عادت کیسے پیدا کریں؟

۲۱۔ اپنے خاندان اور بچوں کو مالی تعلیم دیجیے

۲۲۔ سب سے بڑی سرمایہ کاری — خود پر سرمایہ کاری

۲۳۔ مالی خود مختاری کی طرف پہلا قدم

۲۴۔ پیاس لگنے کے بعد کنواں نہ کھودیے

۲۵۔ نہیں" کہنا سیکھیں

۲۶۔ مضبوط بنیے، مجبور نہیں

۲۷۔ مشکل وقت میں صبر سب سے بڑی طاقت ہے

۲۸۔ حرکت ہی میں برکت ہے

۲۹۔ صرف صلاحیت کافی نہیں، کردار بھی ضروری ہے

۳۰۔ اپنے رشتوں کو مضبوط بنائیے

حصہ چہارم: قرض سے پاک زندگی کا عملی منصوبہ

۳۱۔ ایک نئی مالی زندگی — قرض سے بچنے کا طریقہ

۳۲۔ قرض ادا کرنے کا مرحلہ وار منصوبہ

۳۳۔ دو عادتیں، دو منزلیں

۳۴۔ عظیم شخصیات سے مالی زندگی کے اسباق

۳۵۔ دھوکے کی دولت کا انجام

۳۶۔ مالی بحران سے نکلنے کی 25 عملی عادتیں

۳۷۔ بجٹ بنانا — دولت کا نقشہ

۳۸۔ آمدنی کیسے بڑھائیں؟

۳۹۔ دیانت داری اور مالی نظم و ضبط کی اہمیت

۴۰۔ میری زندگی کا سب سے بڑا سبق

۴۱۔ انشورنس (Insurance) کی اہمیت

۴۲۔ سرمایہ کاری کی شروعات کیسے کریں؟

۴۳۔ بھارت میں قرض سے متعلق اہم قوانین

۴۴۔ قرض سے آزادی کے 100 سنہری اصول

اختتامی صفحات (Back Matter)

قرض سے آزادی — خلاصہ

اختتامیہ (Epilogue)

مصنف کی طرف سے

مصنف کا تعارف

باب: ۱

قرض کیا ہے، اور کب ضروری ہوتا ہے؟

"ہر قرض بُرا نہیں ہوتا، لیکن ہر قرض سوچ سمجھ کر لینا چاہیے۔"

جب کسی شخص کے پاس اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے کافی رقم موجود نہ ہو، تو وہ بینک، مالیاتی ادارے، ساہوکار، دوست یا کسی عزیز سے رقم ادھار لیتا ہے۔ اسی ادھار کو عام زبان میں **قرض** کہا جاتا ہے۔

لیکن اگر ہم قرض کو صرف **"ادھار لی گئی رقم "** سمجھیں، تو اس کی مکمل حقیقت سامنے نہیں آتی۔ حقیقت یہ ہے کہ قرض صرف رقم کا لین دین نہیں، بلکہ ایک ایسی ذمہ داری ہے جسے مقررہ وقت پر پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ قرض کے ساتھ سود، مدت، نظم و ضبط اور جواب دہی بھی وابستہ ہوتی ہے۔

قرض کا درست استعمال انسان کی زندگی کو آگے بڑھا سکتا ہے، جبکہ اس کا غلط استعمال اُسے مالی مشکلات اور بحران میں مبتلا کر سکتا ہے۔

قرض کب ضروری ہو سکتا ہے؟

زندگی میں بعض ایسے حالات پیش آتے ہیں جہاں قرض لینا ایک مناسب اور دانشمندانہ فیصلہ ثابت ہو سکتا ہے، مثلاً:

اعلیٰ تعلیم کے لیے تعلیمی قرض۔

کاروبار شروع کرنے یا اسے وسعت دینے کے لیے کاروباری قرض۔

گھر خریدنے یا تعمیر کرنے کے لیے ہاؤسنگ لون۔

شدید بیماری یا ہنگامی طبّی اخراجات کے لیے مالی معاونت۔

زراعت، خود روزگاری یا پیداوار بڑھانے کے لیے لیا گیا قرض۔

اگر قرض لینے سے پہلے آمدنی، اخراجات اور اسے واپس کرنے کی صلاحیت کا درست اندازہ لگا لیا جائے، تو ایسا قرض مستقبل کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔

قرض کب مسئلہ بن جاتا ہے؟

اصل مسئلہ اُس وقت شروع ہوتا ہے جب قرض ضرورت کے بجائے خواہش پوری کرنے کے لیے لیا جائے۔

آج کل لوگ موبائل فون، مہنگی گاڑی، پُر تکلف شادی، غیر ضروری سفر یا صرف دوسروں کی برابری کرنے کے لیے آسان اقساط (EMI) اور قرض کا سہارا لیتے ہیں۔ ابتدا میں یہ فیصلہ آسان محسوس ہوتا ہے، لیکن رفتہ رفتہ یہی ماہانہ اقساط آمدنی کا بڑا حصہ کھا جاتی ہیں۔

جب ایک قرض ادا کرنے کے لیے دوسرا قرض لینا پڑ جائے، تو سمجھ لیجیے کہ مالی توازن بگڑنا شروع ہو چکا ہے۔

قرض لینے سے پہلے خود سے پانچ سوال ضرور پوچھیں

کسی بھی قرض پر دستخط کرنے سے پہلے چند لمحے رک کر خود سے یہ سوالات ضرور کریں:

کیا یہ واقعی میری ضرورت ہے، یا صرف ایک خواہش؟

اگر چند مہینوں کے لیے میری آمدنی کم ہو جائے، تو کیا میں قسطیں وقت پر ادا کر سکوں گا؟

اس قرض پر مجھے مجموعی طور پر کتنا سود ادا کرنا ہوگا؟

کیا اس کے علاوہ کوئی اور راستہ موجود ہے، جیسے بچت، اضافی آمدنی یا اخراجات میں کمی؟

کیا یہ قرض میرے مستقبل کو مضبوط بنائے گا، یا صرف وقتی سہولت فراہم کرے گا؟

اگر ان سوالوں کے واضح جواب آپ کے پاس نہیں ہیں، تو بہتر ہوگا کہ اپنے فیصلے پر دوبارہ غور کریں۔

ایک چھوٹی سی مثال

فرض کیجیے دو افراد ہیں۔

پہلے شخص نے اپنا کاروبار بڑھانے کے لیے قرض لیا اور وقت پر ادا کر دیا۔

دوسرے شخص نے صرف دکھاوے کے لیے مہنگی چیزیں خریدیں اور EMI کے بوجھ تلے دب گیا۔

دونوں نے قرض لیا، لیکن دونوں کے نتائج مختلف رہے۔

فرق صرف ایک چیز کا تھا — **مقصد اور منصوبہ بندی۔**

اس باب کا خلاصہ

قرض اپنی ذات میں نہ اچھا ہوتا ہے، نہ بُرا۔

درست مقصد اور بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ لیا گیا قرض ایک موقع بن سکتا ہے۔

بغیر منصوبہ بندی اور غیر ضروری قرض مالی بحران کا سبب بن سکتا ہے۔

قرض لینے سے پہلے اس کی مجموعی لاگت اور اپنی ادائیگی کی صلاحیت کا ضرور جائزہ لیں۔

"قرض لینے کا فیصلہ چند منٹوں میں کیا جا سکتا ہے، لیکن اسے ادا کرنے میں کئی سال لگ سکتے ہیں۔ اس لیے فیصلہ ہمیشہ جلد بازی سے نہیں، بلکہ دانشمندی سے کیجیے۔"

باب : ۲

قرض لینے کی شروعات کب ہوتی ہے؟

"قرض کی شروعات اُس دن نہیں ہوتی جس دن آپ قرض لیتے ہیں، بلکہ اُس دن ہوتی ہے جب آپ کی خواہشیں آپ کی آمدنی سے بڑی ہو جاتی ہیں۔"

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرض کی شروعات اُس وقت ہوتی ہے جب وہ بینک سے قرض لیتے ہیں یا کسی سے رقم ادھار مانگتے ہیں، لیکن حقیقت اس سے مختلف ہے۔

اصل میں قرض کی شروعات ہماری سوچ، ہماری عادتوں اور ہمارے مالی فیصلوں سے ہوتی ہے۔ جب ہم اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنے لگتے ہیں، بچت کو اہمیت نہیں دیتے، اور مستقبل کی تیاری کیے بغیر صرف موجودہ خواہشات پوری کرنے میں لگ جاتے ہیں، تو وہیں سے قرض کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔

چھوٹی چھوٹی عادتیں، بڑے نتائج

کوئی بھی شخص ایک ہی دن میں مقروض نہیں بنتا۔ یہ ایک آہستہ آہستہ ہونے والا عمل ہے۔

اس کی شروعات اکثر ایسے جملوں سے ہوتی ہے:

"ابھی خرید لیتے ہیں، بعد میں دیکھیں گے۔"

"اس مہینے بچت نہیں ہوئی تو کیا ہوا؟"

"EMI تو بہت کم ہے۔"

"سب لوگ ایسا ہی کر رہے ہیں۔"

یہی چھوٹے چھوٹے فیصلے وقت گزرنے کے ساتھ ایک بڑی مالی مشکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

دوسروں سے موازنہ کرنے کی عادت

آج سوشل میڈیا اور دکھاوے کے اس دور میں بہت سے لوگ اپنی ضروریات کے بجائے دوسروں کی زندگی دیکھ کر فیصلے کرنے لگے ہیں۔

کسی نے نئی گاڑی خریدی، تو ہمیں بھی چاہیے۔

کسی نے مہنگا موبائل لیا، تو ہمیں بھی لینا ہے۔

کسی نے شاندار شادی کی، تو ہمیں بھی ویسی ہی کرنی ہے۔

لیکن ہم یہ نہیں دیکھتے کہ اُن کی آمدنی، بچت اور حالات کیا ہیں۔

دوسروں سے موازنہ اکثر انسان کا اطمینان چھین لیتا ہے، اور بے اطمینانی غیر ضروری اخراجات کو جنم دیتی ہے۔

بچت کو نظر انداز کرنا

بہت سے لوگ کہتے ہیں:

"جب آمدنی بڑھے گی، تب بچت کریں گے۔"

لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ جو شخص کم آمدنی میں بچت کی عادت نہیں اپناتا، وہ زیادہ آمدنی ہونے کے بعد بھی اکثر بچت نہیں کر پاتا، کیونکہ آمدنی بڑھنے کے ساتھ ساتھ اخراجات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

اسی لیے بچت کا آغاز دولت سے نہیں، بلکہ عادت سے ہوتا ہے۔

آسان قرض کا فریب

آج بینک، کریڈٹ کارڈ اور ڈیجیٹل لون ایپس نے قرض لینا پہلے سے کہیں زیادہ آسان بنا دیا ہے۔

چند ہی منٹوں میں قرض منظور ہو جاتا ہے۔ یہ سہولت یقیناً مفید ہے، لیکن اگر اس سے بغیر سوچے سمجھے فائدہ اٹھایا جائے تو یہی سہولت مالی بحران کا سبب بھی بن سکتی ہے۔

یاد رکھیے:

جتنا آسان قرض لینا ہوتا جا رہا ہے، اُتنا ہی مشکل اسے وقت پر واپس کرنا ہوتا جا رہا ہے۔

ایک حقیقی مثال

فرض کیجیے کہ ایک شخص ہر ماہ **₹50,000** کماتا ہے۔

اگر وہ اپنی پوری آمدنی خرچ کر دیتا ہے اور کوئی بچت نہیں کرتا، تو اچانک پیش آنے والی کسی بھی صورتِ حال—جیسے بیماری، ملازمت کا ختم ہو جانا یا کاروبار میں نقصان—کے وقت اُس کے پاس صرف ایک ہی راستہ بچتا ہے: **قرض۔**

اس کے برعکس، اگر وہی شخص باقاعدگی سے بچت کرتا رہتا، تو ممکن ہے اُسے قرض لینے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔

اپنا جائزہ لیجیے

اپنے آپ سے دیانت داری کے ساتھ یہ سوالات ضرور پوچھیں:

کیا میں اپنی آمدنی سے کم خرچ کرتا ہوں؟

کیا میرے پاس کم از کم چھ ماہ کے اخراجات کے برابر ہنگامی بچت موجود ہے؟

کیا میں کوئی چیز خریدنے سے پہلے اس کی حقیقی ضرورت پر غور کرتا ہوں؟

کیا میں دوسروں کو دیکھ کر خرچ کرتا ہوں؟

کیا میرے اخراجات میری آمدنی کے مطابق ہیں؟

اگر ان میں سے زیادہ تر سوالوں کا جواب **"نہیں"** ہے، تو اب وقت آگیا ہے کہ آپ اپنی مالی عادتوں کو بہتر بنائیں۔

اس باب کا خلاصہ

قرض کی شروعات بینک سے نہیں، بلکہ غلط مالی عادتوں سے ہوتی ہے۔

بچت کی کمی انسان کو معمولی سی مشکل میں بھی قرض لینے پر مجبور کر سکتی ہے۔

دوسروں سے موازنہ اور دکھاوا مالی عدم توازن کی بڑی وجوہات ہیں۔

مالی نظم و ضبط، قرض سے بچنے کی پہلی شرط ہے۔

"جس دن آپ اپنی آمدنی سے کم خرچ کرنا سیکھ لیتے ہیں، اُسی دن سے قرض سے آزادی کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔"

باب ۳:

قرض کی تاریخ

قرض کی تاریخ تقریباً انسانی تہذیب جتنی ہی قدیم سمجھی جاتی ہے۔ جب سے انسان نے منظم معاشرے میں رہنا شروع کیا اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایک دوسرے پر انحصار کرنا سیکھا، اسی وقت سے ادھار اور قرض کا تصور بھی وجود میں آ گیا۔ وقت کے ساتھ اس کی صورتیں ضرور بدلتی رہیں، لیکن اس کا بنیادی مقصد ہمیشہ ضرورت کے وقت مالی مدد حاصل کرنا ہی رہا۔

قدیم زمانے میں دیہات اور قصبوں کے لوگ کھیتی باڑی، تجارت، شادی بیاہ، بیماری اور دیگر ضروریات پوری کرنے کے لیے سیٹھوں، ساہوکاروں، تاجروں اور مہاجنوں سے قرض لیا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ قرض حاصل کرنے کے لیے انہیں اپنی زمین، زیورات، مویشی، حتیٰ کہ گھریلو برتن تک رہن رکھنے پڑتے تھے۔ اگر مقررہ وقت پر اصل رقم اور سود ادا نہ کیا جا سکے، تو سود پر بھی سود بڑھتا جاتا تھا۔ آہستہ آہستہ قرض کا بوجھ اس قدر بڑھ جاتا کہ بہت سے خاندان اپنی زمین، زیورات اور دیگر جائیداد سے بھی محروم ہو جاتے تھے۔

آج بھی بعض دیہی علاقوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ذاتی طور پر بہت زیادہ سود پر قرض دیتے ہیں۔ ان کا مقصد صرف سود کمانا نہیں ہوتا، بلکہ کئی مرتبہ مقروض کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اس کی جائیداد پر قبضہ کرنا بھی ہوتا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں بہت سے غریب کسان اور مزدور اپنی عزتِ نفس اور سماجی وقار کو بچانے کے لیے خاموشی سے سب کچھ برداشت کرتے رہتے ہیں۔

وقت گزرنے کے ساتھ بینکاری کا نظام فروغ پاتا گیا۔ بینکوں نے زراعت، تجارت، صنعت، تعلیم اور رہائش جیسی ضروریات کے لیے باقاعدہ اور قانونی طریقے سے قرض فراہم کرنا شروع کیا۔ اس سے لاکھوں لوگوں کو اپنا کاروبار قائم کرنے، کھیتی کو وسعت دینے اور اپنی زندگی کا معیار بہتر بنانے کا موقع ملا۔

جن لوگوں نے اپنی آمدنی اور مالی استطاعت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سوچ سمجھ کر قرض لیا اور وقت پر ادا کیا، اُن کے لیے قرض ترقی اور کامیابی کا ذریعہ ثابت ہوا۔ لیکن جنہوں نے بغیر منصوبہ بندی کے قرض لیا، یا پھر مالی بحران، بیماری، قدرتی آفات یا دیگر مجبوریوں کی وجہ سے اسے وقت پر ادا نہ کر سکے، اُن کے لیے یہی قرض پریشانی، ذہنی دباؤ اور متعدد مشکلات کا سبب بن گیا۔

تاریخ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ قرض اپنی ذات میں نہ اچھا ہوتا ہے اور نہ بُرا۔ اس کا نتیجہ اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ قرض کس مقصد کے لیے لیا گیا، اسے کس طرح استعمال کیا گیا، اور اسے واپس کرنے کی منصوبہ بندی کتنی حقیقت پسندانہ تھی۔ دانشمندی سے

لیا گیا قرض ترقی کا وسیلہ بن سکتا ہے، جبکہ لاپروائی اور غیر ذمہ داری سے لیا گیا قرض انسان کو مالی، ذہنی اور سماجی مسائل میں مبتلا کر سکتا ہے۔

اس باب کا خلاصہ

قرض کی روایت انسانی تہذیب کے ابتدائی دور سے چلی آ رہی ہے۔

قرض کا بنیادی مقصد ضرورت کے وقت مالی مدد فراہم کرنا تھا، اور آج بھی یہی اس کا اصل مقصد ہے۔

سوچ سمجھ کر لیا گیا اور وقت پر ادا کیا گیا قرض ترقی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

بغیر منصوبہ بندی کے لیا گیا یا وقت پر ادا نہ کیا گیا قرض مالی، ذہنی اور سماجی مشکلات کا باعث بن سکتا ہے۔

تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ قرض کا انجام اس کے مقصد، استعمال اور ادائیگی کی منصوبہ بندی پر منحصر ہوتا ہے۔

"تاریخ گواہ ہے کہ قرض نے بہت سے لوگوں کو ترقی کی راہ دکھائی ہے، لیکن یہی قرض جب بغیر دانشمندی کے لیا جائے تو بے شمار خاندانوں کے زوال کا سبب بھی بن جاتا ہے۔"

باب: ۴

سود کی اصل قیمت

"قرض کا بوجھ صرف اصل رقم کا نہیں ہوتا، بلکہ اُس سود کا بھی ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ آپ کی محنت کی کمائی کو کھاتا رہتا ہے۔"

اکثر لوگ جب قرض لیتے ہیں تو اُن کی توجہ صرف اس بات پر ہوتی ہے کہ ہر ماہ کتنی EMI ادا کرنی ہوگی۔ بہت کم لوگ یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرض کی پوری مدت کے دوران وہ مجموعی طور پر کتنا سود ادا کریں گے۔

یہی سب سے بڑی غلطی ہے۔

سود صرف ایک اضافی رقم نہیں، بلکہ اُس سہولت کی قیمت ہے جو آپ نے وقت سے پہلے رقم حاصل کرنے کے بدلے ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر اس قیمت کو سمجھے بغیر قرض لیا جائے تو بعد میں یہی رقم ایک بھاری مالی بوجھ بن جاتی ہے۔

ایک سادہ مثال

فرض کیجیے کہ آپ نے ₹5,00,000 کا قرض لیا۔

آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ ہر ماہ ₹16,000 سے ₹17,000 کی EMI ادا کرنا ممکن ہے۔ ابتدا میں یہ رقم زیادہ نہیں لگتی، لیکن جب تین، پانچ یا سات سال تک ہر ماہ قسط ادا ہوتی رہتی ہے، تو احساس ہوتا ہے کہ آپ نے صرف پانچ لاکھ روپے ہی واپس نہیں کیے، بلکہ لاکھوں روپے اضافی سود کی صورت میں بھی ادا کیے ہیں۔

اسی لیے قرض لیتے وقت صرف ماہانہ قسط نہیں، بلکہ مجموعی ادائیگی (Total Repayment) کو بھی ضرور دیکھنا چاہیے۔

EMI کا فریب

بہت سی کمپنیاں ایسے اشتہارات دیتی ہیں:

"صرف ₹2,999 ماہانہ"

"آسان ماہانہ اقساط"

"زیرو ڈاؤن پیمنٹ"

"ابھی خریدیں، بعد میں ادائیگی کریں"

یہ سب باتیں سننے میں بہت پرکشش لگتی ہیں، لیکن اگر کوئی شخص ایک ہی وقت میں کئی EMI شروع کر دے، تو چند مہینوں بعد اُس کی آمدنی کا بڑا حصہ صرف اقساط کی ادائیگی میں خرچ ہونے لگتا ہے۔

آہستہ آہستہ وہ اپنی آمدنی کا مالک نہیں رہتا، بلکہ اپنی EMI کا پابند بن جاتا ہے۔

سود صرف رقم کی نہیں، وقت کی بھی قیمت ہے

جب آپ پانچ سال تک قرض ادا کرتے ہیں، تو صرف پیسہ ہی خرچ نہیں ہوتا۔

اِن پانچ برسوں میں —

آپ کی بچت کم ہو جاتی ہے۔

سرمایہ کاری کرنے کی صلاحیت گھٹ جاتی ہے۔

نئے مواقع سے فائدہ اٹھانا مشکل ہو جاتا ہے۔

ذہنی دباؤ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

یعنی سود کی ادائیگی صرف آپ کے بینک اکاؤنٹ سے نہیں ہوتی، بلکہ آپ کے مستقبل سے بھی اس کی قیمت وصول کی جاتی ہے۔

مرکب سود (Compound Interest) کی طاقت

اگر مرکب سود (Compound Interest) آپ کی سرمایہ کاری پر کام کرے، تو وہ آپ کو خوشحال بنا سکتا ہے۔

لیکن اگر یہی مرکب سود آپ کے قرض پر لاگو ہو، خصوصاً کریڈٹ کارڈ یا تاخیر سے کی گئی ادائیگیوں پر، تو یہی آپ کی مالی حالت کو تیزی سے کمزور کر سکتا ہے۔

اس لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ:

مرکب سود آپ کا سب سے بڑا دوست بھی بن سکتا ہے اور سب سے بڑا دشمن بھی۔ یہ اس بات پر منحصر ہے کہ آپ سرمایہ کاری کر رہے ہیں یا قرض لے رہے ہیں۔

قرض لینے سے پہلے یہ ضرور دیکھیے

کسی بھی قرض کو قبول کرنے سے پہلے درج ذیل باتوں کی مکمل معلومات حاصل کریں:

سود کی شرح (Interest Rate)

مجموعی سود کی رقم

مجموعی ادائیگی (Total Repayment)

پروسیسنگ فیس

تاخیر سے ادائیگی پر جرمانہ

وقت سے پہلے قرض ادا کرنے کی صورت میں اضافی فیس (اگر ہو)

اگر آپ صرف EMI دیکھ کر فیصلہ کریں گے اور ان شرائط کو نہیں سمجھیں گے، تو بعد میں پچھتانا پڑ سکتا ہے۔

ایک چھوٹی سی مثال

ایک شخص نے کہا:

"میں نے تو صرف پانچ لاکھ روپے قرض لیے تھے۔"

چند سال بعد جب اُس نے حساب لگایا، تو معلوم ہوا کہ اصل رقم کے ساتھ ساتھ وہ لاکھوں روپے سود کی مد میں بھی ادا کر چکا ہے۔

تب اُسے احساس ہوا کہ قرض لینا تو آسان تھا، مگر اس کی اصل قیمت کہیں زیادہ تھی۔

اس باب کا خلاصہ

صرف EMI دیکھ کر قرض لینے کا فیصلہ نہ کریں۔

ہمیشہ مجموعی ادائیگی (Total Repayment) پر بھی نظر رکھیں۔

سود صرف آپ کی موجودہ آمدنی ہی نہیں بلکہ مستقبل کی آمدنی کو بھی متاثر کرتا ہے۔

جتنی جلدی قرض ادا کیا جائے گا، اُتنا ہی کم سود ادا کرنا پڑے گا۔

قرض لینے سے پہلے اس کی تمام شرائط کو غور سے پڑھنا ضروری ہے۔

"سود کی سب سے بڑی قیمت صرف روپوں میں ادا نہیں ہوتی، بلکہ اُن مواقع کی صورت میں بھی ادا کرنی پڑتی ہے جو قرض کی وجہ سے آپ کے ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔"

باب: ۵

EMI کا جال — چھوٹی قسطیں، بڑا بوجھ

"EMI چھوٹی ہوتی ہے، لیکن اگر اسے سوچ سمجھ کر نہ لیا جائے تو وہ آہستہ آہستہ آپ کے پورے بجٹ پر قبضہ کر لیتی ہے۔"

آج کے دور میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جس نے **EMI (Equated Monthly Installment)** کا نام نہ سنا ہو۔ گھر، گاڑی، موبائل، فرنیچر، الیکٹرانک سامان، حتیٰ کہ تعطیلات کے اخراجات بھی اب EMI پر دستیاب ہیں۔

اشتہارات کہتے ہیں:

"صرف ₹999 ماہانہ"

"نو کاسٹ EMI"

"ابھی لے جائیے، ادائیگی بعد میں کیجیے"

ان دلکش الفاظ کے پیچھے ایک ایسی سوچ پروان چڑھ رہی ہے جس میں لوگ کسی چیز کی مجموعی قیمت نہیں، بلکہ صرف ماہانہ قسط کو دیکھتے ہیں۔

یہیں سے مسئلہ شروع ہوتا ہے۔

EMI کی نفسیاتی چال

فرض کیجیے ایک موبائل فون کی قیمت **₹60,000** ہے۔

اگر آپ سے کہا جائے کہ ابھی **₹60,000** ادا کیجیے، تو شاید آپ دو مرتبہ سوچیں گے۔

لیکن اگر یہی موبائل **₹2,500 ماہانہ EMI** پر مل جائے، تو فیصلہ کرنا بہت آسان محسوس ہونے لگتا ہے۔

یہی EMI کا سب سے بڑا اثر ہے۔

یہ آپ کی توجہ اصل قیمت سے ہٹا کر صرف ایک چھوٹی سی ماہانہ قسط پر مرکوز کر دیتی ہے۔

ایک EMI سے کچھ نہیں ہوتا...

اکثر لوگ یہی سوچتے ہیں:

"صرف ایک EMI ہے، اس سے کیا فرق پڑے گا؟"

پھر چند ماہ بعد—

موبائل کی EMI

بائیک کی EMI

فریج کی EMI

کریڈٹ کارڈ کی کم از کم ادائیگی

پرسنل لون کی قسط

آہستہ آہستہ پانچ یا چھ EMI ایک ساتھ چلنے لگتی ہیں۔

اب ہر ماہ تنخواہ آتے ہی اس کا بڑا حصہ خود بخود بینک اکاؤنٹ سے کٹ جاتا ہے۔

آمدنی آپ کی ہوتی ہے، لیکن اسے اپنی مرضی سے استعمال کرنے کی آزادی کم ہوتی جاتی ہے۔

تنخواہ آنے کا انتظار کیوں رہتا ہے؟

بہت سے لوگوں کی تنخواہ آتے ہی تقریباً پوری تقسیم ہو جاتی ہے۔

گھر کا کرایہ

بجلی اور پانی کے بل

بچوں کی فیس

راشن

EMI

مہینے کے پہلے ہی ہفتے میں زیادہ تر آمدنی ختم ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد اگر اچانک کوئی بڑا خرچ آ جائے، تو پھر نیا قرض لینا پڑتا ہے۔

یہیں سے **قرض کا چکر (Debt Cycle)** شروع ہوتا ہے۔

کیا "نو کاسٹ EMI" واقعی مفت ہوتی ہے؟

"نو کاسٹ EMI" سن کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی اضافی خرچ نہیں ہوگا۔

لیکن ہر منصوبہ حقیقت میں مکمل طور پر مفت ہو، یہ ضروری نہیں۔

کئی معاملات میں—

چیز کی قیمت پہلے ہی بڑھا دی جاتی ہے۔

ممکنہ رعایت (Discount) نہیں دی جاتی۔

پروسیسنگ فیس وصول کی جاتی ہے۔

دیگر شرائط و ضوابط بھی لاگو ہوتے ہیں۔

اسی لیے کسی بھی اسکیم کو قبول کرنے سے پہلے اس کی تمام شرائط کو غور سے پڑھیں۔

صرف اشتہار پر بھروسا نہ کریں۔

EMI لینے سے پہلے پانچ اصول

اگر EMI لینا ناگزیر ہو، تو ان پانچ اصولوں پر ضرور عمل کریں۔

ضرورت کو خواہش پر ترجیح دیں۔

ضرورت اور خواہش کے درمیان فرق کو اچھی طرح سمجھیں۔

آپ کی مجموعی EMI آپ کی ماہانہ آمدنی کا محدود حصہ ہونی چاہیے۔

اگر آپ کی آمدنی کا بہت بڑا حصہ EMI میں جانے لگے، تو مالی خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

ہنگامی بچت ضرور رکھیں۔

EMI شروع کرنے سے پہلے کم از کم چند ماہ کے ضروری اخراجات کے برابر بچت موجود ہونا دانشمندی ہے۔

معاہدہ پڑھے بغیر کبھی دستخط نہ کریں۔

ہر فیس، سود کی شرح اور جرمانے کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

ایک EMI ختم ہونے سے پہلے دوسری EMI شروع کرنے سے گریز کریں۔

مسلسل نئی EMI لینا آہستہ آہستہ آپ کی مالی آزادی ختم کر دیتا ہے۔

ایک حقیقت

EMI ایک سہولت ہے۔

لیکن جب یہی سہولت عادت بن جائے، تو وہی سہولت مالی بوجھ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

مالی طور پر مضبوط شخص EMI اس لیے نہیں لیتا کہ وہ چیز خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا، بلکہ وہ اسے صرف اُس وقت استعمال کرتا ہے جب یہ فیصلہ اس کے لیے مالی اعتبار سے فائدہ مند ہو۔

جبکہ بہت سے لوگ صرف اپنی خواہش فوراً پوری کرنے کے لیے EMI لیتے ہیں۔

یہی دونوں کے درمیان سب سے بڑا فرق ہے۔

اس باب کا خلاصہ

چھوٹی EMI بھی وقت کے ساتھ ایک بڑا مالی بوجھ بن سکتی ہے۔

صرف ماہانہ قسط نہیں، بلکہ مجموعی لاگت کو بھی ضرور دیکھیں۔

ایک وقت میں کئی EMI مالی دباؤ میں اضافہ کرتی ہیں۔

ضرورت اور خواہش کے درمیان فرق کو سمجھنا مالی آزادی کی پہلی شرط ہے۔

EMI ایک سہولت ہے، طرزِ زندگی نہیں۔

"جس دن آپ کی کمائی آپ کے خواب پورے کرنے کے بجائے صرف آپ کی EMI ادا کرنے میں خرچ ہونے لگے، اُسی دن رک کر اپنی مالی زندگی کا دوبارہ جائزہ لیجیے۔"

باب:٦

کریڈٹ کارڈ: سہولت یا چھپا ہوا قرض؟

"کریڈٹ کارڈ آپ کی جیب میں رکھا ہوا پیسہ نہیں، بلکہ بینک کا آپ پر کیا گیا اعتماد ہے۔ اگر اس کا درست استعمال نہ کیا جائے، تو یہی اعتماد ایک بڑا مالی بوجھ بن سکتا ہے۔"

آج کریڈٹ کارڈ جدید زندگی کا ایک عام حصہ بن چکا ہے۔ ہوٹل، سفر، آن لائن خریداری، اسپتال، پٹرول پمپ اور روزمرہ کے اخراجات—تقریباً ہر جگہ اس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

کریڈٹ کارڈ اپنی ذات میں نہ اچھا ہے اور نہ بُرا۔ اس کا نتیجہ اس بات پر منحصر ہے کہ اسے استعمال کرنے والا شخص کتنا منظم اور ذمہ دار ہے۔

جو شخص اپنے اخراجات پر قابو رکھتا ہے، اُس کے لیے یہ ایک سہولت ہے۔ لیکن جو شخص بغیر منصوبہ بندی کے خرچ کرتا ہے، اُس کے لیے یہی سہولت آہستہ آہستہ قرض کے جال میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

کریڈٹ کارڈ حقیقت میں کیا ہے؟

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کریڈٹ کارڈ اُن کے بینک اکاؤنٹ میں موجود رقم سے منسلک ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب آپ کریڈٹ کارڈ کے ذریعے ادائیگی کرتے ہیں، تو بینک آپ کی طرف سے رقم ادا کرتا ہے، اور بعد میں آپ کو مقررہ مدت کے اندر وہ رقم بینک کو واپس کرنی ہوتی ہے۔

یعنی—

ہر بار کریڈٹ کارڈ کا استعمال دراصل ایک مختصر مدت کا قرض ہوتا ہے۔

اگر آپ مقررہ وقت پر پوری رقم ادا کر دیں، تو عموماً اضافی سود ادا نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن اگر ادائیگی مکمل نہ کی جائے، تو سود اور دیگر چارجز عائد ہو سکتے ہیں۔

"Minimum Amount Due" کا فریب

کریڈٹ کارڈ کے بل میں اکثر لکھا ہوتا ہے:

"Minimum Amount Due"

بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف یہی رقم ادا کر دینے سے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

لیکن یہی سب سے بڑی غلط فہمی ہے۔

کم از کم رقم ادا کرنے سے آپ کا اکاؤنٹ تو فعال رہتا ہے، لیکن باقی ماندہ رقم پر سود لگ سکتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ کئی ماہ تک جاری رہے، تو مجموعی واجب الادا رقم کافی بڑھ سکتی ہے۔

اسی لیے جہاں ممکن ہو، پورا بل مقررہ وقت پر ادا کرنا ہی سب سے محفوظ طریقہ ہے۔

ہر آفر بچت نہیں ہوتی

کریڈٹ کارڈ کمپنیاں بہت سی پرکشش سہولتیں پیش کرتی ہیں، جیسے—

کیش بیک

ریوارڈ پوائنٹس

ایئر مائلز

رعایت

EMI کی سہولت

یہ فوائد یقیناً مفید ہو سکتے ہیں، لیکن صرف اُس وقت جب آپ وہی چیز خریدیں جس کی واقعی ضرورت ہو۔

اگر کسی آفر کی وجہ سے آپ غیر ضروری خریداری کر بیٹھیں، تو وہ فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔

یاد رکھیے—

سب سے بڑی بچت وہ ہے جو غیر ضروری خرچ نہ کرنے سے ہوتی ہے۔

کریڈٹ کارڈ کب مفید ثابت ہوتا ہے؟

کریڈٹ کارڈ فائدہ مند ہو سکتا ہے اگر—

آپ ہر ماہ پورا بل مقررہ وقت پر ادا کریں۔

اسے صرف ضروری اخراجات کے لیے استعمال کریں۔

اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ نہ کریں۔

اپنے بل اور تمام لین دین پر باقاعدگی سے نظر رکھیں۔

کریڈٹ کارڈ کو سہولت سمجھیں، اضافی آمدنی نہیں۔

کریڈٹ کارڈ کب خطرناک بن جاتا ہے؟

خطرہ اُس وقت بڑھ جاتا ہے جب—

ایک کریڈٹ کارڈ کا بل دوسرے کریڈٹ کارڈ سے ادا کیا جائے۔

ایک ہی وقت میں کئی کریڈٹ کارڈ استعمال کیے جائیں۔

ہر ماہ صرف کم از کم رقم ادا کی جائے۔

کیش ایڈوانس لیا جائے جبکہ اس کی شرائط کو اچھی طرح نہ سمجھا گیا ہو۔

اخراجات پر قابو ختم ہو جائے۔

ایک مختصر مثال

امجد کی ماہانہ آمدنی **₹60,000** تھی۔

اس نے سوچا تھا کہ وہ کریڈٹ کارڈ صرف ہنگامی حالات میں استعمال کرے گا، لیکن آہستہ آہستہ اُس نے موبائل، کپڑے، سفر اور ریسٹوران کے اخراجات بھی اسی کارڈ سے کرنے شروع کر دیے۔

ہر ماہ وہ صرف کم از کم رقم ادا کرتا رہا۔

کچھ عرصے بعد اُسے احساس ہوا کہ اُس کی زیادہ تر تنخواہ پرانے اخراجات کی ادائیگی میں جا رہی ہے۔

مسئلہ کریڈٹ کارڈ نہیں تھا۔

مسئلہ نظم و ضبط کی کمی تھی۔

اپنے آپ سے یہ سوالات ضرور پوچھیں

کریڈٹ کارڈ استعمال کرنے سے پہلے خود سے یہ سوالات کریں—

کیا میں مقررہ وقت پر اس کا پورا بل ادا کر سکوں گا؟

کیا یہ خرچ واقعی ضروری ہے؟

اگر میرے پاس نقد رقم ہوتی، تو کیا میں پھر بھی یہ چیز خریدتا؟

کیا میں یہ خریداری سہولت کی وجہ سے کر رہا ہوں یا حقیقی ضرورت کی وجہ سے؟

اگر ان سوالوں کے جواب واضح نہیں ہیں، تو کچھ دیر رک کر دوبارہ سوچنا زیادہ بہتر ہے۔

خلاصہ

کریڈٹ کارڈ پیسہ نہیں، بلکہ قلیل مدتی قرض کی ایک سہولت ہے۔

مقررہ وقت پر پورا بل ادا کرنا سب سے محفوظ عادت ہے۔

صرف کم از کم رقم ادا کرنا طویل مدت میں مہنگا ثابت ہو سکتا ہے۔

آفر دیکھ کر نہیں، بلکہ ضرورت دیکھ کر خریداری کریں۔

مالی نظم و ضبط کسی بھی کریڈٹ کارڈ سے زیادہ قیمتی ہے۔

"کریڈٹ کارڈ آپ کی مالی سمجھ کا امتحان لیتا ہے۔ اگر آپ کی سمجھ مضبوط ہے تو یہ ایک سہولت ہے، اور اگر نہیں، تو یہی سہولت آہستہ آہستہ قرض میں بدل سکتی ہے۔"

باب: ۷

ڈیجیٹل لون ایپس کا جال — پانچ منٹ کا قرض، برسوں کی پریشانی

"جس قرض کو لینے میں صرف پانچ منٹ لگتے ہیں، اُسے ادا کرنے میں کئی مرتبہ پانچ سال بھی کم پڑ جاتے ہیں۔"

اسمارٹ فون اور انٹرنیٹ نے ہماری زندگی کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ بینکنگ، ادائیگیاں، خریداری اور سرمایہ کاری اب چند ہی منٹوں میں ہو جاتی ہے۔ اسی سہولت کے ساتھ ڈیجیٹل لون ایپس کا استعمال بھی تیزی سے بڑھا ہے۔

آج کل موبائل پر اکثر ایسے پیغامات آتے ہیں:

"بغیر کاغذی کارروائی کے فوراً ₹10,000 سے ₹5,00,000 تک قرض حاصل کریں۔"

چند کلکس، آدھار کارڈ، پین کارڈ اور بینک کی معلومات... اور کچھ ہی دیر میں رقم آپ کے اکاؤنٹ میں آ جاتی ہے۔

پہلی نظر میں یہ سہولت بہت پرکشش محسوس ہوتی ہے، لیکن کئی مرتبہ یہی سہولت بڑی پریشانی کا سبب بن جاتی ہے۔

سہولت اور جلد بازی میں فرق

ہر ڈیجیٹل لون ایپ غلط نہیں ہوتی۔ بہت سے بینک اور مجاز مالیاتی ادارے بھی آن لائن قرض فراہم کرتے ہیں۔

مسئلہ اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب لوگ بغیر تحقیق کیے کسی بھی ایپ سے قرض لے لیتے ہیں۔

وہ یہ نہیں دیکھتے کہ —

قرض دینے والا ادارہ کون ہے؟

سود کی شرح کیا ہے؟

پروسیسنگ فیس کتنی ہے؟

ادائیگی کی مدت کیا ہے؟

تاخیر کی صورت میں کیا شرائط لاگو ہوں گی؟

جلد بازی میں کیا گیا فیصلہ بعد میں مہنگا ثابت ہو سکتا ہے۔

چھوٹی رقم، بڑی پریشانی

بہت سے لوگ سوچتے ہیں:

"صرف ₹10,000 ہی تو لے رہا ہوں۔"

لیکن جب اس پر فیس، سود اور دیگر واجبات شامل ہوتے ہیں، تو مجموعی ادائیگی توقع سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے۔

اگر مقررہ وقت پر ادائیگی نہ ہو سکے، تو مالی دباؤ کے ساتھ ذہنی پریشانی بھی بڑھنے لگتی ہے۔

سب سے بڑی قیمت — ذہنی سکون

قرض کا بوجھ صرف مالی نہیں ہوتا۔

جب کسی شخص پر ادائیگی کا دباؤ بڑھ جاتا ہے، تو —

نیند متاثر ہونے لگتی ہے۔

گھر کے ماحول میں تناؤ پیدا ہو سکتا ہے۔

کام پر توجہ کم ہو جاتی ہے۔

خود اعتمادی متاثر ہونے لگتی ہے۔

اس لیے کسی بھی قرض کا فیصلہ صرف رقم کو دیکھ کر نہیں، بلکہ اس کے ذہنی اثرات کو مدِ نظر رکھ کر بھی کرنا چاہیے۔

اپنی ذاتی معلومات کی حفاظت کریں

کسی بھی ایپ کو ڈاؤن لوڈ کرنے سے پہلے یہ ضرور سمجھیں کہ وہ آپ سے کون کون سی معلومات اور اجازتیں (Permissions) طلب کر رہی ہے۔

اگر کوئی ایپ بلا ضرورت آپ کے رابطوں (Contacts)، تصاویر، مائیکروفون یا دیگر ذاتی معلومات تک رسائی مانگے، تو احتیاط کریں۔

ہمیشہ صرف قابلِ اعتماد اور مجاز اداروں کی خدمات استعمال کریں، اور کسی بھی دستاویز یا OTP کو سمجھے بغیر کسی کے ساتھ شیئر نہ کریں۔

قرض لینے سے پہلے یہ ضرور جانچیں

کیا قرض دینے والا ادارہ مجاز اور قابلِ اعتماد ہے؟

کیا تمام فیس اور اخراجات واضح طور پر بتائے گئے ہیں؟

کیا میں نے تمام شرائط و ضوابط پڑھ لیے ہیں؟

کیا میں مقررہ وقت پر پوری رقم ادا کر سکوں گا؟

کیا یہ قرض واقعی میری ضرورت ہے؟

اگر ان میں سے کسی بھی سوال کا جواب واضح نہیں ہے، تو کچھ وقت کے لیے فیصلہ مؤخر کر دینا زیادہ محفوظ ہو گا۔

ایک حقیقی مثال

ایک نوجوان کو اچانک رقم کی ضرورت پیش آئی۔

اس نے تمام شرائط پڑھے بغیر موبائل ایپ سے قرض لے لیا۔

کچھ عرصے بعد اسے معلوم ہوا کہ مجموعی ادائیگی اُس کی توقع سے کہیں زیادہ ہے۔ وہ وقت پر ادائیگی نہ کر سکا اور مسلسل ذہنی دباؤ کا شکار رہنے لگا۔

اگر اُس نے ابتدا ہی میں تمام شرائط کو غور سے پڑھ لیا ہوتا اور اپنی ادائیگی کی صلاحیت کا درست اندازہ لگا لیا ہوتا، تو شاید یہ صورتِ حال پیدا نہ ہوتی۔

اس باب کا خلاصہ

آن لائن قرض لینے سے پہلے ادارے کی ساکھ اور اعتبار ضرور جانچیں۔

صرف "**فوراً رقم**" دیکھ کر فیصلہ نہ کریں۔

تمام شرائط، فیس اور ادائیگی کے اصول اچھی طرح سمجھیں۔

اپنی ذاتی معلومات کی حفاظت کو ہمیشہ ترجیح دیں۔

ضرورت اور اپنی ادائیگی کی صلاحیت کا درست اندازہ لگائیں۔

"مالی بحران کا حل ایسا نہیں ہونا چاہیے جو مستقبل میں اُس سے بھی بڑا بحران بن جائے۔"

باب:۸

کریڈٹ اسکور (CIBIL) کی اہمیت اور اسے بہتر کیسے بنایا جائے

"آپ کی مالی ساکھ صرف آپ کی آمدنی سے نہیں، بلکہ آپ کی مالی ذمہ داری اور اعتبار سے پہچانی جاتی ہے۔"

آج اگر آپ بینک سے قرض لینا چاہتے ہیں، کریڈٹ کارڈ حاصل کرنا چاہتے ہیں یا کسی مالیاتی ادارے سے مالی مدد چاہتے ہیں، تو سب سے پہلے جس چیز پر توجہ دی جاتی ہے، وہ آپ کا **کریڈٹ اسکور** ہوتا ہے، جسے عام طور پر **CIBIL اسکور** کہا جاتا ہے۔

بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ بینک صرف آمدنی دیکھ کر قرض دیتا ہے، لیکن یہ مکمل حقیقت نہیں ہے۔ بینک یہ بھی دیکھتا ہے کہ آپ نے پہلے لیے گئے قرضوں اور کریڈٹ کارڈ کی ادائیگی کتنی دیانت داری اور پابندی سے کی ہے۔

اسی معلومات کی بنیاد پر آپ کی **کریڈٹ ہسٹری (Credit History)** اور **کریڈٹ اسکور** تیار ہوتا ہے۔

CIBIL اسکور کیا ہے؟

CIBIL اسکور **300 سے 900** کے درمیان ایک عدد ہوتا ہے، جو قرض ادا کرنے کی آپ کی عادت اور مالی نظم وضبط کی عکاسی کرتا ہے۔

بھارت میں کئی کریڈٹ بیورو کام کرتے ہیں، لیکن عام طور پر لوگ اپنے کریڈٹ اسکور کو ہی **CIBIL اسکور** کہتے ہیں۔

عام طور پر جتنا زیادہ اسکور ہوگا، اتنا ہی بینک کا آپ پر اعتماد بڑھے گا۔ اگرچہ ہر بینک اور مالیاتی ادارے کی اپنی قرض پالیسی ہوتی ہے، پھر بھی عموماً **750 یا اس سے زیادہ** اسکور اچھا سمجھا جاتا ہے۔

CIBIL اسکور کیوں اہم ہے؟

اگر آپ کا CIBIL اسکور اچھا ہو تو—

قرض ملنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

سود کی شرح نسبتاً کم ہو سکتی ہے۔

قرض کی منظوری کا عمل آسان ہو سکتا ہے۔

مختلف مالیاتی اداروں کے زیادہ اختیارات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

اس کے برعکس اگر آپ کا اسکور بہت کم ہو، تو بینک قرض دینے سے انکار بھی کر سکتا ہے یا زیادہ شرحِ سود پر قرض منظور کر سکتا ہے۔

CIBIL اسکور خراب کیوں ہوتا ہے؟

بعض اوقات لوگ انجانے میں ایسی غلطیاں کر بیٹھتے ہیں جن کے اثرات کئی سال تک باقی رہتے ہیں۔

مثلاً——

EMI وقت پر ادا نہ کرنا۔

کریڈٹ کارڈ کا بل مسلسل تاخیر سے ادا کرنا۔

ایک ہی وقت میں کئی قرضوں کے لیے درخواست دینا۔

اپنی دستیاب کریڈٹ حد (Credit Limit) کا بہت زیادہ استعمال کرنا۔

قرض لے کر طویل عرصے تک بقایا رکھنا۔

ایسی عادتوں سے مالیاتی اداروں کو یہ اشارہ ملتا ہے کہ مستقبل میں ادائیگی میں دشواری پیش آسکتی ہے۔

CIBIL اسکور کیسے بہتر بنایا جائے؟

اگر آپ کا اسکور کم ہے، تو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ درست مالی عادتیں اپنا کر وقت کے ساتھ اس میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔

وقت پر ادائیگی کریں

ہر EMI اور کریڈٹ کارڈ کا بل مقررہ تاریخ سے پہلے یا وقت پر ادا کریں۔

غیر ضروری قرض کی درخواستوں سے گریز کریں

بار بار مختلف بینکوں یا مالیاتی اداروں میں قرض کے لیے درخواست دینے سے بچیں۔

کریڈٹ کارڈ اعتدال کے ساتھ استعمال کریں

اپنی پوری کریڈٹ حد استعمال کرنے کے بجائے ضرورت کے مطابق خرچ کریں اور بل وقت پر ادا کریں۔

اپنا کریڈٹ ریکارڈ باقاعدگی سے چیک کریں

وقفے وقفے سے اپنی کریڈٹ رپورٹ دیکھتے رہیں تاکہ اگر کوئی غلط معلومات درج ہو تو اسے متعلقہ کریڈٹ بیورو یا قرض فراہم کرنے والے ادارے سے درست کرایا جا سکے۔

صبر سے کام لیں

CIBIL اسکور نہ ایک دن میں بنتا ہے اور نہ ایک دن میں بہتر ہوتا ہے۔ اچھی مالی عادتوں پر مسلسل عمل کرنا ہی اس میں بہتری کا مؤثر طریقہ ہے۔

کیا کم CIBIL اسکور زندگی کا اختتام ہے؟

ہرگز نہیں۔

کم اسکور کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ناکام انسان ہیں۔ یہ صرف اس بات کا اشارہ ہے کہ آپ کو اپنی مالی عادتوں میں کچھ بہتری لانے کی ضرورت ہے۔

اگر آپ اپنی غلطیوں سے سبق سیکھیں اور وقت پر ادائیگی کی عادت اپنا لیں، تو مستقبل میں آپ کا اسکور بھی بہتر ہو سکتا ہے۔

میرا تجربہ

میں نے یہ سیکھا ہے کہ مالی زندگی میں اعتماد حاصل کرنے میں وقت لگتا ہے، لیکن اسے کھونے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔

اسی لیے قرض لیتے وقت صرف موجودہ ضرورت کو نہ دیکھیں، بلکہ یہ بھی سوچیں کہ آج کا آپ کا فیصلہ آنے والے برسوں میں آپ کی مالی ساکھ پر کیا اثر ڈالے گا۔

اس باب کا خلاصہ

کریڈٹ اسکور (CIBIL) آپ کی مالی ساکھ کا ایک اہم پیمانہ ہے۔

وقت پر ادائیگی کرنا سب سے اہم مالی عادت ہے۔

غیر ضروری قرض اور بار بار درخواست دینے سے گریز کریں۔

اپنی کریڈٹ رپورٹ وقتاً فوقتاً ضرور چیک کریں۔

اچھی مالی عادتیں آہستہ آہستہ ایک مضبوط کریڈٹ اسکور بناتی ہیں۔

نتیجہ

مالی زندگی میں اچھی ساکھ کئی برسوں کی دیانت داری، نظم و ضبط اور ذمہ دارانہ رویّے سے بنتی ہے۔ جس طرح معاشرے میں انسان کی پہچان اس کے کردار سے ہوتی ہے، اسی طرح مالی دنیا میں اس کی پہچان اس کے ادائیگی کے ریکارڈ سے ہوتی ہے۔

یاد رکھیے—

"قرض لینا آپ کی ضرورت ہو سکتی ہے، لیکن اسے وقت پر ادا کرنا آپ کے کردار اور مالی ذمہ داری کی حقیقی پہچان ہے۔"

"اچھا CIBIL اسکور صرف ایک عدد نہیں، بلکہ آپ کے مالی نظم و ضبط، اعتماد اور ذمہ دارانہ مالی رویّے کا ثبوت ہے۔"

باب:۹

میری کہانی: میری سب سے بڑی غلطی

"انسان اپنی کامیابیوں سے کم اور اپنی غلطیوں سے زیادہ سیکھتا ہے۔ اگر ہم اپنی غلطیوں کو تسلیم کر لیں اور اُن سے سبق حاصل کر لیں، تو وہی غلطیاں ہماری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ بن سکتی ہیں۔"

اس کتاب میں اب تک میں نے قرض، مالی نظم وضبط، بچت، آمدنی، ڈیجیٹل قرض اور مالی رویّوں جیسے کئی موضوعات پر گفتگو کی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ میں اپنی کہانی خود بیان کروں، کیونکہ بعض اوقات ایک سچا تجربہ سینکڑوں نصیحتوں سے زیادہ اثر چھوڑتا ہے۔

جیسا کہ میں نے کتاب کے آغاز میں اپنا تعارف کرایا تھا، آج میں کم آمدنی والے طبقے کی زندگی گزار رہا ہوں۔ لیکن میری زندگی ہمیشہ ایسی نہیں تھی۔ ایک وقت ایسا بھی تھا جب میرا اچھا کاروبار تھا، عزت واحترام تھا، مناسب آمدنی تھی اور لوگوں کا مجھ پر گہرا اعتماد تھا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ میری اپنی غفلت، غلط فیصلوں اور مالی نظم وضبط کی کمی نے آہستہ آہستہ وہ سب کچھ مجھ سے چھین لیا، جسے بنانے میں برسوں لگے تھے۔

زندگی نے مجھے ایک بہت بڑا سبق دیا کہ دولت، جائیداد اور عزت ہمیشہ ہمارے ساتھ نہیں رہتیں۔ اگر ان کی صحیح حفاظت نہ کی جائے، تو یہ خاموشی سے ہمارا ساتھ چھوڑ دیتی ہیں۔ کبھی کبھی مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دولت خود مجھ سے کہہ رہی ہو:

"اگر تم میری حفاظت کرو گے، مجھے سمجھداری سے خرچ کرو گے اور صحیح سمت میں بڑھاؤ گے، تو میں تمہیں خوشحالی، عزت اور تحفظ دوں گی۔ لیکن اگر تم میری قدر نہیں کرو گے، تو ایک دن میں بھی تمہارا ساتھ چھوڑ دوں گی۔"

میں گزشتہ کئی دہائیوں سے کمپیوٹر کے کاروبار سے وابستہ رہا ہوں۔ سن 1990 میں میں نے اس شعبے میں اپنا سفر شروع کیا۔ اُس زمانے میں کمپیوٹر کی صنعت تیزی سے ترقی کر رہی تھی، اور مجھے بھی سیکھنے اور آگے بڑھنے کے بے شمار مواقع ملے۔ رفتہ رفتہ میرا کاروبار بڑھتا گیا۔ بڑی بڑی کمپنیوں سے کام ملنے لگا۔ میری آمدنی میری توقع سے کہیں زیادہ ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور بہت سے مخلص لوگوں کے تعاون سے زندگی خوش اسلوبی سے آگے بڑھ رہی تھی۔

لیکن یہی وہ مقام تھا جہاں سے میری سب سے بڑی غلطی شروع ہوئی۔

میں نے اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ دکھاوے کا رجحان بڑھنے لگا۔ جو رقم کاروبار کو مضبوط بنانے، نئی ٹیکنالوجی سیکھنے اور مستقبل کو محفوظ بنانے پر خرچ ہونی چاہیے تھی، وہ ذاتی اخراجات اور غیر ضروری خواہشات پر خرچ ہونے لگی۔

میں نے اپنے علم میں مسلسل اضافہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ وقت کے ساتھ خود کو بدلنے کے بجائے میں نے اپنی کامیابی کو ہمیشہ کے لیے قائم رہنے والی حقیقت سمجھ لیا۔ شاید میں اپنے آپ کو جتنا سمجھدار سمجھتا تھا، حقیقت میں اتنا تھا نہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جب وقت اچھا ہو، تو انسان اپنے جدوجہد کے دن بہت جلد بھول جاتا ہے۔ میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ کامیابی ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی۔ یہی میری سب سے بڑی غلطی تھی۔

آہستہ آہستہ میں نے لوگوں سے قرض لینا شروع کر دیا۔ اُس وقت میری مالی ساکھ اتنی مضبوط تھی کہ صرف ایک وعدے پر لاکھوں روپے تک قرض مل جاتا تھا۔ لوگوں کو مجھ پر اعتماد تھا، اور میں نے بھی یہ سمجھ لیا کہ یہ اعتماد ہمیشہ قائم رہے گا۔

لیکن میں نے اُس رقم کو کاروبار کو مضبوط بنانے کے بجائے ذاتی اخراجات میں استعمال کرنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ میں وقت پر ادائیگی نہ کر سکا۔

یہیں سے میرے زوال کا آغاز ہوا۔

یہ زوال ایک ہی دن میں نہیں آیا۔ یہ بے شمار چھوٹے چھوٹے غلط فیصلوں کا نتیجہ تھا، جن کی سنگینی اُس وقت مجھے محسوس نہیں ہوئی۔ رفتہ رفتہ دکانداروں کا اعتماد مجھ پر سے اٹھنے لگا۔ دوست اور رشتہ دار دور ہونے لگے۔ کاروباری تعلقات کمزور پڑ گئے۔ بینکوں کی طرف سے نوٹس آنے لگے، اور بعض معاملات میں قانونی کارروائی بھی شروع ہو گئی۔ ایک وقت ایسا آیا جب ہر طرف صرف مسائل ہی مسائل دکھائی دینے لگے۔ کاروبار کم ہوتا گیا، آمدنی گھٹتی گئی اور قرض مسلسل بڑھتا گیا۔

اُسی وقت مجھے ایک پرانی کہاوت کا اصل مطلب سمجھ میں آیا:

"ساکھ ہے تو لاکھ ہے۔"

جس شخص کی ساکھ ختم ہو جائے، اُس کے لیے کاروبار کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ مالی نقصان کی تلافی کبھی نہ کبھی ہو سکتی ہے، لیکن کھویا ہوا اعتماد دوبارہ حاصل کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔

آج جب میں ماضی کی طرف دیکھتا ہوں، تو مجھے صاف نظر آتا ہے کہ یہ سب کسی دوسرے کی وجہ سے نہیں، بلکہ میری اپنی غلطیوں کا نتیجہ تھا۔ دنیا کا اصول بہت سادہ اور منصفانہ ہے:

"جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے۔"

اگر ایک طالب علم دل لگا کر پڑھائی کرے گا، تو امتحان میں اچھے نمبر حاصل کرے گا۔ اگر ایک کسان وقت پر کھیتی کرے گا، تو اچھی فصل حاصل کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مالی نظم و ضبط کو نظر انداز کرے گا، تو ایک دن اُسے اس کے نتائج ضرور بھگتنا پڑیں گے۔

زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں، لیکن دانشمندی اسی میں ہے کہ ہم اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں اور اُن سے سبق سیکھیں۔ جو شخص بار بار ایک ہی غلطی دہراتا ہے، وہ آہستہ آہستہ اپنے ہی ہاتھوں اپنا مستقبل کمزور کر دیتا ہے۔

اسی لیے میری آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ اپنے تمام مالی معاملات صاف، دیانت دارانہ اور منظم رکھیں۔ دکھاوے کی دوڑ میں کبھی شامل نہ ہوں۔ کسی کی برابری کرنے کے لیے قرض نہ لیں۔ دنیا میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی آپ سے زیادہ مالدار، زیادہ مشہور، زیادہ طاقتور اور زیادہ علم رکھنے والا ہوگا۔ اگر مقابلہ ہی کرنا ہے، تو اپنے کل کے وجود سے کیجیے، اور کوشش کیجیے کہ آج آپ کل سے بہتر انسان بنیں۔

یاد رکھیے، مالی کامیابی صرف زیادہ پیسہ کمانے سے حاصل نہیں ہوتی۔ حقیقی کامیابی درست سوچ، مالی نظم و ضبط، دیانت داری، باقاعدہ بچت اور دولت کے دانشمندانہ انتظام سے حاصل ہوتی ہے۔

میری غلطی، آپ کا سبق

اگر میری کہانی پڑھ کر صرف ایک شخص بھی بروقت اپنے اخراجات پر قابو پانا سیکھ لے، غیر ضروری قرض سے بچ جائے، اپنے مالی معاملات دیانت داری سے انجام دے اور مستقبل کے لیے بچت شروع کر دے، تو میں سمجھوں گا کہ میری زندگی کی مشکلات رائیگاں نہیں گئیں۔

میں نے اپنی غلطیوں کی بہت بھاری قیمت ادا کی ہے۔ دولت گئی، عزت گئی، کئی رشتے ٹوٹ گئے اور ذہنی سکون بھی چھن گیا۔ لیکن ان سب کے درمیان مجھے ایک ایسی دولت ملی جسے کوئی مجھ سے چھین نہیں سکتا——

تجربہ۔

آج میں یہی تجربہ آپ کے ساتھ بانٹ رہا ہوں، تاکہ آپ کو وہ درد نہ سہنا پڑے جو میں نے برسوں تک برداشت کیا ہے۔

یاد رکھیے——

"قرض اچانک پیدا نہیں ہوتا، بلکہ برسوں تک ہونے والی چھوٹی چھوٹی مالی غلطیوں کا جمع شدہ نتیجہ ہوتا ہے۔"

اور یہ بھی یاد رکھیے——

"دولت کمانے سے زیادہ مشکل کام اسے سنبھال کر رکھنا ہے۔"

زندگی میں کامیابی صرف زیادہ آمدنی سے نہیں آتی، بلکہ منظم اخراجات، باقاعدہ بچت، دیانت دارانہ لین دین اور درست مالی فیصلوں سے حاصل ہوتی ہے۔

اگر آپ آج ہی سے ان چار عادتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں، تو ممکن ہے کہ آپ کو کبھی وہ مشکل وقت نہ دیکھنا پڑے جس کا سامنا مجھے کرنا پڑا۔

نتیجہ

آج بھی میں سیکھ رہا ہوں، جدوجہد کر رہا ہوں اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میں نے یہ کتاب اس لیے نہیں لکھی کہ لوگ میری کہانی پر ترس کھائیں، بلکہ اس لیے لکھی ہے کہ وہ میری غلطیوں سے سبق حاصل کریں۔ اگر میرا تجربہ صرف ایک شخص یا ایک خاندان کو بھی مالی بحران اور قرض کے جال سے بچا سکے، تو میں اپنے اس مقصد کو کامیاب سمجھوں گا۔

آخر میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں ——

"تجربہ سب سے مہنگا استاد ہوتا ہے، کیونکہ وہ پہلے امتحان لیتا ہے اور بعد میں سبق دیتا ہے۔ لیکن اگر آپ دوسروں کے تجربات سے سیکھ لیں، تو یہی تجربہ آپ کے لیے سب سے سستا اور سب سے قیمتی استاد بن جاتا ہے۔"

باب: ۱۰

جب قرض بڑھ جائے تو سب سے پہلے کیا کریں؟

"قرض سے نکلنے کا پہلا قدم پیسہ نہیں، بلکہ درست فیصلہ ہوتا ہے۔"

جب کسی شخص پر قرض بڑھ جاتا ہے، تو سب سے پہلے اُس کے دل میں خوف، گھبراہٹ اور مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ اُسے محسوس ہونے لگتا ہے کہ شاید اب کوئی راستہ باقی نہیں رہا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ زیادہ تر مالی مسائل کا حل ممکن ہوتا ہے، بشرطیکہ اُنہیں وقت پر تسلیم کیا جائے اور منصوبہ بندی کے ساتھ اُن کا سامنا کیا جائے۔

سب سے بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ لوگ قرض کا سامنا کرنے کے بجائے اُس سے بھاگنے لگتے ہیں۔ وہ قرض دینے والوں کے فون اُٹھانا چھوڑ دیتے ہیں، بینک کے نوٹس نظرانداز کرتے ہیں اور اپنے حساب کتاب سے بھی دور بھاگنے لگتے ہیں۔

یاد رکھیے—

"مسئلے سے بھاگنے سے مسئلہ چھوٹا نہیں ہوتا، بلکہ مزید بڑھ جاتا ہے۔"

اگر آپ واقعی قرض سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو سب سے پہلے اپنی موجودہ صورتِ حال کو سمجھیں، پھر ایک ایک قدم سوچ سمجھ کر آگے بڑھائیں۔

پہلا قدم — حقیقت کو قبول کیجیے

اگر آپ قرض میں ہیں، تو سب سے پہلے دیانت داری کے ساتھ یہ تسلیم کیجیے کہ آپ کی مالی حالت اس وقت مشکلات کا شکار ہے۔

بہانے بنانے، دوسروں کو قصوروار ٹھہرانے یا حقیقت سے نظریں چرانے سے مسئلہ ختم نہیں ہوتا۔

حقیقت کو قبول کرنا کمزوری نہیں، بلکہ حل کی ابتدا ہے۔

دوسرا قدم — تمام قرضوں کی فہرست تیار کیجیے

ایک کاپی، ڈائری یا ڈیجیٹل فائل میں اپنے تمام قرضوں کی مکمل تفصیل درج کریں۔

کس سے قرض لیا؟

بقایا رقم کتنی ہے؟

سود کی شرح کیا ہے؟

ماہانہ قسط کتنی ہے؟

ادائیگی کی آخری تاریخ کیا ہے؟

جب تمام معلومات ایک ہی جگہ موجود ہوں گی، تو پہلی مرتبہ آپ کو اپنی حقیقی مالی حالت واضح طور پر نظر آئے گی۔

"جس مسئلے کا مکمل حساب نہ ہو، اُس کا حل تلاش کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔"

تیسرا قدم — آمدنی اور اخراجات کا درست حساب تیار کریں

ہر ماہ ہونے والی اپنی مجموعی آمدنی لکھیں۔

اس کے بعد اپنے تمام اخراجات دیانت داری کے ساتھ درج کریں، مثلاً —

گھریلو اخراجات

گھر کا کرایہ

بجلی اور پانی کے بل

بچوں کی تعلیم

سفر کے اخراجات

موبائل اور انٹرنیٹ

علاج

تفریح

دیگر اخراجات

اکثر لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کہ مسئلہ کم آمدنی کا نہیں تھا، بلکہ غیر منصوبہ بند اخراجات کا تھا۔

چوتھا قدم — اخراجات کو تین حصوں میں تقسیم کریں

ضروری اخراجات

وہ اخراجات جن کے بغیر زندگی کی بنیادی ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں، جیسے —

خوراک

ادویات

بچوں کی تعلیم

گھر کا کرایہ

ضروری سفر

اہم مگر کچھ عرصے کے لیے مؤخر کیے جا سکنے والے اخراجات

ایسے اخراجات جنہیں کچھ وقت کے لیے ملتوی کیا جا سکتا ہے، بغیر اس کے کہ زندگی پر کوئی بڑا منفی اثر پڑے۔

غیر ضروری اخراجات

ایسے اخراجات جن کا مقصد صرف سہولت، دکھاوا یا وقتی خوشی ہو، جیسے —

بار بار باہر کھانا

بغیر ضرورت آن لائن خریداری

مہنگے مشاغل

غیر ضروری سبسکرپشنز (Subscriptions)

دکھاوے پر ہونے والے اخراجات

اگر آپ مالی بحران سے گزر رہے ہیں، تو سب سے پہلے انہی اخراجات پر قابو پانے کی کوشش کریں۔

پانچواں قدم — پرانے قرض کو چھپانے کے لیے نیا قرض نہ لیں

بہت سے لوگ ایک قرض ادا کرنے کے لیے دوسرا قرض لے لیتے ہیں۔

اگرچہ اس سے وقتی طور پر کچھ راحت مل سکتی ہے، لیکن مجموعی قرض اور سود دونوں بڑھ جاتے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ بار بار دہرایا جائے، تو انسان ایسے قرض کے چکر میں پھنس سکتا ہے جس سے نکلنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔

اگر ری فنانسنگ (Refinancing) یا قرض کی از سرِ نو تنظیم (Loan Restructuring) کی کوئی سہولت موجود ہو، تو اس کے تمام قواعد و ضوابط کو اچھی طرح سمجھنے کے بعد ہی فیصلہ کریں۔

چھٹا قدم — قرض دینے والے سے رابطہ برقرار رکھیں

اگر کسی وجہ سے وقت پر ادائیگی ممکن نہ ہو، تو خاموش رہنے کے بجائے متعلقہ بینک، ادارے یا قرض دینے والے شخص سے رابطہ کریں۔

کئی مرتبہ بات چیت کے ذریعے اضافی مہلت، نئی ادائیگی کی منصوبہ بندی یا کوئی اور عملی حل نکل آتا ہے۔

خاموشی اکثر مسئلہ بڑھا دیتی ہے، جبکہ گفتگو حل کی راہیں کھول سکتی ہے۔

ساتواں قدم — اضافی آمدنی کے مواقع تلاش کریں

صرف اخراجات کم کرنا کافی نہیں ہوتا۔ جہاں ممکن ہو، اپنی آمدنی بڑھانے کی بھی کوشش کریں۔

مثلاً —

جز وقتی ملازمت

فری لانس کام

گھر سے چھوٹا کاروبار

اپنی مہارت کی بنیاد پر تربیت یا خدمات فراہم کرنا

غیر استعمال شدہ اشیاء فروخت کرنا

مالی بحران کے دوران اضافی آمدنی کئی مرتبہ سب سے بڑا سہارا ثابت ہوتی ہے۔

صبر سے کام لیجیے

یاد رکھیے—

قرض ایک دن میں نہیں بڑھتا، اس لیے اس سے نکلنے میں بھی وقت لگتا ہے۔

اپنے اوپر غیر حقیقی دباؤ نہ ڈالیں۔ اگر آپ ہر ماہ تھوڑی سی بھی پیش رفت کر رہے ہیں، تو سمجھ لیجیے کہ آپ صحیح سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

"چھوٹے چھوٹے درست قدم ہی ایک دن بڑی مالی آزادی کا راستہ بناتے ہیں۔"

خلاصہ

گھبرائیے نہیں، بلکہ اپنی صورتِ حال کا ہمت کے ساتھ سامنا کیجیے۔

اپنے تمام قرضوں کی واضح اور منظم فہرست تیار کیجیے۔

آمدنی اور اخراجات کا حقیقت پسندانہ بجٹ بنائیے۔

غیر ضروری اخراجات پر فوراً قابو پائیے۔

پرانا قرض چھپانے کے لیے نیا قرض لینے سے گریز کیجیے۔

قرض دینے والوں سے رابطہ برقرار رکھیے۔

جہاں ممکن ہو، اضافی آمدنی کے ذرائع پیدا کیجیے۔

صبر، نظم و ضبط اور مسلسل کوشش ہی قرض سے نجات کا سب سے قابلِ اعتماد راستہ ہیں۔

نتیجہ

قرض سے نکلنا کوئی معجزہ نہیں، بلکہ ایک مسلسل عمل ہے۔ اس عمل میں وقت، صبر، نظم و ضبط اور درست فیصلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ دیانت داری سے اپنی مالی حالت کا جائزہ لیں، منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھیں اور ہر ماہ تھوڑی بہتری لاتے رہیں، تو قرض سے نجات حاصل کرنا یقیناً ممکن ہے۔

"قرض سے آزادی کا راستہ شاید طویل ہو، لیکن منزل تک وہی پہنچتا ہے جو پہلا قدم اٹھانے کا حوصلہ رکھتا ہے۔"

باب:۱۱

پیسوں کی آندھی——ایک سچی کہانی، ایک بڑا سبق

"دولت کمانا اہم ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ اہم اسے صحیح طریقے سے سنبھالنا ہے۔ تیزی سے حاصل ہونے والی کامیابی اسی وقت قائم رہتی ہے جب اس کی بنیاد دیانت داری، دانائی اور نظم و ضبط پر رکھی گئی ہو۔"

اپنے کاروبار کے ابتدائی دنوں میں میں نے ایک نوجوان کو بطور ہیلپر ملازمت پر رکھا۔ اس کی شناخت مخفی رکھنے کے لیے میں یہاں اسے **"اے بی سی"** کے نام سے یاد کروں گا۔

وہ نہایت محنتی تھا، سیکھنے کا بے حد شوق رکھتا تھا اور دل لگا کر کام کرتا تھا۔ اس کا رویہ بھی اچھا تھا۔ کوئی بھی کام اسے دیا جاتا، وہ کبھی انکار نہیں کرتا تھا۔ البتہ اس کی ایک عادت ضرور تھی کہ ہر چھوٹی بڑی بات پر فوراً ردِ عمل ظاہر کرتا تھا۔ اگر کوئی گاہک ادائیگی میں ٹال مٹول کرتا، تو وہ اسے سخت باتیں سنا آتا، پھر بڑے جوش سے میرے پاس آ کر کہتا:

"سر، میں نے اسے یہ بھی کہا اور وہ بھی کہا۔"

میں اُسے سمجھاتا:

"کاروبار میں بحث نہیں، تعلقات نبھائے جاتے ہیں۔ گاہک سے جھگڑا کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا بلکہ مستقبل کے راستے بھی بند ہو جاتے ہیں۔"

اس کی عمر کم تھی، اس لیے جذباتی ہو جانا فطری بات تھی۔ وہ میری ہر بات غور سے سنتا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتا۔ کئی مرتبہ مجھے یوں محسوس ہوتا کہ میں اس کا مالک کم اور رہنما زیادہ ہوں۔

رفتہ رفتہ اُس نے صرف فیلڈ کا کام ہی نہیں سیکھا بلکہ میرے کمپیوٹر ادارے کی بہت سی ذمہ داریاں بھی سنبھال لیں۔ طلبہ کی حاضری، کلاسوں کا شیڈول، فیس کا ریکارڈ اور دفتر کا نظم و نسق، تقریباً ہر کام کی اُسے معلومات رہتی تھیں۔ یہ دیکھ کر مجھے خوشی ہوتی تھی کہ وہ سیکھ رہا ہے اور آگے بڑھ رہا ہے۔

لیکن ایک دن وہ بغیر کچھ بتائے ملازمت چھوڑ کر چلا گیا۔ اُن دنوں موبائل فون عام نہیں تھے اور اُس سے رابطے کا کوئی دوسرا ذریعہ بھی نہیں تھا۔ آہستہ آہستہ ہمارا رابطہ مکمل طور پر ختم ہو گیا۔

چند ماہ بعد اچانک اُس کا فون آیا۔

اس نے کہا:

"سر، مجھے ایک اچھا ہائی اسپیڈ پرنٹر چاہیے۔"

میں نے جواب دیا:

"میرے پاس ایک پرانا پرنٹر رکھا ہے، اگر چاہو تو لے جاؤ۔"

وہ بولا:

"نہیں سر، ہمیں نیا اور تیز رفتار پرنٹر چاہیے۔ ہم روزانہ بڑی تعداد میں اکاؤنٹس کی کتابیں اور دوسرے دستاویزات پرنٹ کرتے ہیں۔"

پھر اُس نے کہا:

"آپ ایک بار میرے دفتر ضرور آیئے۔ ہمارے تمام کمپیوٹروں کی دیکھ بھال بھی آپ ہی کیجیے، اور اگر ممکن ہو تو ان کا سالانہ مینٹیننس کنٹریکٹ (AMC) بھی سنبھال لیجیے۔"

اُس کی باتیں سن کر مجھے حیرت ہوئی۔ جو نوجوان کبھی میرے یہاں ہیلپر تھا، آج وہ اتنے بڑے پیمانے پر کام کرنے کی بات کر رہا تھا۔

چند دن بعد میں اُس کے دفتر پہنچا۔

وہاں کا منظر دیکھ کر میں چند لمحوں کے لیے رک گیا۔ دفتر میں کافی تعداد میں ملازمین کام کر رہے تھے۔ لوگ مسلسل آ جا رہے تھے اور ہر شخص اپنے کام میں مصروف تھا۔ اُس نے پورے اعتماد کے ساتھ میرا استقبال کیا، اپنے اکاؤنٹنٹ سے ملوایا، AMC کی تمام رسمی کارروائیاں مکمل کروائیں اور اسی وقت ادائیگی کا چیک بھی بنوا دیا۔

میں کچھ دیر وہاں بیٹھ کر پورا ماحول دیکھتا رہا۔ اسی دوران بہت سے لوگ آتے، کچھ رسمی کارروائیاں مکمل کرتے اور پھر کچھ سامان لے کر واپس چلے جاتے۔ آنے والوں میں زیادہ تر مزدور، رکشہ چلانے والے اور کم آمدنی والے لوگ تھے۔ اُن کے چہروں پر امید نظر آتی تھی، جبکہ پورے دفتر میں غیر معمولی مصروفیت کا ماحول تھا۔

میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ اب اُس کے مزاج میں پہلے جیسی سادگی اور انکساری باقی نہیں رہی تھی۔ یہ شاید فطری بات تھی۔ حالات بدل چکے تھے، اور شاید اُن کے ساتھ اُس کا رویہ بھی۔

واپسی کے وقت اُس نے مسکراتے ہوئے کہا:

"سر، میرے پاس تو پیسوں کی آندھی چل رہی ہے۔"

وہ تو چلا گیا، لیکن اُس کا یہ ایک جملہ میرے دل میں کہیں اٹک گیا۔ نہ جانے کیوں مجھے محسوس ہوا کہ اس چمک دمک کے پیچھے کوئی ایسی حقیقت چھپی ہوئی ہے جو پہلی نظر میں دکھائی نہیں دیتی۔

میرے ہاتھ میں AMC کا چیک تھا۔ میں نے چند لمحے اسے دیکھا، پھر اپنے بیگ میں رکھا اور وہاں سے واپس آ گیا۔

دو تین دن بعد اُس کا دوبارہ فون آیا۔ اس مرتبہ اُس کے اندازِ گفتگو میں پہلے جیسی عاجزی نہیں تھی۔ اُس کی آواز میں ایک عجیب سا غرور محسوس ہو رہا تھا۔ یہ تبدیلی مجھے اچھی نہیں لگی۔

صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد میں نے AMC ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے معاہدہ منسوخ کر دیا اور جو پیشگی رقم ملی تھی، وہ بھی واپس کر دی۔

کئی ماہ بعد کسی کام سے دوبارہ اسی علاقے میں جانا ہوا۔ میں نے سوچا، کیوں نہ اُس سے بھی مل لیا جائے۔

لیکن وہاں پہنچ کر دیکھا کہ پورا دفتر خالی پڑا تھا۔ جہاں کبھی لوگوں کی بھیڑ، کام کا شور اور آمد و رفت تھی، وہاں اب خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

آس پاس کے لوگوں سے معلوم ہوا کہ کمپنی اچانک بند ہو چکی تھی۔ لوگوں نے اُس کے بارے میں مختلف باتیں بتائیں، لیکن اُن کی سچائی کی میں تصدیق نہیں کر سکتا، اس لیے اُن پر تبصرہ کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔

البتہ اُس کا ایک جملہ پھر میرے کانوں میں گونجنے لگا:

"سر، میرے پاس تو پیسوں کی آندھی چل رہی ہے۔"

اُس دن مجھے شدت سے احساس ہوا کہ آندھی خواہ دولت کی ہو یا مصیبت کی، اس کی فطرت ایک جیسی ہوتی ہے۔ وہ بہت تیزی سے آتی ہے، اور اگر بنیاد مضبوط نہ ہو تو اُتنی ہی تیزی سے سب کچھ اپنے ساتھ بہا لے جاتی ہے۔

دولت کمانا کوئی غلط بات نہیں۔ ہر انسان خوشحال زندگی گزارنا چاہتا ہے اور اس کے لیے محنت بھی کرتا ہے۔ لیکن اگر دولت کی رفتار انسان کے کردار، تجربے اور دانائی سے کہیں زیادہ تیز ہو جائے، تو وہی دولت اُس کے لیے آزمائش بن جاتی ہے۔

کاروبار صرف سرمائے سے نہیں چلتا۔ اس کی اصل بنیاد اعتماد، دیانت داری، برداشت، درست فیصلے اور لوگوں کا بھروسا ہوتی ہے۔ دولت ان خوبیوں کا نتیجہ تو ہو سکتی ہے، مگر اُن کا متبادل کبھی نہیں بن سکتی۔

زندگی میں پائیدار خوشحالی آندھی کی طرح نہیں آتی۔ وہ آہستہ آہستہ بنتی ہے، ایک ایک اینٹ رکھ کر، ایک ایک اعتماد جیت کر، اور برسوں کی محنت کے بعد۔

جو دولت دھوکے، فریب، لالچ یا کمزور بنیادوں پر کھڑی ہو، وہ دیکھنے میں چاہے کتنی ہی بڑی کیوں نہ لگے، زیادہ دیر قائم نہیں رہتی۔

اس واقعے سے حاصل ہونے والا سبق

اس واقعے نے مجھے ایک گہرا سبق دیا کہ بہت جلد امیر بننے کا خواب جتنا دلکش دکھائی دیتا ہے، اتنا ہی خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔

پائیدار کامیابی کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتا۔ جو کامیابی دیانت داری، صبر، محنت، علم اور اچھے کردار کی بنیاد پر حاصل ہوتی ہے، وہی طویل عرصے تک قائم رہتی ہے۔

آج بھی جب کوئی شخص بہت کم وقت میں غیر معمولی دولت کمانے کے دعوے کرتا ہے، تو مجھے اُس نوجوان کی مسکراہٹ اور اُس کا وہ ایک جملہ یاد آ جاتا ہے:

"سر، میرے پاس تو پیسوں کی آندھی چل رہی ہے۔"

لیکن آج میں اس جملے کا دوسرا مطلب سمجھتا ہوں —

"آندھیاں کبھی ہمیشہ نہیں رہتیں۔ ہمیشہ باقی رہنے والی چیز صرف وہ کامیابی ہے جو دیانت داری، صبر، دانائی اور محنت کی مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔"

باب: ۱۲

ایک مقروض کی حالت کیسی ہوتی ہے؟

"قرض کا بوجھ صرف جیب پر نہیں پڑتا، بلکہ انسان کے دل، عزت، رشتوں اور پوری زندگی پر اپنے گہرے اثرات چھوڑ جاتا ہے۔"

ایک سادہ سی حقیقت ہے کہ دنیا میں زیادہ تر لوگ اُس وقت تک ہمارے اپنے محسوس ہوتے ہیں جب تک اُن کا کوئی نہ کوئی مفاد، ضرورت یا کام ہم سے وابستہ ہوتا ہے۔ جس دن اُن کا مقصد پورا ہو جاتا ہے، اُسی دن ہماری اہمیت بھی کم ہونے لگتی ہے۔ یہ زندگی کی ایک تلخ حقیقت ہے۔

اب ذرا اُس شخص کی حالت پر غور کیجیے جس نے کسی سے رقم یا کوئی چیز ادھار لی ہو اور کسی وجہ سے وقت پر واپس نہ کر سکا ہو۔

ابتدا میں قرض دینے والا نرمی سے یاد دہانی کراتا ہے۔ پھر دوبارہ رابطہ کرتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ تقاضا بڑھنے لگتا ہے۔ اگر پھر بھی ادائیگی نہ ہو سکے تو گفتگو کا انداز بدل جاتا ہے۔ کئی مرتبہ تعلقات میں تلخی آ جاتی ہے، اعتماد کمزور پڑ جاتا ہے، اور بعض اوقات معاملہ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ جھگڑے، بے عزتی، بلکہ ہاتھا پائی تک کی نوبت آ سکتی ہے۔

دولت بعض اوقات برسوں پرانے رشتے بھی توڑ دیتی ہے۔ خاندانوں میں دوریاں، دوستیوں کا خاتمہ اور سماجی تعلقات میں دراڑیں پیدا ہونے کی ایک بڑی وجہ مالی لین دین بھی ہوتا ہے۔

لیکن سب سے زیادہ تکلیف کس کو ہوتی ہے؟

اُس مقروض کو، جو دیانت دار ہونے کے باوجود اپنی مجبوری کی وجہ سے وقت پر ادائیگی نہیں کر پاتا۔ اُس کی ذہنی کیفیت وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس نے خود ایسی آزمائش دیکھی ہو۔

مجھے ایک ایسے ہی صاحب یاد آتے ہیں، جنہیں میں یہاں **"اشوک بابو "** کے نام سے یاد کروں گا۔

وہ بھارتی فوج کے ایک ریٹائرڈ، بااصول، دیانت دار اور باعزت شخص تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہیں کچھ رقم اور زمین ملی۔ انہوں نے اسی زمین پر ایک چھوٹا سا صنعتی یونٹ قائم کیا۔ اُن کا مزاج بے حد فیاض تھا۔ وہ کسی کو پریشانی میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔ جو بھی مدد مانگتا، وہ اپنی استطاعت کے مطابق اُس کی مدد کرنے کی کوشش کرتے۔

کاروبار کو آگے بڑھانے کے لیے انہوں نے بینک سے قرض لیا۔ ابتدا میں وہ باقاعدگی سے قسطیں ادا کرتے رہے، لیکن آہستہ آہستہ حالات بدلنے لگے۔ کاروبار سے توقع کے مطابق منافع حاصل نہ ہو سکا، اور دوسری طرف اُن کی فیاضی کی وجہ سے اخراجات مسلسل بڑھتے گئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بینک کی قسطیں رکنے لگیں۔

معاملہ قانونی کارروائی تک جا پہنچا۔ عدالت کے چکر، بار بار پیشیاں اور بڑھتا ہوا ذہنی دباؤ، ان سب نے انہیں اندر سے توڑ دیا۔

سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ تھی کہ جن لوگوں کی انہوں نے پوری زندگی مدد کی تھی، مشکل وقت آنے پر اُن میں سے اکثر اُن کے ساتھ کھڑے نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ خاندان سے بھی انہیں وہ تعاون نہ مل سکا جس کی انہیں ضرورت تھی۔

آخر کار حالات اتنے سنگین ہو گئے کہ انہیں جیل بھی جانا پڑا۔

ذرا تصور کیجیے، ایک ایسا شخص جس نے پوری زندگی عزت کے ساتھ ملک کی خدمت کی ہو، جس نے کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلایا ہو اور ہمیشہ دوسروں کی مدد کی ہو، اگر اُسے ایسی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے، تو اُس کے خوددار دل پر کیا گزرتی ہو گی؟

قانون اپنا کام کرتا ہے، اور کرنا بھی چاہیے، لیکن مالی بحران سے پیدا ہونے والی ذہنی اذیت کا اندازہ کوئی عدالت نہیں لگا سکتی۔

کچھ عرصے بعد اُن کا انتقال ہو گیا۔

آج بھی جب میں اُن کے بارے میں سوچتا ہوں، تو میرے دل میں ایک گہرا سبق اُبھرتا ہے۔

صرف اچھا انسان ہونا کافی نہیں، مالی طور پر منظم اور ذمہ دار ہونا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔

فیاضی یقیناً ایک عظیم خوبی ہے، لیکن اگر اس کے ساتھ دانائی اور مالی توازن نہ ہو، تو یہی فیاضی کبھی کبھی انسان کے لیے بہت بڑا بوجھ بن جاتی ہے۔

ایک مقروض شخص بظاہر کتنا ہی معمول کے مطابق نظر آئے، اندر سے وہ اکثر ٹوٹ چکا ہوتا ہے۔

جو انسان عام حالات میں بڑے بڑے لوگوں کا سامنا کرنے کی ہمت رکھتا ہے، وہی اپنے قرض خواہ کے سامنے خود کو ایک مجرم کی طرح محسوس کرنے لگتا ہے۔ اُس کا اعتماد کمزور ہونے لگتا ہے۔ وہ لوگوں سے ملنے سے کترانے لگتا ہے۔ فون کی گھنٹی بھی اُسے بے چین کر دیتی ہے۔ راتوں کی نیند اُڑ جاتی ہے۔ مستقبل کی فکر ہر وقت ذہن پر چھائی رہتی ہے، اور آہستہ آہستہ ذہنی دباؤ، اضطراب، افسردگی اور مختلف جسمانی بیماریاں بھی جنم لینے لگتی ہیں۔

اسی لیے قرض صرف ایک مالی مسئلہ نہیں، بلکہ ایک ذہنی، سماجی اور خاندانی آزمائش بھی بن سکتا ہے۔

اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی مالی استطاعت کو اچھی طرح سمجھیں، غیر ضروری قرض لینے سے بچیں، اور اگر قرض لینا ناگزیر ہو تو پہلے ہی یہ طے کر لیں کہ اسے کس طرح واپس کیا جائے گا۔

مالی نظم و ضبط صرف دولت بچانے کا ذریعہ نہیں، بلکہ ذہنی سکون، خاندانی عزت، سماجی اعتماد اور ایک صحت مند زندگی کی بھی ضمانت ہے۔

اس باب کا خلاصہ

قرض کے اثرات صرف مالی نقصان تک محدود نہیں رہتے۔

وقت پر ادائیگی نہ ہونے سے ذہنی دباؤ اور سماجی مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔

فیاضی کے ساتھ مالی دانائی بھی ضروری ہے۔

اپنی استطاعت سے بڑھ کر مالی ذمہ داریاں قبول کرنے سے گریز کریں۔

مشکل وقت میں مسئلے سے بھاگنے کے بجائے اس کا منصوبہ بندی کے ساتھ حل تلاش کریں۔

نتیجہ

زندگی میں عزت، اعتماد اور ذہنی سکون ایسی دولتیں ہیں جن کی کوئی قیمت مقرر نہیں کی جا سکتی۔ مالی نقصان وقت کے ساتھ پورا کیا جا سکتا ہے، لیکن ٹوٹا ہوا اعتماد اور کھویا ہوا سکون واپس حاصل کرنے میں کبھی کبھی برسوں لگ جاتے ہیں۔

اس لیے ایسی زندگی گزارنے کی کوشش کیجیے جس میں آپ کی آمدنی اور اخراجات کے درمیان توازن برقرار رہے، آپ کی عزتِ نفس محفوظ رہے، اور قرض کبھی آپ کی آزادی پر بوجھ نہ بن سکے۔

"حقیقی خوشحالی صرف زیادہ دولت میں نہیں، بلکہ اُس زندگی میں ہے جہاں دل مطمئن ہو، رشتے محفوظ ہوں، اور رات کو سوتے وقت کسی تقاضے کا خوف نہ ہو۔"

باب: ۱۳

قرض کا خاندان اور رشتوں پر اثر

کہا جاتا ہے کہ بچوں کی ذہنی نشوونما کے لیے گھر کا خوشگوار ماحول انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ خوشحال اور ذہنی طور پر متوازن والدین ہی اپنے بچوں کو ایک بہتر زندگی کی راہ دکھا سکتے ہیں۔ اگر گھر میں ہمیشہ تناؤ، پریشانی اور مالی مشکلات کا ماحول رہے، تو اس کے اثرات یقیناً بچوں کی تعلیم، شخصیت اور مستقبل پر پڑتے ہیں۔

قرض انسان کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیتا ہے۔ اگر اسے وقت پر ادا نہ کیا جائے، تو وہ صرف مالی حالت ہی نہیں بلکہ ذہنی سکون بھی چھین لیتا ہے۔ آہستہ آہستہ خاندانی زندگی تناؤ، اختلافات اور باہمی جھگڑوں کا شکار ہونے لگتی ہے۔ جس گھر میں کبھی ہنسی، محبت اور سکون کا ماحول ہوتا تھا، وہاں فکر، مایوسی اور مستقبل کی بے یقینی جگہ بنا لیتی ہے۔

جب کوئی شخص قرض کے جال میں پھنس جاتا ہے، تو سب سے پہلے اس کا ذہنی سکون متاثر ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت کسی نہ کسی فکر اور دباؤ میں جینے لگتا ہے۔ اس کا دل کام میں نہیں لگتا، مستقبل دھندلا دکھائی دینے لگتا ہے، اور ہر دن ایک نئی جدوجہد محسوس ہوتا ہے۔ اس ذہنی کیفیت کا اثر صرف اسی شخص تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے خاندان، رشتہ داروں اور سماج کے ساتھ اس کے تعلقات پر بھی پڑتا ہے۔

قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا انسان آہستہ آہستہ سماجی زندگی سے دور ہونے لگتا ہے۔ پہلے جہاں وہ لوگوں سے کھل کر ملتا جلتا تھا، اب وہ ان سے بچنے لگتا ہے۔ اسے ہر وقت یہ خوف رہتا ہے کہ کہیں کوئی پیسوں کی بات نہ چھیڑ دے یا اس کی مالی حالت کا مذاق نہ اڑائے۔ رفتہ رفتہ اس کا خود اعتمادی کم ہونے لگتی ہے۔

اس کی روزمرہ زندگی بھی متاثر ہونے لگتی ہے۔ وقت پر اٹھنا، سکون سے کام کرنا، اپنے کام پر توجہ دینا اور مستقبل کی منصوبہ بندی کرنا، سب کچھ بکھرنے لگتا ہے۔ اس کے ذہن میں ہر وقت یہی سوال گردش کرتا رہتا ہے:

"اب کیا کروں؟ یہ قرض کیسے ادا کروں؟"

وقت گزرنے کے ساتھ اسے اپنے فیصلوں پر افسوس ہونے لگتا ہے۔ یہی پچھتاوا کئی مرتبہ چڑچڑے پن اور غصے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ معمولی باتوں پر بھی وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ گھر والے اس کی اصل پریشانی کو پوری طرح نہیں سمجھ پاتے، اور انجانے میں حالات مزید مشکل ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی ذہنی کیفیت کا درد صرف وہی شخص محسوس کر سکتا ہے جس نے خود اس مرحلے سے گزر کر دیکھا ہو۔

رشتوں کی سب سے بڑی آزمائش

قرض صرف ذہنی سکون ہی نہیں چھینتا بلکہ کئی مرتبہ رشتوں کی مٹھاس بھی ختم کر دیتا ہے۔ قرض خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، اگر قرض وقت پر واپس نہ کیا جائے، تو برسوں پرانے خوشگوار تعلقات بھی آہستہ آہستہ تلخی میں بدل سکتے ہیں۔

اگر کسی شخص نے اپنے دوست، رشتہ دار یا جاننے والے سے مالی مدد لی ہو اور کسی وجہ سے وقت پر واپس نہ کر سکے، یا بار بار ٹالتا رہے، تو فطری طور پر دونوں کے درمیان اعتماد کم ہونے لگتا ہے۔ جو لوگ کبھی ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے ساتھی تھے، وہ ایک دوسرے سے دور ہونے لگتے ہیں۔ بعض اوقات یہی دوری ناراضی اور دشمنی میں بدل جاتی ہے۔

پیسہ دوبارہ کمایا جا سکتا ہے، لیکن ایک بار ٹوٹا ہوا اعتماد دوبارہ حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے قرض لیتے وقت جتنی احتیاط ضروری ہے، اس سے کہیں زیادہ احتیاط اسے وقت پر واپس کرنے میں ضروری ہے۔

جدید مالیاتی نظام کا ایک مثبت پہلو

آج بینکوں اور مالیاتی اداروں کے ذریعے قرض حاصل کرنے کی سہولت موجود ہے۔ اگرچہ اس نظام میں بعض خامیاں بھی ہیں، لیکن ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ لوگوں کو ہر چھوٹی بڑی ضرورت کے لیے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت کم پڑتی ہے۔ اس طرح بہت سے رشتے صرف مالی لین دین کی وجہ سے ٹوٹنے سے بچ جاتے ہیں۔

لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ خواہ قرض بینک سے لیا گیا ہو یا کسی فرد سے، اسے واپس کرنا یکساں اہم ذمہ داری ہے۔

خاندان پر سب سے زیادہ اثر

قرض کا سب سے گہرا اثر میاں بیوی اور بچوں پر پڑتا ہے۔ مالی دباؤ کی وجہ سے میاں بیوی معمولی باتوں پر ایک دوسرے کو قصور وار ٹھہرانے لگتے ہیں۔ جہاں پہلے مستقبل کے خواب دیکھے جاتے تھے، وہاں اب اخراجات اور قسطوں کی فکر غالب آ جاتی ہے۔

بچے شاید پیسوں کا حساب نہ سمجھتے ہوں، لیکن گھر کا ماحول ضرور محسوس کرتے ہیں۔ جب وہ اپنے والدین کو ہمیشہ پریشان اور فکرمند دیکھتے ہیں، تو ان کے دل میں بھی عدم تحفظ کا احساس پیدا ہونے لگتا ہے۔ بعض بچوں کی تعلیم متاثر ہوتی ہے، بعض کی خود اعتمادی کم ہو جاتی ہے، اور کچھ اپنے دل کی بات کہنا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

فون کی گھنٹی بھی خوف پیدا کرنے لگتی ہے

جب قرض کی ادائیگی مشکل ہونے لگتی ہے، تو انسان اپنے ہی گھر میں سکون سے نہیں رہ پاتا۔ فون کی ہر گھنٹی اسے بے چین کر دیتی ہے۔ اگر کسی نامعلوم نمبر سے کال آئے، تو سب سے پہلے یہی خیال آتا ہے کہ شاید قرض خواہ کا فون ہوگا۔ کئی مرتبہ اسی خوف کی وجہ سے وہ اپنے کام سے متعلق اہم فون بھی نہیں اٹھاتا، جس سے اس کی مالی حالت مزید خراب ہو جاتی ہے۔

سماجی عزت اور حقیقت

جب کوئی شخص وقت پر قرض ادا نہیں کر پاتا، تو بعض اوقات اس کی خبر معاشرے میں بھی پھیل جاتی ہے۔ اس سے اس کی عزتِ نفس کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ حالانکہ مالی مشکلات کوئی جرم نہیں ہیں۔ زندگی میں اتار چڑھاؤ ہر انسان کے ساتھ آتے ہیں۔ اصل مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان حالات کا مقابلہ کرنے کے بجائے ہار مان لیتا ہے۔

بہت سے لوگ دوسروں کی رائے کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ کچھ وقت ضرور باتیں کرتے ہیں، لیکن جلد ہی اپنی زندگی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اس لیے صرف **"لوگ کیا کہیں گے؟ "** کے خوف سے ایسے فیصلے نہیں کرنے چاہییں جو برسوں تک مالی بوجھ بن جائیں۔

اس کی سب سے بڑی مثال شادی بیاہ اور دوسرے سماجی مواقع ہیں۔ بہت سے خاندان صرف دکھاوے کی خاطر اپنی برسوں کی جمع پونجی خرچ کر دیتے ہیں، اور بعض تو اس مقصد کے لیے بھاری قرض بھی لے لیتے ہیں۔ حالانکہ یہی کام سادگی اور اپنی مالی استطاعت کے مطابق بھی کیا جا سکتا ہے۔ آج معاشرہ بھی ایسے لوگوں کی عزت کرتا ہے جو اپنی حیثیت کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔

CIBIL اسکور اور مالی ساکھ

آج کے دور میں بینک اور مالیاتی ادارے کسی شخص کی مالی ساکھ کا اندازہ **CIBIL Score** کے ذریعے لگاتے ہیں۔ اس میں قرض لینے اور وقت پر ادائیگی کرنے کا پورا ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ اگر قسطیں بار بار تاخیر سے ادا کی جائیں یا ادائیگی نہ کی جائے، تو مستقبل میں قرض حاصل کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ اس لیے وقت پر ادائیگی صرف قانونی ذمہ داری ہی نہیں بلکہ مستقبل کی مالی ساکھ برقرار رکھنے کا بھی ذریعہ ہے۔

مشکل وقت میں خاندان کا ساتھ

مالی بحران کے وقت سب سے زیادہ ضرورت الزام تراشی کی نہیں بلکہ باہمی تعاون کی ہوتی ہے۔ اگر میاں بیوی ایک دوسرے کو قصوروار ٹھہرانے کے بجائے مل کر حل تلاش کریں، اخراجات پر قابو پائیں اور ایک دوسرے کا حوصلہ بڑھائیں، تو مشکل حالات بھی آہستہ آہستہ آسان ہونے لگتے ہیں۔ خاندان کی سب سے بڑی طاقت اس کا باہمی اعتماد اور اتحاد ہوتا ہے۔

اس باب کا خلاصہ

قرض صرف پیسوں کا بوجھ نہیں ہوتا۔ یہ ذہنی سکون، خاندانی خوشیوں، رشتوں کے اعتماد، بچوں کے مستقبل، سماجی عزت اور انسان کی خود اعتمادی، سب کی آزمائش لیتا ہے۔

اس لیے قرض لینے سے پہلے صرف یہ نہ سوچیں کہ **"آج میری ضرورت پوری ہو جائے گی۔** "یہ بھی سوچیں کہ **"کیا میں اسے عزت کے ساتھ اور وقت پر واپس کر سکوں گا؟"**

یاد رکھیے، دولت کی کمی سے زیادہ خطرناک اعتماد کی کمی ہوتی ہے۔ پیسہ دوبارہ کمایا جا سکتا ہے، لیکن ٹوٹے ہوئے رشتے اور کھویا ہوا اعتماد دوبارہ حاصل کرنے میں برسوں لگ سکتے ہیں۔ اس لیے قرض کو سہولت نہیں بلکہ ایک ذمہ داری سمجھ کر ہی قبول کیجیے۔

باب: ۱۴

چھوٹے قرض سے بڑے بحران تک

"بڑے مالی بحران اچانک پیدا نہیں ہوتے۔ ان کی ابتدا اکثر چھوٹی چھوٹی غفلتوں اور نظر انداز کی گئی عادتوں سے ہوتی ہے۔"

زندگی میں کوئی بھی عادت ایک ہی دن میں نہیں بنتی۔ خواہ وہ اچھی ہو یا بُری، اس کی ابتدا ہمیشہ چھوٹی ہوتی ہے۔ اگر وقت پر اس پر توجہ نہ دی جائے، تو یہی عادت آہستہ آہستہ ہماری شخصیت اور زندگی کا مستقل حصہ بن جاتی ہے۔

اگر کوئی شخص ہر روز صبح پانچ بجے اٹھنا چاہتا ہو، جبکہ اس کی موجودہ عادت سات بجے اٹھنے کی ہو، تو یہ تبدیلی ایک ہی دن میں ممکن نہیں۔ پہلے چند دن وہ ساڑھے چھ بجے اٹھے گا، پھر چھ بجے، اس کے بعد ساڑھے پانچ بجے، اور آخر کار پانچ بجے۔ آہستہ آہستہ یہی کوشش اس کی عادت بن جائے گی۔

بالکل یہی اصول مالی زندگی پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

زیادہ تر لوگوں کی زندگی میں قرض کا آغاز کسی بہت بڑی رقم سے نہیں ہوتا۔ یہ اکثر چھوٹی چھوٹی ضروریات، معمولی ادھار یا معمولی مالی غفلتوں سے شروع ہوتا ہے۔ اگر وقت پر ان پر قابو نہ پایا جائے، تو یہی چھوٹی ابتدا آگے چل کر بڑے مالی بحران میں تبدیل ہو سکتی ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص کے ساتھ ایسا ہی ہو۔ بہت سے لوگ اپنی مالی زندگی کو بہترین انداز میں منظم کرتے ہیں۔ وہ آمدنی کے متعدد ذرائع پیدا کرتے ہیں، باقاعدگی سے بچت کرتے ہیں، اخراجات پر قابو رکھتے ہیں اور اپنے کاروبار یا ملازمت کو منظم طریقے سے چلاتے ہیں۔ نتیجتاً اُن کی غیر موجودگی میں بھی ان کا نظام بخوبی چلتا رہتا ہے۔

آج کی ٹیکنالوجی نے مالی انتظام کو پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ آسان بنا دیا ہے۔ موبائل بینکنگ، انٹرنیٹ بینکنگ، ڈیجیٹل ریکارڈ اور فوری معلوماتی نظام کی بدولت انسان کہیں سے بھی اپنے مالی معاملات پر نظر رکھ سکتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم خود کو وقت کے ساتھ ہم آہنگ رکھیں اور نظم و ضبط کے ساتھ اپنے مالی معاملات سنبھالیں۔

چھوٹی غفلت، بڑا نقصان

مالی نظم و ضبط بھی ایک عادت ہے۔ اگر ہم چھوٹی چھوٹی مالی ذمہ داریوں کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کرنے لگیں، تو یہی عادت آگے چل کر ایک بڑا مسئلہ بن سکتی ہے۔

قرض خواہ ایک روپے کا ہو یا ایک کروڑ روپے کا، اصول ایک ہی رہتا ہے —

جو لیا ہے، اسے وقت پر واپس کرنا ہماری اخلاقی اور سماجی ذمہ داری ہے۔

اگر ہم نے کسی سے صرف ایک روپیہ بھی ادھار لیا اور اسے واپس کرنا بھول گئے، تو یہ بھی اتنی ہی غلط بات ہے جتنی کسی بڑی رقم کی ادائیگی میں لاپرواہی کرنا۔

ہمارے معاشرے میں ایک کہاوت مشہور ہے:

"چور چاہے ہیرے کا ہو یا کھیرے کا، چوری تو چوری ہی ہوتی ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ غلطی کی اہمیت اس کے حجم سے نہیں بلکہ اس کی نوعیت سے طے ہوتی ہے۔ یہی اصول مالی دیانت داری پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

کردار اور مالی رویہ

جس طرح سچا انسان ہر حال میں سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح مالی طور پر دیانت دار شخص اپنے ہر مالی لین دین کو صاف، شفاف اور بروقت رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

لین دین صرف پیسوں کا نہیں ہوتا بلکہ اعتماد کا بھی ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص ہمیں قرض دیتا ہے، تو وہ صرف رقم ہی نہیں دیتا بلکہ اپنے اعتماد کا ایک حصہ بھی ہمارے حوالے کرتا ہے۔ اگر ہم وقت پر اس کا اعتماد واپس کر دیں، تو ہماری ساکھ مضبوط ہوتی ہے۔ لیکن اگر ہم لاپرواہی کریں، تو صرف پیسہ ہی نہیں بلکہ لوگوں کی نظر میں ہمارا کردار بھی کمزور پڑنے لگتا ہے۔

حالات نہیں، عادتیں مستقبل بناتی ہیں

بہت سے لوگ اپنی ناکامیوں کا سارا الزام حالات پر ڈال دیتے ہیں۔ بے شک حالات ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں، لیکن وہ اکیلے ہمارا مستقبل طے نہیں کرتے۔

ہماری سوچ، ہماری قوتِ ارادی، ہمارے فیصلے اور ہماری روزمرہ کی عادتیں ہی آخرکار ہماری زندگی کی سمت متعین کرتی ہیں۔

اسی لیے کوئی بھی شخص ایک دن میں مقروض نہیں بنتا، اور نہ ہی ایک دن میں مالی طور پر کامیاب ہوتا ہے۔ دونوں ہی کیفیتیں برسوں تک دہرائی جانے والی چھوٹی چھوٹی عادتوں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

جس طرح قطرہ قطرہ مل کر گھڑا بھرتا ہے، اسی طرح چھوٹی چھوٹی مالی غلطیاں مل کر بڑے بحران کو جنم دیتی ہیں۔ اسی طرح چھوٹی چھوٹی اچھی عادتیں آہستہ آہستہ مالی آزادی کی مضبوط بنیاد رکھتی ہیں۔

مالی نظم وضبط بھی ایک اچھی عادت ہے

جس طرح وقت کی پابندی، صفائی اور دیانت داری اچھی عادتیں ہیں، اسی طرح مالی نظم وضبط بھی ایک بہترین عادت ہے۔

اپنی آمدنی اور اخراجات کا باقاعدہ حساب رکھنا۔

غیر ضروری اخراجات سے بچنا۔

وقت پر ادائیگی کرنا۔

صرف ضرورت کے وقت قرض لینا۔

قرض لینے سے پہلے اس کی واپسی کا واضح منصوبہ بنانا۔

یہ تمام عادتیں آہستہ آہستہ انسان کو مالی طور پر مضبوط بناتی ہیں۔

اس کے برعکس، بغیر منصوبہ بندی کے خرچ کرنا، چھوٹی چھوٹی ادائیگیوں کو مسلسل ٹالتے رہنا اور قرض کو معمول کی بات سمجھ لینا، مستقبل کے بڑے مالی بحران کی ابتدا بن سکتا ہے۔

نتیجہ

ہمیشہ یاد رکھیے کہ زندگی کی بڑی کامیابیاں اور بڑی ناکامیاں، دونوں کی ابتدا بہت چھوٹی ہوتی ہے۔

اگر ہم آج ہی اپنی چھوٹی چھوٹی مالی عادتوں کو بہتر بنالیں، تو مستقبل میں بڑے مالی بحرانوں سے بچ سکتے ہیں۔

قرض سے بچنے کا سب سے مؤثر طریقہ صرف زیادہ پیسہ کمانا نہیں ہے۔ اس سے بھی زیادہ اہم درست سوچ، مضبوط کردار، مالی نظم و ضبط اور ذمہ دارانہ مالی رویہ اپنانا ہے۔

"انسان کی عادتیں اس کے کردار کو بناتی ہیں، اور کردار اس کے مستقبل کو۔ اس لیے اپنی چھوٹی چھوٹی مالی عادتوں کو کبھی معمولی نہ سمجھیے، کیونکہ یہی آگے چل کر آپ کی خوشحالی یا بحران، دونوں کی بنیاد بن سکتی ہیں۔"

باب: ۱۵

قرض: صرف مجبوری نہیں، ایک عادت بھی بن سکتا ہے

"ہر قرض مجبوری کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ کئی مرتبہ یہ ہماری سوچ، عادتوں اور آسان راستہ اختیار کرنے کے رجحان کا نتیجہ ہوتا ہے۔"

ہم اکثر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ جو شخص قرض لیتا ہے، وہ یقیناً کسی بڑی مجبوری میں ہو گا۔ بے شک بہت سے لوگ مشکل حالات کی وجہ سے قرض لینے پر مجبور ہوتے ہیں، لیکن یہ بھی اتنی ہی بڑی حقیقت ہے کہ بعض لوگ آہستہ آہستہ قرض لینے کی عادت ڈال لیتے ہیں۔

ابتدا میں یہ صرف ایک معمولی سہولت محسوس ہوتی ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ ابھی ادھار لے لیتے ہیں، بعد میں واپس کر دیں گے۔ لیکن جب یہی سوچ بار بار دہرائی جاتی ہے، تو سہولت آہستہ آہستہ انحصار میں بدل جاتی ہے۔

آسان راستے کی کشش

اسے ایک سادہ مثال سے سمجھیے۔

فرض کیجیے کہ آپ تھوڑی سی محنت کر کے ₹10,000 کما سکتے تھے۔ اسی دوران آپ کے کسی جاننے والے نے بغیر کسی مشکل کے آپ کو ₹2,000 دے دیے۔

آپ نے سوچا:

"اتنی محنت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ابھی تو ₹2,000 سے کام چل جائے گا۔"

اس وقت آپ کو محسوس ہوا کہ آپ نے آسان حل اختیار کر لیا، لیکن حقیقت میں آپ نے ایک بڑا موقع کھو دیا۔

اگر آپ محنت کر کے ₹10,000 کماتے، تو نہ صرف اپنی ضروریات پوری کرتے بلکہ کچھ رقم مستقبل کے لیے بھی بچا سکتے تھے۔ لیکن آسان راستہ اختیار کرنے سے نہ آپ کی آمدنی میں اضافہ ہوا اور نہ ہی آپ کی مالی حالت مضبوط ہوئی۔

یہی چھوٹی سی سوچ آگے چل کر ایک بڑا مسئلہ بن سکتی ہے۔

عادت کیسے بنتی ہے؟

فرض کیجیے کہ اگلے ہفتے پھر آپ کو پیسوں کی ضرورت پڑ گئی۔ اس مرتبہ آپ نے کسی دوست یا رشتہ دار سے مدد لے لی۔ اس کے بعد پھر کسی اور سے ادھار لے لیا۔

آہستہ آہستہ آپ کا ذہن ہر مالی مشکل کا حل محنت، بچت یا اضافی آمدنی میں تلاش کرنے کے بجائے قرض میں تلاش کرنے لگتا ہے۔

یہیں سے قرض آپ کی مجبوری نہیں بلکہ آپ کی عادت بننے لگتا ہے۔

ہمارا دماغ آسان راستہ پسند کرتا ہے

انسانی دماغ فطری طور پر وہ راستہ پسند کرتا ہے جس میں کم محنت ہو۔

وہ اکثر یہ نہیں کہتا:

"زیادہ محنت کرو، نئی مہارت سیکھو، اپنی آمدنی بڑھاؤ اور مستقبل کو محفوظ بناؤ۔"

اس کے بجائے وہ آہستہ سے کہتا ہے:

"ابھی کسی سے پیسے لے لو، بعد میں دیکھا جائے گا۔"

اگر ہم اس سوچ پر وقت رہتے قابو نہ پائیں، تو آہستہ آہستہ ہمارا مالی نظم و ضبط کمزور ہونے لگتا ہے۔

خود کفیل لوگ مختلف انداز سے سوچتے ہیں

کچھ لوگ بالکل مختلف اندازِ فکر رکھتے ہیں۔

وہ اپنی آمدنی بڑھانے کے نئے مواقع تلاش کرتے ہیں، اپنے وقت کا بہترین استعمال کرتے ہیں، اخراجات کی منصوبہ بندی کرتے ہیں، باقاعدگی سے بچت کرتے ہیں اور ہنگامی حالات کے لیے پہلے سے تیاری رکھتے ہیں۔

وہ جانتے ہیں کہ مالی آزادی صرف زیادہ کمانے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ درست فیصلے کرنے اور منظم زندگی گزارنے سے حاصل ہوتی ہے۔

مضبوط درخت کی طرح بنیے

ایک مضبوط درخت برسوں تک اس لیے قائم رہتا ہے کیونکہ اس کی جڑیں گہری ہوتی ہیں۔

تیز آندھی آنے پر بھی وہ آسانی سے نہیں گرتا۔

اس کے برعکس، جس درخت کی جڑیں کمزور ہوں، وہ ہلکی سی ہوا میں بھی ہلنے لگتا ہے اور اسے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔

مالی زندگی بھی بالکل ایسی ہی ہے۔

جس شخص کی مالی بنیاد مضبوط ہوتی ہے، وہ مشکل حالات کا نسبتاً آسانی سے مقابلہ کر لیتا ہے۔ لیکن جس کی مالی عادتیں کمزور ہوں، وہ معمولی سی پریشانی میں بھی قرض کا سہارا ڈھونڈنے لگتا ہے۔

علم سب سے بڑی سرمایہ کاری ہے

مالی طور پر مضبوط بننے کا سب سے محفوظ راستہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ میں سرمایہ کاری کرے۔

اپنے علم میں مسلسل اضافہ کیجیے۔

نئی مہارتیں سیکھیے۔

اپنی صلاحیتوں کو نکھاریے۔

تجربہ کار اور مثبت سوچ رکھنے والے لوگوں کی صحبت اختیار کیجیے۔

اچھی کتابوں کا مطالعہ کیجیے۔

جتنا آپ کا علم اور مہارت بڑھے گی، اتنی ہی آپ کی آمدنی بڑھانے کی صلاحیت بھی پیدا ہو گی، اور اتنا ہی کم امکان ہو گا کہ معمولی ضروریات کے لیے آپ کو دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑے۔

نتیجہ

یاد رکھیے، قرض ہمیشہ حالات کی وجہ سے نہیں ہوتا، بلکہ کئی مرتبہ ہماری عادتوں اور سوچ کا نتیجہ بھی ہوتا ہے۔

اگر ہم آسان راستہ اختیار کرنے کے بجائے خود کفیل بننے کا فیصلہ کریں، مالی نظم و ضبط اپنائیں، اور اپنے علم و مہارت میں مسلسل اضافہ کرتے رہیں، تو آہستہ آہستہ قرض کی ضرورت خود بخود کم ہونے لگے گی۔

علم، نظم و ضبط، محنت اور دور اندیشی صرف اچھی خوبیاں نہیں ہیں، بلکہ مالی آزادی کے چار مضبوط ستون ہیں۔

"جو شخص اپنی عادتوں پر قابو پالیتا ہے، حالات بھی اسے زیادہ دیر تک شکست نہیں دے سکتے۔ مالی آزادی کی ابتدا باہر سے نہیں، بلکہ ہماری سوچ اور عادتوں کے اندر سے ہوتی ہے۔"

باب:١٦

کیاموجودہ نظام واقعی عام آدمی کے حق میں ہے؟

"کسی بھی مالیاتی نظام کی حقیقی کامیابی صرف قرض فراہم کرنے میں نہیں، بلکہ صارف کے ساتھ شفاف، منصفانہ اور باعزت رویہ اختیار کرنے میں ہوتی ہے۔"

ماضی میں قرض کے نظام سے متعلق کئی سنگین تنازعات سامنے آئے۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومتِ ہند اور **ریزرو بینک آف انڈیا (RBI)** نے وقتاً فوقتاً متعدد اہم اصلاحات متعارف کرائیں، تاکہ بینکوں اور **نان بینکنگ فنانشل کمپنیوں (NBFCs)** کے کام کا طریقہ زیادہ شفاف ہو اور صارفین کے مفادات کا بہتر تحفظ کیا جا سکے۔

ان اصلاحات کے نتیجے میں یقیناً مثبت تبدیلیاں آئی ہیں۔ اس کے باوجود میری رائے میں آج بھی کچھ ایسے شعبے موجود ہیں جہاں مزید بہتری کی ضرورت ہے، خصوصاً کم اور متوسط آمدنی والے طبقے کے لیے۔

آسان اور شفاف قرضی نظام کی ضرورت

بہت سے دیانت دار اور حقیقی ضرورت مند افراد صرف پیچیدہ طریقۂ کار، دستاویزی تقاضوں یا اہلیت سے متعلق مشکلات کی وجہ سے بینک سے قرض حاصل نہیں کر پاتے۔

ایسی صورت میں وہ نجی مالیاتی اداروں یا دوسرے ذرائع کا رخ کرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ فیصلہ ان کی فوری ضرورت تو پوری کر دیتا ہے، لیکن اگر وہ قرض کی تمام شرائط کو مکمل طور پر نہ سمجھ سکیں، تو مستقبل میں مالی بوجھ توقع سے کہیں زیادہ بڑھ سکتا ہے۔

اسی لیے قرض لیتے وقت صرف شرحِ سود پر توجہ دینا کافی نہیں، بلکہ پروسیسنگ فیس، انشورنس، دیگر چارجز، اصل موصول ہونے والی رقم اور مجموعی قابلِ ادائیگی رقم کو بھی اچھی طرح سمجھنا ضروری ہے۔

ایک ذاتی تجربہ

میں یہاں صرف نظریاتی گفتگو نہیں کر رہا، بلکہ اس موضوع سے متعلق ایک ذاتی تجربہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں۔

میں نے ایک ڈیجیٹل قرض پلیٹ فارم کے ذریعے ٹاپ اَپ قرض کے لیے درخواست دی۔ تمام مراحل مکمل ہونے کے بعد مجھے اطلاع دی گئی کہ میرا ٹاپ اَپ منظور ہو گیا ہے، اور سابقہ قرض کی ایڈجسٹمنٹ کے بعد تقریباً **₹1,31,000** میرے بینک اکاؤنٹ میں جمع کر دیے جائیں گے۔

میں نے تمام ضروری دستاویزات اپ لوڈ کیے، ڈیجیٹل دستخط کیے اور تمام رسمی کارروائیاں مکمل کیں۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ تقریباً ₹7,000 پروسیسنگ فیس کے طور پر کاٹے جائیں گے۔ میں نے اسے قبول کر لیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ باقی رقم میرے اکاؤنٹ میں آ جائے گی۔

لیکن جب رقم موصول ہوئی تو میں نے دیکھا کہ میرے اکاؤنٹ میں متوقع رقم سے بھی کم رقم جمع ہوئی تھی۔

اس وقت مجھے واضح طور پر سمجھ نہیں آیا کہ تمام کٹوتیوں کی بنیاد کیا تھی۔ ممکن ہے کہ اس کی وجہ معاہدے کی بعض شرائط یا دیگر چارجز ہوں، لیکن ضرورت کے وقت انسان اکثر تمام نکات کا تفصیلی جائزہ نہیں لے پاتا۔ اس کی پوری توجہ صرف اپنی فوری مالی ضرورت پوری کرنے پر ہوتی ہے۔

اس تجربے نے مجھے یہ سبق دیا کہ کسی بھی قرض کے معاہدے سے اتفاق کرنے سے پہلے اس کی ہر مالی شرط کو پوری طرح سمجھ لینا کتنا ضروری ہے۔

شکایات کے ازالے کا مؤثر نظام بھی ضروری ہے

مجھے ایک اور تجربہ بھی پیش آیا۔

ایک موقع پر میں نے اپنے قرض کے اکاؤنٹ میں ادائیگی کی۔ میرے بینک اکاؤنٹ سے رقم فوراً کٹ گئی، لیکن متعلقہ برانچ کے ریکارڈ میں وہ ادائیگی فوری طور پر ظاہر نہیں ہوئی۔

صورتحال واضح کرنے کے لیے مجھے کئی مرتبہ برانچ جانا پڑا، بینک اسٹیٹمنٹ پیش کرنی پڑی اور مسلسل رابطہ رکھنا پڑا۔ آخرکار مسئلہ حل ہو گیا، لیکن اس پورے عمل نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ اگر ایک عام صارف کو اپنی ہی ادا کی ہوئی رقم کے بارے میں بار بار کوشش کرنی پڑے، تو یہ اس کے لیے کتنا ذہنی دباؤ پیدا کرنے والا تجربہ ہو سکتا ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ ایسی صورتحال ہر ادارے میں یا ہر صارف کے ساتھ پیش آتی ہے۔ میرا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ جتنا آسان اور مؤثر شکایات کے ازالے کا نظام ہوگا، اتنا ہی صارفین کا اعتماد مضبوط ہوگا۔

نظام میں کہاں بہتری آسکتی ہے؟

میرے خیال میں درج ذیل اصلاحات عام صارفین کے لیے نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

قرض کی منظوری سے پہلے صارف کو واضح طور پر بتایا جائے کہ اس کے اکاؤنٹ میں حقیقتاً کتنی رقم منتقل ہوگی۔

تمام فیسیں، کٹوتیاں اور مجموعی قابلِ ادائیگی رقم سادہ زبان میں تحریری طور پر سمجھائی جائے۔

ادائیگی موصول ہوتے ہی اسے بروقت قرض کے اکاؤنٹ میں درج کیا جائے۔

شکایات کے ازالے کے لیے واضح وقت کی حد مقرر کی جائے۔

ہر صارف کے ساتھ باوقار، شفاف اور منصفانہ رویہ اختیار کیا جائے۔

متوازن نقطۂ نظر

یہ بھی حقیقت ہے کہ ملک میں بہت سے بینک اور مالیاتی ادارے انتہائی دیانت داری، شفافیت اور صارف دوست انداز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لاکھوں افراد ان کی خدمات سے کامیابی کے ساتھ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اس لیے صرف ایک ذاتی تجربے کی بنیاد پر پورے نظام کا جائزہ لینا مناسب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر حقیقی تجربات سے کچھ خامیاں سامنے آتی ہیں، تو ان پر گفتگو کرنا بھی ضروری ہے، کیونکہ اصلاح کا آغاز مسائل کو تسلیم کرنے سے ہی ہوتا ہے۔

نتیجہ

اس باب کا مقصد کسی ادارے پر تنقید کرنا نہیں، بلکہ قارئین کو باخبر اور محتاط بنانا ہے۔

قرض لینا ایک نہایت اہم مالی فیصلہ ہے۔ اس لیے کسی بھی دستاویز پر دستخط کرنے سے پہلے اس کی ہر شرط، تمام فیسیں، شرحِ سود، اصل موصول ہونے والی رقم اور مجموعی قابلِ ادائیگی رقم کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔

جتنی احتیاط ہم قرض لیتے وقت کریں گے، اتنا ہی کم امکان ہوگا کہ مستقبل میں کسی غیر ضروری مالی تنازع یا غلط فہمی کا سامنا کرنا پڑے۔

"مالی شعور صرف زیادہ دولت کمانے کا ذریعہ نہیں، بلکہ اپنی محنت کی کمائی اور اپنے حقوق کے تحفظ کا سب سے مؤثر وسیلہ بھی ہے۔"

نوٹ : اس باب میں بیان کیے گئے واقعات مصنف کے ذاتی تجربات پر مبنی ہیں۔ ان کا مقصد کسی ادارے پر الزام لگانا نہیں، بلکہ قارئین کو مالی فیصلے کرتے وقت احتیاط اور بیداری کی اہمیت سے آگاہ کرنا ہے۔

باب: ۱۷

سود خور، بینک اور ریکوری کی حقیقت

"قرض لینا جتنا آسان ہوتا جا رہا ہے، اسے صحیح طور پر سمجھنا اور محفوظ انداز میں استعمال کرنا اتنا ہی ضروری ہوتا جا رہا ہے۔"

آج کے دور میں قرض حاصل کرنا پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ آسان ہو گیا ہے۔ موبائل فون، ڈیجیٹل ایپس اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے روزانہ بے شمار پرکشش قرض کی پیشکشیں لوگوں تک پہنچتی ہیں۔ چند منٹوں میں درخواست دیجیے، اور کچھ ہی دیر بعد رقم آپ کے بینک اکاؤنٹ میں منتقل ہو جاتی ہے۔

یہ سہولت یقیناً بہت سے لوگوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوئی ہے، لیکن اس کے ساتھ ایک بڑی ذمہ داری بھی وابستہ ہے۔ جتنی آسانی سے قرض مل جاتا ہے، اتنی ہی تیزی سے انسان انجانے میں قرض کے جال میں بھی پھنس سکتا ہے۔

قرض صرف بڑی رقم کا نہیں ہوتا

اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ قرض صرف لاکھوں یا کروڑوں روپے کا ہوتا ہے، جبکہ حقیقت اس سے مختلف ہے۔

آج چند دنوں، چند ہفتوں، چند مہینوں یا اس سے زیادہ مدت کے لیے بھی قرض آسانی سے دستیاب ہے۔ ایک معمولی سی رقم بھی اگر زیادہ شرحِ سود یا اضافی فیس کے ساتھ لی جائے، تو وقت کے ساتھ ایک بڑا مالی بوجھ بن سکتی ہے۔

اسی لیے قرض کی اہمیت صرف اس کی اصل رقم سے نہیں، بلکہ اس کی مجموعی لاگت سے جانچی جانی چاہیے۔

سود خوری آج بھی ختم نہیں ہوئی

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سود خوری اب صرف تاریخ کا حصہ بن چکی ہے، لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔

آج بھی بہت سے علاقوں میں لوگ مقامی سود خوروں، نجی قرض دہندگان یا غیر رسمی مالی ذرائع سے رقم لیتے ہیں۔ شہروں میں بھی ایسے اشتہارات نظر آتے ہیں جن میں فوری قرض فراہم کرنے کے دعوے کیے جاتے ہیں۔

چھوٹے دکاندار، ریڑھی والے اور روزانہ کی آمدنی پر گزارا کرنے والے افراد کئی مرتبہ مختصر مدت کے لیے زیادہ شرحِ سود پر قرض لیتے ہیں۔ دوسری طرف دیہی علاقوں میں آج بھی بہت سے لوگ مقامی سود خوروں یا جاننے والوں سے قرض لیتے ہیں اور اس کے بدلے اپنی زمین، زیورات یا دیگر قیمتی اشیاء رہن رکھ دیتے ہیں۔

یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ ہر ایسا نظام غیر قانونی ہوتا ہے، لیکن یہ ضرور سمجھنا چاہیے کہ کسی بھی قسم کا قرض لینے سے پہلے اس کی تمام شرائط اور مجموعی لاگت کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے۔

ضرورت فیصلے پر اثر انداز ہوتی ہے

جب انسان مالی بحران کا شکار ہوتا ہے، تو اس کی پوری توجہ صرف ایک بات پر مرکوز رہتی ہے:

"کسی نہ کسی طرح ابھی پیسے مل جائیں۔"

ایسے وقت میں بہت سے لوگ شرحِ سود، اضافی فیس، تاخیر کے جرمانے اور مجموعی قابلِ ادائیگی رقم پر پوری توجہ نہیں دے پاتے۔ بعد میں انہیں احساس ہوتا ہے کہ جتنی رقم انہوں نے قرض لی تھی، اس سے کہیں زیادہ واپس کرنی پڑ رہی ہے۔

اسی لیے مالی ضرورت کے وقت بھی صبر اور دانش مندی برقرار رکھنا بے حد ضروری ہے۔

ڈیجیٹل قرض کے بارے میں احتیاط

چند سال پہلے ڈیجیٹل لون ایپس سے متعلق متعدد شکایات سامنے آئیں۔ وقتاً فوقتاً حکومت اور متعلقہ اداروں نے ضروری اقدامات بھی کیے۔ اس کے باوجود ہر فرد کو خود بھی محتاط رہنا چاہیے۔

تقریباً دو سال پہلے میرے ایک جاننے والے نے مجھے اپنا ایک تجربہ بتایا۔

اس کے مطابق، کسی ڈیجیٹل ذریعے سے اس کے بینک اکاؤنٹ میں اس کی واضح توقع کے بغیر تقریباً **₹15,000** جمع ہو گئے۔ ابتدا میں اس نے اس پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ کچھ عرصے بعد مسلسل فون آنے لگے۔ پہلے ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا، پھر بدتمیزی اور دھمکی آمیز رویہ اختیار کیا گیا۔ آخر کار اسے پولیس میں شکایت درج کرانی پڑی، اور بعد میں رقم واپس کرنے کے بعد معاملہ ختم ہوا۔

میں اس واقعے کی آزادانہ تصدیق نہیں کر سکتا، لیکن اس وقت اس نوعیت کے متعدد واقعات عوامی سطح پر بھی زیرِ بحث آئے تھے۔ اسی لیے کسی بھی ڈیجیٹل قرض کی سہولت استعمال کرنے سے پہلے اس کی قانونی حیثیت اور تمام شرائط کی اچھی طرح جانچ کرنا ضروری ہے۔

میرا ایک ذاتی تجربہ

مجھے بھی قرض کی وصولی کے عمل سے متعلق ایک تجربہ پیش آیا۔

میں نے ایک گاڑی فنانس کروائی تھی۔ کسی وجہ سے ایک دو قسطوں میں تاخیر ہو گئی، لیکن بعد میں میں خود متعلقہ دفتر جا کر تمام بقایا قسطیں ادا کر آیا۔ اس زمانے میں ادائیگی کا ریکارڈ فوراً اپ ڈیٹ نہیں ہوتا تھا۔

چند دن بعد کچھ لوگ میرے پاس آئے۔ ان کے رویے سے مجھے محسوس ہوا کہ وہ شاید کسی سرکاری تحقیقاتی ادارے سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے گاڑی دیکھنے کی درخواست کی۔ جیسے ہی میں انہیں گاڑی کے پاس لے گیا، چند اور افراد وہاں آ گئے اور گاڑی اپنے قبضے میں لے لی۔

انہوں نے بتایا کہ میری قسطیں واجب الادا ہیں۔

میں نے فوراً کہا کہ ادائیگی پہلے ہی کی جا چکی ہے اور اس کا ثبوت میرے پاس موجود ہے۔

بعد میں ان کے اعلیٰ افسر نے ریکارڈ کی جانچ کروائی۔ کچھ وقت بعد یہ واضح ہو گیا کہ ادائیگی واقعی ہو چکی تھی، اور مسئلہ صرف اس وجہ سے پیدا ہوا تھا کہ ریکارڈ بروقت اپ ڈیٹ نہیں ہوا تھا۔

صورتِ حال واضح ہونے کے بعد انہوں نے اپنی غلطی تسلیم کی، مجھ سے معذرت کی اور میری گاڑی واپس کر دی۔

اس واقعے نے مجھے یہ سبق دیا کہ ہر ادائیگی کی رسید اور تمام متعلقہ دستاویزات کو محفوظ رکھنا کتنا ضروری ہے۔

ہمیں اس سے کیا سبق ملتا ہے؟

میں یہ نہیں کہتا کہ تمام بینک، مالیاتی ادارے یا ریکوری ایجنٹ غیر مناسب رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بہت سے ادارے پوری دیانت داری اور مقررہ قوانین کے مطابق کام کرتے ہیں۔

لیکن اگر کبھی کسی طریقۂ کار کی غلطی، ریکارڈ میں نقص یا کسی غلط فہمی کی وجہ سے مسئلہ پیدا ہو جائے، تو اس کا اثر صارف پر بہت گہرا پڑ سکتا ہے۔ اس لیے صارف اور ادارے، دونوں کی ذمہ داری ہے کہ شفافیت اور باہمی رابطہ برقرار رکھیں۔

نتیجہ

قرض لیتے وقت صرف یہ نہ دیکھیے کہ رقم کتنی جلدی مل جائے گی۔

یہ بھی ضرور دیکھیے:

قرض کون دے رہا ہے؟

کیا وہ ادارہ قانونی اور قابلِ اعتماد ہے؟

مجموعی شرحِ سود اور دیگر تمام فیسیں کتنی ہیں؟

اگر کوئی تنازع پیدا ہو جائے، تو آپ کے پاس کیا ثبوت موجود ہوں گے؟

ہمیشہ اپنی تمام ادائیگیوں کی رسیدیں، بینک اسٹیٹمنٹس اور قرض سے متعلق تمام دستاویزات محفوظ رکھیے۔

اگر کبھی کوئی اختلاف یا تنازع پیدا ہو جائے، تو گھبرائیے نہیں۔ پرسکون رہ کر حقائق پیش کیجیے، تحریری شکایت درج کرائیے، اور ضرورت پڑنے پر دستیاب قانونی اور شکایات کے ازالے کے طریقہ کار سے فائدہ اٹھائیے۔

"مالی شعور صرف قرض لینے کی سمجھ ہی نہیں دیتا، بلکہ ضرورت پڑنے پر اپنے حقوق کا تحفظ کرنا بھی سکھاتا ہے۔ احتیاط، شفافیت اور درست معلومات ہی محفوظ مالی زندگی کی سب سے مضبوط ڈھال ہیں۔"

باب:۱۸

قانونی نوٹس اور وصولی کا طریقۂ کار

"قرض سے متعلق قانونی کارروائی کا مقصد صرف رقم کی وصولی نہیں، بلکہ جہاں تک ممکن ہو قانون کے مطابق منصفانہ اور مناسب حل تک پہنچنا بھی ہوتا ہے۔"

اللہ نہ کرے کہ کسی بھی شخص کی زندگی میں ایسی صورتحال آئے جہاں اسے قانونی نوٹس، قرض کی وصولی کے عمل یا عدالت کا سامنا کرنا پڑے۔ پھر بھی زندگی غیر یقینی حالات سے بھری ہوئی ہے، اس لیے ان مراحل کے بارے میں بنیادی معلومات ہونا ضروری ہے۔ درست معلومات گھبراہٹ کو کم کرتی ہیں اور صحیح فیصلہ کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

وصولی کا عمل کہاں سے شروع ہوتا ہے؟

عام طور پر کوئی بھی بینک، مالیاتی ادارہ یا دیگر قانونی قرض دہندہ بغیر کسی وجہ کے قانونی کارروائی شروع نہیں کرتا۔

اگر قرض لینے والا مسلسل وقت پر قسطیں ادا نہ کرے، تو سب سے پہلے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

یہ رابطہ فون کال، ایس ایم ایس، ای میل، خط، واٹس ایپ پیغام یا دیگر دستیاب ذرائع کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔

ابتدائی مقصد عموماً ادائیگی کی یاددہانی کرانا اور بات چیت کے ذریعے مسئلے کا حل تلاش کرنا ہوتا ہے، نہ کہ فوراً قانونی کارروائی کرنا۔

قانونی نوٹس

اگر طویل عرصے تک ادائیگی نہ ہو یا قرض لینے والے سے رابطہ قائم نہ ہو سکے، تو قرض دہندہ قانونی نوٹس بھیج سکتا ہے۔

ایسے نوٹس میں عموماً درج ذیل معلومات شامل ہوتی ہیں:

بقایا رقم

شرحِ سود یا واجب الادا سود

تاخیر کی صورت میں جرمانہ (اگر لاگو ہو)

ادائیگی کی آخری تاریخ

آئندہ ممکنہ قانونی کارروائی کا ذکر

کسی بھی قانونی نوٹس کو کبھی بھی معمولی نہ سمجھیں۔

اگر آپ مالی مشکلات کی وجہ سے ادائیگی کرنے سے قاصر ہیں، تب بھی نوٹس کا جواب ضرور دیں اور اپنی اصل صورتحال واضح کریں۔

وصولی کا طریقۂ کار

اگر بقایا رقم طویل عرصے تک ادا نہ کی جائے، تو بینک یا مالیاتی ادارہ اپنے مجاز ریکوری ایجنٹ یا ریکوری ایجنسی کے ذریعے بھی رابطہ کر سکتا ہے۔

زیادہ تر ادارے پہلے بات چیت، ادائیگی کا نیا منصوبہ (Repayment Plan)، قرض کی تنظیمِ نو (Restructuring) یا باہمی تصفیہ (Settlement) جیسے متبادل طریقوں پر غور کرتے ہیں۔

چونکہ عدالتی کارروائی میں وقت اور اخراجات دونوں زیادہ ہوتے ہیں، اس لیے اکثر معاملات میں دونوں فریق پہلے باہمی اتفاق سے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اگر قانونی نوٹس موصول ہو تو کیا کریں؟

سب سے بڑی مشکل اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب قرض لینے والے اور قرض دینے والے کے درمیان رابطہ مکمل طور پر ختم ہو جائے۔

بہت سے لوگ خوف کی وجہ سے:

فون اٹھانا بند کر دیتے ہیں۔

پیغامات کا جواب نہیں دیتے۔

اپنا پتہ تبدیل کر لیتے ہیں۔

رابطے سے گریز کرنے لگتے ہیں۔

ایسا کرنے سے مسئلہ ختم نہیں ہوتا بلکہ مزید پیچیدہ ہو جاتا ہے۔

اگر واقعی مالی مشکلات درپیش ہیں، تو بینک یا مالیاتی ادارے سے کھل کر بات کیجیے۔ بہت سے حالات میں وہ اضافی وقت، نئی ادائیگی کی منصوبہ بندی یا دیگر عملی متبادل پر غور کر سکتے ہیں۔

عدالتی کارروائی

اگر تمام کوششوں کے باوجود مسئلہ حل نہ ہو، تو معاملہ متعلقہ عدالت یا دیگر مجاز قانونی فورم تک پہنچ سکتا ہے۔

ایسی صورت میں سمن جاری ہو سکتا ہے اور مقررہ تاریخ پر حاضر ہونا ضروری ہو سکتا ہے۔

عدالت دونوں فریقوں کو اپنا مؤقف پیش کرنے کا پورا موقع دیتی ہے۔ اس لیے کسی بھی قانونی کارروائی کو سنجیدگی سے لیجیے، اور ضرورت پڑنے پر کسی مستند وکیل سے ضرور مشورہ کیجیے۔

کیا قرض لینا جرم ہے؟

سب سے اہم بات یہ ہے کہ قرض لینا یا صرف مالی مشکلات کی وجہ سے وقت پر ادائیگی نہ کر پانا بذاتِ خود کوئی جرم نہیں ہے۔

اگر کسی شخص کی ملازمت ختم ہو گئی ہو، کاروبار میں نقصان ہوا ہو، شدید بیماری پیش آ گئی ہو یا کسی اور حقیقی وجہ سے ادائیگی میں دشواری آئی ہو، تو ہر معاملے کا فیصلہ اس کے حقائق اور متعلقہ قوانین کے مطابق کیا جاتا ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر دھوکہ دے، جعلی دستاویزات پیش کرے یا فریب کے ذریعے قرض حاصل کرے، تو صورتحال مختلف ہو سکتی ہے اور اس پر الگ قانونی دفعات لاگو ہو سکتی ہیں۔

اپنے حقوق کو جانیے

قرض لینے کے بعد آپ پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، لیکن آپ کے کچھ حقوق بھی ہوتے ہیں۔

۱۔ باعزت سلوک کا حق

آپ کے ساتھ کسی بھی قسم کا توہین آمیز، دھمکی آمیز یا غیر مناسب رویہ اختیار نہیں کیا جانا چاہیے۔ قرض کی وصولی کا عمل قانون اور متعلقہ رہنما اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔

۲۔ مکمل معلومات حاصل کرنے کا حق

آپ یہ جاننے کے حق دار ہیں کہ:

کل بقایا رقم کتنی ہے۔

اصل قرض کی رقم کتنی ہے۔

شرحِ سود یا سود کی رقم کتنی ہے۔

دیگر تمام چارجز کتنے ہیں۔

ادائیگیوں کی مکمل تفصیل کیا ہے۔

اگر کوئی بات واضح نہ ہو، تو آپ تحریری طور پر معلومات طلب کر سکتے ہیں۔

۳۔ اپنی صورتحال بیان کرنے کا حق

اگر آپ کی مالی حالت اچانک خراب ہو گئی ہے، تو اسے بینک یا مالیاتی ادارے کے سامنے واضح طور پر بیان کیجیے۔

بہت سے معاملات میں وہ اپنی پالیسیوں کے مطابق متبادل ادائیگی کے طریقوں پر غور کر سکتے ہیں۔

۴۔ شکایت درج کرانے کا حق

اگر کسی ملازم یا مجاز ریکوری ایجنٹ کا رویہ غیر مناسب محسوس ہو، تو سب سے پہلے متعلقہ ادارے کے شکایات کے ازالے کے نظام سے رجوع کیجیے۔

اگر وہاں سے مناسب حل نہ ملے، تو دستیاب ریگولیٹری یا دیگر قانونی شکایتی فورمز سے بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔

اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھیے

حقوق کے ساتھ ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں۔

قرض لینے سے پہلے تمام شرائط غور سے پڑھیں۔

وقت پر ادائیگی کرنے کی پوری کوشش کریں۔

مالی مشکلات کی صورت میں رابطہ برقرار رکھیں۔

غلط معلومات یا جعلی دستاویزات کبھی پیش نہ کریں۔

قانونی نوٹس یا سرکاری خطوط کو نظرانداز نہ کریں۔

تمام ادائیگیوں کی رسیدیں اور متعلقہ دستاویزات محفوظ رکھیں۔

چند عام غلط فہمیاں

۱۔ غلط فہمی

"قرض ادا نہ کیا تو فوراً جیل ہو جائے گی۔"

یہ تصور درست نہیں ہے۔ صرف قرض ادا نہ کر پانا بذاتِ خود جرم نہیں ہوتا۔ ہر معاملے کا فیصلہ اس کے حقائق اور متعلقہ قوانین کے مطابق کیا جاتا ہے۔

۲۔ غلط فہمی

"فون بند کر دینے سے مسئلہ ختم ہو جائے گا۔"

ایسا ہرگز نہیں ہے۔ رابطہ ختم کرنے سے مسئلہ مزید پیچیدہ ہو سکتا ہے۔

۳۔ غلط فہمی

"ریکوری ایجنٹ جو چاہے کر سکتا ہے۔"

نہیں۔ ریکوری ایجنٹس بھی متعلقہ قوانین، ضابطوں اور اداروں کی ہدایات کے پابند ہوتے ہیں۔

۴۔ غلط فہمی

"صلح یا تصفیہ کرنا شکست مان لینا ہے۔"

بہت سے حالات میں باہمی رضامندی سے کیا گیا تصفیہ طویل قانونی تنازع سے کہیں زیادہ عملی اور فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

مصنف کا مشورہ

میں نے اپنی زندگی میں مالی مشکلات اور قرض کے دباؤ کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔

میں نے ایک بات واضح طور پر سیکھی ہے کہ مسئلے سے بھاگنے سے وہ ختم نہیں ہوتا بلکہ مزید پیچیدہ ہو جاتا ہے۔

اگر کبھی زندگی میں ایسی صورتحال پیش آئے تو:

گھبرائیے نہیں۔

سچ بولیے۔

تمام دستاویزات محفوظ رکھیے۔

رابطہ برقرار رکھیے۔

اور مسئلے کا حل تلاش کرنے کی کوشش کبھی نہ چھوڑیے۔

اکثر صبر، دیانت داری اور درست معلومات مل کر ایسے راستے کھول دیتی ہیں جو گھبراہٹ کی حالت میں دکھائی ہی نہیں دیتے۔

نتیجہ

قرض سے متعلق قانونی کارروائی کا مقصد صرف رقم کی وصولی نہیں، بلکہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے مناسب حل تک پہنچنا بھی ہے۔

اگر آپ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں، اپنے حقوق سے آگاہ رہیں اور وقت پر رابطہ برقرار رکھیں، تو بہت سے مسائل ابتدائی مرحلے ہی میں حل ہو سکتے ہیں۔

"قرض سے بڑا بحران گھبراہٹ نہیں، بلکہ غلط فیصلہ ہوتا ہے۔ درست معلومات، صبر اور دیانت داری مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کی طاقت دیتی ہیں۔"

اعلانِ ذمہ داری:(Disclaimer)

اس باب میں دی گئی معلومات صرف عمومی آگاہی کے مقصد کے لیے ہیں۔ قوانین، ضوابط، بینکاری پالیسیوں اور طریقۂ کار میں وقتاً فوقتاً تبدیلی آسکتی ہے، اور ہر معاملے کے حقائق مختلف ہو سکتے ہیں۔ کسی خاص قانونی تنازع یا فیصلے کے لیے کسی مستند وکیل یا متعلقہ ماہر سے ذاتی مشورہ ضرور حاصل کیجیے۔

باب: ۱۹

پیسوں کی اہمیت وقت رہتے سمجھ لیجیے

"دولت کمانا اہم ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ اہم یہ ہے کہ اس کی قدر وقت رہتے سمجھ لی جائے۔"

زندگی میں ہم اکثر ایسی غلطیاں کر بیٹھتے ہیں جن کا احساس بہت دیر سے ہوتا ہے۔ تب ہمارے دل سے یہی الفاظ نکلتے ہیں:

"کاش! میں نے وقت پر صحیح فیصلہ کیا ہوتا۔"

"کاش! میں نے پیسوں کی اہمیت پہلے ہی سمجھ لی ہوتی۔"

زندگی کا سب سے بڑا تضاد یہی ہے کہ جب ہمارے پاس وقت ہوتا ہے تو تجربہ کم ہوتا ہے، اور جب تجربہ حاصل ہوتا ہے تو بہت سا وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ اس لیے دانائی اسی میں ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں سے بھی سبق سیکھیں، اپنے بزرگوں کے تجربات کا احترام کریں اور وقت رہتے صحیح مالی عادتیں اپنا لیں۔

اچانک ملنے والی دولت ہمیشہ ایک موقع ہوتی ہے

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی شخص کو اچانک اچھی خاصی رقم مل جاتی ہے، خواہ وہ بونس ہو، وراثت ہو، کاروبار کا منافع ہو یا کسی جائیداد کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم، تو اس کے ذہن میں سب سے پہلے یہی سوال آتا ہے:

"کیا خریدوں؟"

"کہاں گھومنے جاؤں؟"

"کون سی نئی چیز لے لوں؟"

یہی وہ موقع ہے جہاں سب سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

اچانک ملنے والی رقم صرف خرچ کرنے کا موقع نہیں ہوتی بلکہ اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے کا بھی ایک بہترین موقع ہوتی ہے۔

اگر آپ کے پاس کوئی بڑی رقم آئی ہے تو اسے روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے اخراجات میں ختم نہ ہونے دیں۔ ایسے اخراجات اپنی معمول کی آمدنی سے پورے کرنے کی کوشش کریں، اور بڑی رقم کو مستقبل کی ضروریات کے لیے محفوظ رکھیں۔

اگر فوری طور پر اس رقم کا کوئی مناسب استعمال سمجھ میں نہ آئے، تو اسے کسی محفوظ بینک اکاؤنٹ یا مناسب سرمایہ کاری کے ذریعے محفوظ کر دیجیے۔ وقت آنے پر یہی رقم مشکل حالات میں آپ کا سب سے بڑا سہارا بن سکتی ہے۔

بچایا ہوا پیسہ ہی حقیقی ساتھی ہوتا ہے

مشکل وقت میں انسان کو بچت کی اصل اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔

زندگی میں ایسے حالات بھی آ سکتے ہیں جب اپنے لوگ بھی چاہ کر ہماری مدد نہ کر سکیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ہمارے خیر خواہ نہیں ہیں، بلکہ ممکن ہے کہ وہ خود بھی اپنی مشکلات سے گزر رہے ہوں۔

اسی لیے مالی خود انحصاری سب سے مضبوط حفاظتی ڈھال ہے۔

جو شخص وقت پر بچت کرتا ہے، وہ مشکل وقت میں کم گھبراتا ہے اور زیادہ بہتر طریقے سے حل تلاش کر لیتا ہے۔

صرف کمانا کافی نہیں

بہت سے لوگ اچھی آمدنی حاصل کرتے ہیں، لیکن پھر بھی مالی طور پر محفوظ نہیں ہوتے۔

اس کے برعکس کچھ لوگ محدود آمدنی میں بھی متوازن زندگی گزارتے ہیں، کیونکہ وہ اپنے پیسے کو صحیح طریقے سے سنبھالنا جانتے ہیں۔

دولت کمانا ایک ہنر ہے، لیکن دولت کو سنبھالنا ایک دانائی ہے۔

اگر آمدنی بڑھتی جائے اور اس کے ساتھ اخراجات بھی اسی رفتار سے بڑھتے جائیں، تو مالی حالت میں کوئی خاص بہتری نہیں آتی۔

حقیقی خوشحالی اُس وقت آتی ہے جب آمدنی کے ساتھ ساتھ بچت اور سرمایہ کاری بھی بڑھتی ہے۔

دکھاوے سے نہیں، سمجھداری سے زندگی گزاریے

آج کا دور دکھاوے کا دور بنتا جا رہا ہے۔ بہت سے لوگ صرف دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے غیر ضروری اخراجات کرتے ہیں۔

مہنگے موبائل فون، برانڈڈ اشیاء، شاندار تقریبات اور سماجی مقابلہ بازی، اگر ان کے پیچھے مالی دانائی نہ ہو، تو یہی دکھاوا مستقبل میں مالی بوجھ بن سکتا ہے۔

یاد رکھیے:

دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے کیا گیا خرچ چند لمحوں کی تعریف تو دلا سکتا ہے، لیکن مالی آزادی کبھی نہیں دلا سکتا۔

بڑھاپے کی تیاری جوانی میں ہوتی ہے

بڑھاپا زندگی کا وہ مرحلہ ہے جہاں مالی تحفظ کی اہمیت سب سے زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

وقت کے ساتھ بچوں کی اپنی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ وہ اپنے خاندان، ملازمت اور زندگی کی دوسری مشکلات میں مصروف ہو سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اپنے والدین سے محبت نہیں کرتے، بلکہ زندگی کے حالات کبھی کبھی ان کی استطاعت کو محدود کر دیتے ہیں۔

اسی لیے ہر شخص کو اپنے بڑھاپے کی مالی تیاری خود کرنی چاہیے۔

اگر بڑھاپے میں آپ کے پاس مناسب بچت اور مالی خود مختاری ہو، تو آپ زیادہ باوقار، پُرسکون اور خود مختار زندگی گزار سکتے ہیں۔ اپنی معمول کی ضروریات کے لیے آپ کو بار بار دوسروں کا محتاج نہیں ہونا پڑے گا۔

یاد رکھیے:

جوانی میں کی گئی بچت ہی بڑھاپے کی سب سے بڑی طاقت بنتی ہے۔

پیسوں کی اہمیت سمجھنے کے پانچ اصول

اپنی آمدنی سے کم خرچ کیجیے۔

پہلے بچت کیجیے، پھر خرچ کیجیے۔

اچانک ملنے والی رقم فوراً خرچ نہ کیجیے۔

ہر مہینے مستقبل کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور بچائیے۔

اپنی آمدنی بڑھانے کے لیے اپنے علم، مہارت اور شخصیت میں مسلسل سرمایہ کاری کرتے رہیے۔

نتیجہ

دولت صرف ہماری موجودہ ضروریات پوری کرنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ ہمارے مستقبل کے تحفظ، عزتِ نفس اور ذہنی سکون کی بنیاد بھی ہے۔

جو شخص وقت رہتے پیسوں کی اہمیت سمجھ لیتا ہے، وہ صرف دولت مند ہی نہیں بنتا، بلکہ زیادہ پراعتماد، خود مختار اور محفوظ زندگی بھی گزارتا ہے۔

اس لیے دولت کی قدر کیجیے۔

اسے کمائیے۔

اسے بچائیے۔

اسے صحیح جگہ استعمال کیجیے۔

اور اسے صرف آج کے لیے نہیں، بلکہ آنے والے کل کے لیے بھی سنبھال کر رکھیے۔

"وقت پر بچایا گیا ایک روپیہ، ضرورت کے وقت کمائے گئے سو روپوں سے بھی زیادہ قیمتی ہو سکتا ہے۔ دولت کی قدر کیجیے، کیونکہ مشکل وقت میں یہی آپ کا سب سے پُرسکون اور سب سے قابلِ اعتماد ساتھی بنتی ہے۔"

باب: ۲۰

بچت کی عادت کیسے پیدا کریں

"مالدار بننے کی شروعات زیادہ کمانے سے نہیں، بلکہ باقاعدگی سے بچت کرنے کی عادت سے ہوتی ہے۔"

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بچت صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کی آمدنی زیادہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تصور مکمل طور پر درست نہیں۔

بچت کا تعلق صرف آمدنی سے نہیں، بلکہ ہماری سوچ، طرزِ زندگی، خود نظم و ضبط اور دور اندیشی سے ہوتا ہے۔

ہم اپنے ارد گرد ایسے بہت سے لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کی آمدنی زیادہ نہیں ہوتی، پھر بھی وہ آہستہ آہستہ اچھی خاصی پونجی جمع کر لیتے ہیں۔ دوسری طرف کچھ لوگ لاکھوں روپے کمانے کے باوجود مہینے کے آخر تک مالی تنگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ نتیجتاً بیماری، حادثے یا کسی ہنگامی ضرورت کے وقت انہیں قرض لینا پڑ جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بچت زیادہ آمدنی کا نہیں، بلکہ اچھی عادت کا نتیجہ ہے۔

بچت پورے خاندان کی ذمہ داری ہے

بچت صرف ایک فرد کی کوشش نہیں، بلکہ پورے خاندان کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

اگر گھر کا ایک فرد بچت کرنا چاہے، لیکن باقی افراد غیر ضروری اخراجات کرتے رہیں، تو مالی توازن برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

انسان فطرتاً جذباتی ہوتا ہے۔ کئی مرتبہ رشتوں، سماجی دباؤ یا دکھاوے کی وجہ سے وہ اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کر بیٹھتا ہے۔ ایسے وقت میں خاندان کے دوسرے افراد کا تعاون نہایت اہم ہوتا ہے۔

مالی فیصلے صرف جذبات کی بنیاد پر نہیں، بلکہ عقل، دانش اور طویل مدتی سوچ کے ساتھ کرنے چاہییں۔

آمدنی کا درست انتظام ہی بچت کی پہلی سیڑھی ہے

آپ ملازمت کرتے ہوں، کاروبار کرتے ہوں یا کسی اور ذریعے سے آمدنی حاصل کرتے ہوں، سب سے پہلے اپنی آمدنی اور اخراجات کا واضح حساب رکھیں۔

آمدنی حاصل ہوتے ہی اس کا ایک مقررہ حصہ بچت یا سرمایہ کاری کے لیے الگ کر دیجیے۔

یہی سب سے اہم اصول ہے:

"پہلے بچت کیجیے، پھر خرچ کیجیے۔"

زیادہ تر لوگ اس کے برعکس کرتے ہیں۔ وہ پہلے خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ بچ جائے، اسے بچت سمجھ لیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچت کبھی ہو ہی نہیں پاتی۔

ایک پرانی کہاوت ہے:

"قطرہ قطرہ مل کر دریا بنتا ہے۔"

اسی طرح باقاعدگی سے بچائی گئی تھوڑی سی رقم بھی وقت کے ساتھ ایک بڑی پونجی بن سکتی ہے۔

اخراجات پر قابو ہی حقیقی بچت ہے

بچت بڑھانے کا سب سے آسان طریقہ صرف آمدنی بڑھانا نہیں، بلکہ غیر ضروری اخراجات کم کرنا ہے۔

روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے اخراجات کئی مرتبہ اتنے معمولی محسوس ہوتے ہیں کہ ہم ان پر توجہ ہی نہیں دیتے، لیکن یہی اخراجات آہستہ آہستہ ہماری بچت ختم کر دیتے ہیں۔

بغیر منصوبہ بندی کے خریداری

دکھاوے پر خرچ

بار بار باہر کھانا کھانا

غیر ضروری آن لائن خریداری

چھوٹی چھوٹی لاپرواہیاں

یہ سب مل کر مالی حالت کو کمزور کر سکتی ہیں۔

ہر خرچ سے پہلے خود سے صرف ایک سوال پوچھیے:

"کیا یہ میری ضرورت ہے یا صرف میری خواہش؟"

اگر جواب "خواہش" ہو تو کچھ دیر رک جایئے۔ کئی مرتبہ تھوڑا سا انتظار ہی غیر ضروری خرچ کو روک دیتا ہے۔

بچت کا مقصد طے کیجیے

بغیر مقصد کے بچت زیادہ عرصہ جاری نہیں رہتی۔

جب مقصد واضح ہو تو نظم و ضبط برقرار رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

آپ اپنی بچت کو مختلف مقاصد سے جوڑ سکتے ہیں:

ہنگامی فنڈ

بچوں کی تعلیم

اپنا گھر

کاروبار شروع کرنا

ریٹائرمنٹ

حج، عمرہ یا دیگر دینی سفر

خاندان کی مالی حفاظت

واضح مقصد بچت کو بوجھ نہیں، بلکہ ایک محرک بنا دیتا ہے۔

اضافی آمدنی کا صحیح استعمال

اگر آپ کو بونس، انعامی رقم، ٹیکس ریفنڈ، تحفہ یا کسی اور ذریعے سے اضافی رقم ملے، تو اسے مکمل طور پر خرچ نہ کیجیے۔

اس کا ایک بڑا حصہ بچت یا سرمایہ کاری کے لیے الگ رکھ دیجیے۔

ایسی چھوٹی چھوٹی عادتیں وقت کے ساتھ بہت بڑا مالی فرق پیدا کرتی ہیں۔

بچت اور کنجوسی میں فرق

بہت سے لوگ بچت اور کنجوسی کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں، حالانکہ دونوں میں واضح فرق ہے۔

کنجوسی یہ ہے کہ انسان ضروری اخراجات بھی نہ کرے۔

اس کے برعکس بچت کا مطلب ہے:

غیر ضروری اخراجات سے بچنا اور ضروری کاموں پر سمجھداری سے خرچ کرنا۔

صحت، تعلیم، خاندان، مہارت میں اضافہ اور ضروری سہولیات پر کیا گیا مناسب خرچ مستقبل کی سرمایہ کاری ہوتا ہے، فضول خرچی نہیں۔

بچت کو سرمایہ کاری میں تبدیل کیجیے

صرف رقم جمع کرتے رہنا کافی نہیں۔

جب آپ کی بچت بڑھنے لگے تو اپنی ضروریات، خطرہ برداشت کرنے کی صلاحیت اور طویل مدتی مقاصد کے مطابق مناسب سرمایہ کاری کے ذرائع پر بھی غور کیجیے۔

درست سرمایہ کاری وقت کے ساتھ آپ کی دولت میں اضافہ کر سکتی ہے اور آپ کے مالی مستقبل کو مزید مضبوط بنا سکتی ہے۔

کمیٹی (چٹ فنڈ) کے بارے میں

بعض لوگ بچت کے مقصد سے کمیٹی یا چٹ فنڈ جیسی اسکیموں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

ایسی اسکیمیں بعض افراد کے لیے مفید ثابت ہوتی ہیں، جبکہ بعض معاملات میں دھوکہ دہی کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں۔

اس لیے اگر آپ کسی ایسی اسکیم میں شامل ہونے کا ارادہ کریں، تو اس کی ساکھ، قواعد، خطرات اور قانونی حیثیت کو اچھی طرح جاننے کے بعد ہی فیصلہ کریں۔

چھوٹی شروعات، بڑا نتیجہ

اگر آپ ابتدا میں روزانہ صرف ₹20، ₹50 یا ₹100 بھی بچا سکتے ہیں، تو بھی یہ ایک بہترین آغاز ہے۔

اہم بات بچائی گئی رقم نہیں، بلکہ اس میں باقاعدگی ہے۔

چھوٹی چھوٹی بچتیں ہی آگے چل کر مضبوط مالی بنیاد بناتی ہیں۔

یاد رکھیے:

"بچت آپ کو ایک رات میں امیر نہیں بناتی، لیکن مشکل وقت میں کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے ضرور بچاتی ہے۔"

نتیجہ

بچت کوئی معجزہ نہیں، بلکہ ایک طرزِ زندگی ہے۔

یہ آہستہ آہستہ پروان چڑھتی ہے، لیکن ایک بار عادت بن جائے تو انسان کا پورا مالی مستقبل بدل سکتی ہے۔

آج ہی اپنی زندگی کا یہ آسان اصول بنا لیجیے:

"پہلے بچت، پھر خرچ۔"

یہی اصول آپ کو غیر ضروری قرض سے بچائے گا، مشکل وقت میں سہارا دے گا اور آہستہ آہستہ مالی خود مختاری کی طرف لے جائے گا۔

"مالی خوشحالی کی شروعات بڑی آمدنی سے نہیں، بلکہ باقاعدہ بچت کی چھوٹی سی عادت سے ہوتی ہے۔ جو شخص بچت کرنا سیکھ لیتا ہے، وہ مستقبل کی بہت سی مشکلات پر پہلے ہی قابو پا لیتا ہے۔"

باب: ۲۱

اپنے خاندان اور اپنے بچوں کو مالی تعلیم دیجیے

"اگر آپ اپنے بچوں کے لیے صرف دولت چھوڑ کر جائیں گے تو وہ ایک دن ختم ہو سکتی ہے، لیکن اگر آپ انہیں دولت کا صحیح استعمال سکھا دیں گے تو وہ اپنا مستقبل خود بنا سکتے ہیں۔"

آج جب میں اپنی زندگی پر نظر ڈالتا ہوں تو بار بار یہ احساس ہوتا ہے کہ میرے والدین نے مجھے زندگی کی سب سے قیمتی دولت عطا کی۔

انہوں نے مجھے تعلیم دلوائی، اچھے اخلاق و آداب سکھائے، دیانت داری، حسنِ اخلاق اور اچھے کردار کی اہمیت سمجھائی۔ انہوں نے بڑوں کا احترام کرنا، لوگوں سے اچھے تعلقات قائم رکھنا اور ایک اچھا انسان بننا سکھایا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہماری پوری زندگی پر ہمارے والدین کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ ان کی محبت، قربانی اور رہنمائی کا حق ہم پوری زندگی بھی ادا نہیں کر سکتے۔

لیکن زندگی کا ایک ایسا پہلو بھی ہے جہاں بہت سے خاندان انجانے میں اپنے بچوں کو مکمل تعلیم نہیں دے پاتے، اور وہ ہے **مالی تعلیم**۔

مالی تعلیم کیوں ضروری ہے؟

ہم اپنے بچوں کو ریاضی، سائنس، زبان اور بہت سے دوسرے مضامین تو پڑھاتے ہیں، لیکن اکثر انہیں یہ نہیں سکھاتے کہ:

پیسہ کیسے کمایا جاتا ہے؟

پیسہ کیسے بچایا جاتا ہے؟

پیسہ کہاں اور کیسے خرچ کرنا چاہیے؟

بجٹ کیسے بنایا جاتا ہے؟

بچت اور سرمایہ کاری میں کیا فرق ہے؟

قرض کب لینا چاہیے اور کب اس سے بچنا چاہیے؟

جب بچے بڑے ہو کر ملازمت یا کاروبار شروع کرتے ہیں تو وہ آمدنی تو حاصل کر لیتے ہیں، لیکن اس کا درست انتظام کرنا نہیں سیکھ پاتے۔ نتیجتاً اچھی آمدنی ہونے کے باوجود بہت سے لوگ مالی مشکلات میں پھنس جاتے ہیں۔

والدین کی کوئی غلطی نہیں

یہ بات بھی سمجھنا ضروری ہے کہ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ والدین کی کوئی کمی تھی۔

بہت سے خاندانوں میں خود والدین کو بھی مالی تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا ہوتا۔ انہوں نے زندگی اپنے تجربات سے سیکھی ہوتی ہے اور وہی آگے اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں۔

اس لیے اگر ہمیں محسوس ہو کہ ہمارے خاندان میں مالی انتظام کا علم کافی نہیں تھا تو کسی کو قصوروار ٹھہرانے کے بجائے ہمیں خود سیکھنا چاہیے اور آنے والی نسل کو یہ علم ضرور منتقل کرنا چاہیے۔

اچھی بات جہاں سے ملے، سیکھ لیجیے

ہمارے معاشرے میں بہت سے ایسے خاندان اور کاروباری لوگ موجود ہیں جو بچپن ہی سے اپنے بچوں کو دولت کے بارے میں ذمہ دار بنانا شروع کر دیتے ہیں۔

وہ بچوں کو سکھاتے ہیں:

آمدنی اور اخراجات کا حساب رکھنا۔

لین دین میں دیانت داری برقرار رکھنا۔

غیر ضروری اخراجات سے بچنا۔

بچت کرنا۔

سرمائے کی حفاظت کرنا۔

صبر اور سوچ سمجھ کر مالی فیصلے کرنا۔

اسی نظم و ضبط کی وجہ سے بہت سے لوگ کسی باقاعدہ انتظامی ڈگری کے بغیر بھی کامیاب کاروباری بن جاتے ہیں۔

ہمیں ایسی اچھی عادتوں سے سبق لینے میں کبھی ہچکچانا نہیں چاہیے۔

علم کسی ایک شخص، خاندان، ذات یا برادری کی جاگیر نہیں ہوتا۔ جہاں بھی اچھی سوچ، اچھا تجربہ یا اچھی عادت ملے، اسے عاجزی کے ساتھ قبول کر لینا چاہیے۔

بچوں کو چھوٹی عمر سے کیا سکھائیں؟

مالی تعلیم کسی بڑے لیکچر سے نہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی عادتوں سے شروع ہوتی ہے۔

اپنے بچوں کو سکھایئے:

جیب خرچ کا صحیح استعمال کرنا۔

آمدنی اور اخراجات کا سادہ حساب لکھنا۔

ضرورت اور خواہش میں فرق سمجھنا۔

ہر مہینے تھوڑی سی بچت کرنا۔

کوئی چیز خریدنے سے پہلے اچھی طرح سوچنا۔

قرض لینے سے پہلے اس کے نتائج کو سمجھنا۔

محنت سے کمائے ہوئے پیسے کی قدر کرنا۔

اگر یہ عادتیں بچپن ہی سے پیدا ہو جائیں تو یہی بچے بڑے ہو کر مالی طور پر زیادہ ذمہ دار اور خود مختار بنتے ہیں۔

سب سے بڑی وراثت

والدین اپنے بچوں کے لیے گھر، زمین، دولت یا دوسری جائیداد چھوڑ سکتے ہیں۔

لیکن ان سب سے بڑی وراثت اچھی تعلیم، اچھے اخلاق اور مالی شعور ہے۔

دولت ختم ہو سکتی ہے، لیکن صحیح سوچ اور اچھی عادتیں پوری زندگی ساتھ رہتی ہیں۔

نتیجہ

ہر والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو صرف تعلیم ہی نہ دیں بلکہ انہیں دولت کی قدر کرنا بھی سکھائیں۔

انہیں بتایئے کہ پیسہ محنت سے کمایا جاتا ہے، سمجھداری سے بچایا جاتا ہے اور دانشمندی کے ساتھ خرچ کیا جاتا ہے۔

یاد رکھیے:

اگر آنے والی نسل مالی طور پر باخبر ہو گی تو وہ نہ صرف خود قرض کے جال سے بچے گی بلکہ آئندہ نسلوں کے لیے بھی مالی تحفظ اور خوشحالی کی مضبوط بنیاد رکھے گی۔

"بچوں کو صرف کمانا نہ سکھائیے، بلکہ انہیں دولت کی قدر کرنا، اس کا صحیح استعمال کرنا اور مستقبل کے لیے بچانا بھی سکھائیے۔ یہی تعلیم انہیں زندگی بھر مالی طور پر محفوظ اور خود مختار بنائے گی۔"

باب: ۲۲

سب سے بڑی سرمایہ کاری — خود پر سرمایہ کاری

"دنیا کی سب سے فائدہ مند سرمایہ کاری وہ ہے جو آپ اپنے علم، مہارت اور شخصیت پر کرتے ہیں۔"

اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں مجھے بہت سے باصلاحیت، محنتی اور حوصلہ افزا لوگوں کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ ان میں سے ایک شخصیت آج بھی میری یادوں میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ ان کی شناخت مخفی رکھنے کے لیے میں انہیں **"اےج صاحب "** کہوں گا۔

میں جس کمپنی میں باقاعدگی سے کمپیوٹر اور نیٹ ورکنگ کا کام کرنے جاتا تھا، وہاں وہ سینئر اکاؤنٹنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ کمپنی کے مالی مشیر (Financial Advisor) کی اہم ذمہ داری بھی نبھا رہے تھے۔ کمپنی کے مالی نظام کو مضبوط بنانے میں ان کا نمایاں کردار تھا اور کمپنی کے مالکان ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔

ابتدا میں مجھے یہ گمان ہوتا تھا کہ شاید وہ کمپنی کے شراکت دار ہیں۔ اس کی وجہ ان کا عہدہ نہیں بلکہ ان پر مالکان کا غیر معمولی اعتماد اور عزت تھی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ صرف ایک ملازم تھے، لیکن اپنی قابلیت، دیانت داری اور بہترین کارکردگی کی بدولت انہوں نے وہ مقام حاصل کیا تھا جس تک پہنچنا ہر ملازم کا خواب ہوتا ہے۔

ان کی سب سے نمایاں عادت

ان کی ایک عادت نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا۔

جب بھی مجھے کچھ دیر بیٹھنا پڑتا، میں انہیں اپنے شعبے سے متعلق کتابیں پڑھتے دیکھتا۔ کبھی اکاؤنٹنگ، کبھی مالیات، کبھی انتظامیہ، اور کبھی کسی نئے کورس کی کتاب۔

اس وقت ان کے پاس کوئی بہت بڑی ڈگری نہیں تھی، لیکن وہ اپنی تعلیم مسلسل جاری رکھے ہوئے تھے۔ وہ نئے نئے کورسز میں داخلہ لیتے، امتحانات دیتے اور اپنے علم میں مسلسل اضافہ کرتے رہتے تھے۔

میں نے انہیں کبھی یہ کہتے نہیں سنا:

"اب نوکری مل گئی ہے، اب پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟"

اس کے برعکس وہ اپنے ساتھیوں سے نئی تعلیم، نئی مہارتوں اور مستقبل کے مواقع پر گفتگو کرتے تھے۔ انہیں دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ وہ صرف آج کے لیے نہیں بلکہ آنے والے برسوں کے لیے خود کو تیار کر رہے ہیں۔

قابلیت بدلی تو زندگی بدل گئی

چند سال بعد کمپنی میں تنخواہ اور کیریئر سے متعلق حالات بدلے، اور انہوں نے ملازمت تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا۔

لیکن انہوں نے صرف کمپنی نہیں بدلی۔

انہوں نے اپنی قابلیت کے بل پر اپنی پوری زندگی بدل دی۔

نئی کمپنی میں انہیں پہلے سے کہیں بہتر عہدہ ملا۔ ان کی تنخواہ کئی گنا بڑھ گئی۔ کمپنی کی طرف سے گاڑی اور دیگر سہولتیں بھی فراہم کی گئیں۔ آہستہ آہستہ ان کا معیارِ زندگی بھی بہتر ہوتا گیا۔

بعد میں وہ گڑگاؤں کی ایک معروف کمپنی میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہو گئے۔

آج ان کے پاس ایک باوقار کیریئر، مالی استحکام، اپنا گھر اور ایک کامیاب زندگی ہے۔

لیکن ان کی سب سے بڑی خوبی یہ نہیں تھی۔

سب سے بڑی بات یہ تھی کہ کامیابی حاصل کرنے کے بعد بھی انہوں نے سیکھنا کبھی نہیں چھوڑا۔

سب سے بڑی سرمایہ کاری

جب بھی میں ان کے بارے میں سوچتا ہوں، میرے ذہن میں صرف ایک ہی بات آتی ہے۔

انہوں نے سب سے بڑی سرمایہ کاری اپنے اوپر کی تھی۔

انہوں نے پہلے اپنی قابلیت میں اضافہ کیا، پھر ان کی آمدنی خود بخود بڑھتی چلی گئی۔

آج بہت سے لوگ اپنی آمدنی بڑھانے کے لیے قرض لینے کو تیار ہوتے ہیں، لیکن اپنی صلاحیت بڑھانے کے لیے وقت، محنت اور صبر صرف کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

علم، مہارت اور تجربہ ایسی دولت ہیں جنہیں نہ کوئی چرا سکتا ہے، نہ کوئی چھین سکتا ہے، اور نہ ہی وقت کے ساتھ ان کی قدر کم ہوتی ہے، بلکہ بڑھتی ہی جاتی ہے۔

نئی تعلیم، نئی مہارت اور نیا تجربہ انسان کی زندگی میں اسی طرح روشنی لاتے ہیں جیسے اندھیرے کمرے میں جلایا گیا ایک چراغ۔

اپنے آپ کو بہتر بنائیے

اگر آپ مالی طور پر مضبوط بننا چاہتے ہیں تو صرف زیادہ آمدنی کے مواقع تلاش نہ کیجیے۔

خود کو اس قدر قابل بنائیے کہ مواقع خود آپ کو تلاش کرنے لگیں۔

نئی زبان سیکھیے۔

نئی ٹیکنالوجی سیکھیے۔

نئی مہارت حاصل کیجیے۔

کتابیں پڑھیے۔

تربیت حاصل کیجیے۔

تجربہ کار لوگوں سے سیکھیے۔

ہر سال اپنی شخصیت اور پیشہ ورانہ صلاحیت کو پہلے سے بہتر بنانے کا عزم کیجیے۔

یہی وہ سرمایہ کاری ہے جو آپ کو پوری زندگی فائدہ پہنچاتی رہے گی۔

نتیجہ

دولت ختم ہو سکتی ہے۔

ملازمت بدل سکتی ہے۔

کاروبار میں اتار چڑھاؤ آ سکتے ہیں۔

لیکن اگر آپ کا علم، مہارت اور کردار مضبوط ہے تو آپ دوبارہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس لیے اپنی زندگی کی سب سے اہم سرمایہ کاری کسی چیز میں نہیں بلکہ اپنے آپ میں کیجیے۔

"دولت آپ کے لیے مواقع خرید سکتی ہے، لیکن علم آپ کو ان مواقع کا اہل بناتا ہے۔ اس لیے خود پر کی گئی سرمایہ کاری ہی وہ دولت ہے جس کا فائدہ انسان کو پوری زندگی ملتا رہتا ہے۔"

باب: ۲۳

مالی آزادی کی طرف پہلا قدم

منی مینجمنٹ: صرف اخراجات کم نہ کیجیے، اپنی آمدنی بھی بڑھائیے

"مالی آزادی صرف اخراجات کم کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ اپنی آمدنی، صلاحیت اور سوچ کو مسلسل بہتر بنانے سے حاصل ہوتی ہے۔"

ہم نے بچپن سے ایک کہاوت سنی ہے:

"جتنی چادر ہو، اتنے ہی پاؤں پھیلانے چاہییں۔"

یہ نصیحت غلط نہیں، لیکن مکمل بھی نہیں۔

زندگی میں صرف اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلانا ہی کافی نہیں، بلکہ ہمیں اپنی چادر کو بھی بڑا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہماری آمدنی محدود ہے تو صرف اخراجات کم کرتے رہنے سے زندگی میں کوئی بڑا فرق نہیں آتا۔ حقیقی تبدیلی اُس وقت آتی ہے جب ہم اپنی آمدنی کی صلاحیت بڑھاتے ہیں اور دولت کا درست انتظام کرنا سیکھتے ہیں۔

قرض سے نکلنے کا سب سے پائیدار طریقہ صرف بچت کرنا نہیں، بلکہ خود کو اس قابل بنانا ہے کہ مستقبل میں بار بار قرض لینے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

اپنی آمدنی کی صلاحیت بڑھائیے

آج کے دور میں صرف ایک ملازمت یا ایک ہی مہارت پر انحصار کرنا کافی نہیں سمجھا جاتا۔

دنیا تیزی سے بدل رہی ہے۔ نئی ٹیکنالوجی، نئے کاروبار اور نئے مواقع مسلسل سامنے آ رہے ہیں۔ جو شخص وقت کے ساتھ خود کو تبدیل نہیں کرتا، وہ آہستہ آہستہ پیچھے رہ جاتا ہے۔

اس لیے اپنے علم اور مہارت میں مسلسل اضافہ کرتے رہیے۔

نئی ٹیکنالوجی سیکھیے۔

نئی زبان سیکھیے۔

کمپیوٹر، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، مصنوعی ذہانت (AI) ، اکاؤنٹنگ، ابلاغی مہارت یا اپنے شعبے سے متعلق کوئی بھی نئی مہارت حاصل کیجیے۔

ہر نئی مہارت آپ کی آمدنی بڑھانے کے امکانات کو مزید مضبوط بناتی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہر چیز کا تھوڑا تھوڑا علم رکھنے کے بجائے اپنے شعبے میں ماہر بننے کی کوشش کیجیے۔ ماہر شخص پر لوگ زیادہ اعتماد کرتے ہیں، اسے بہتر مواقع ملتے ہیں اور عموماً اس کی آمدنی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

آمدنی کے نئے ذرائع پیدا کیجیے

آج صرف ایک آمدنی پر انحصار کرنا خطرناک ہو سکتا ہے۔

اگر آپ ملازمت کرتے ہیں تو اپنی دلچسپی اور صلاحیت کے مطابق اضافی آمدنی کا کوئی جائز ذریعہ پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔

اگر آپ کاروبار کرتے ہیں تو یہ سوچیے کہ اپنے موجودہ کاروبار سے متعلق کون سی نئی خدمات یا مصنوعات شامل کی جا سکتی ہیں۔

ایک سے زیادہ آمدنی کے ذرائع مالی بحران کے وقت سب سے بڑا سہارا بنتے ہیں۔

یاد رکھیے:

آمدنی بڑھانے کا مطلب صرف زیادہ کام کرنا نہیں، بلکہ زیادہ **قدر (Value)** پیدا کرنا ہے۔

صرف محنت نہیں، صحیح سمت میں محنت

محنت کا کوئی متبادل نہیں۔

لیکن صرف محنت ہی کافی نہیں ہوتی۔

جب محنت صحیح سمت، واضح منصوبہ بندی اور دانشمندانہ فیصلوں کے ساتھ ہو تو یہی محنت غیر معمولی نتائج پیدا کرتی ہے۔

وقتاً فوقتاً اپنے کام کا جائزہ لیتے رہیے۔

اگر کاروبار توقع کے مطابق نہیں چل رہا تو صرف حالات کو قصوروار نہ ٹھہرائیے۔

خود سے سوال کیجیے:

گاہک حقیقت میں کیا چاہتا ہے؟

میں کون سی نئی خدمت فراہم کر سکتا ہوں؟

میں اپنے کام کو پہلے سے بہتر کیسے بنا سکتا ہوں؟

اسی طرح اگر آپ ملازمت کرتے ہیں تو خود کو اس قدر مفید بنائیے کہ آپ کی غیر موجودگی ادارے میں محسوس کی جائے۔

دولت کا صحیح انتظام سیکھیے

اچھی آمدنی ہونے کے باوجود بہت سے لوگ مالی مشکلات کا شکار رہتے ہیں کیونکہ انہیں دولت کا صحیح انتظام نہیں آتا۔

اپنی ہر آمدنی اور ہر خرچ کا حساب رکھیے۔

ہر مہینے بجٹ بنائیے۔

غیر ضروری اخراجات کی نشاندہی کیجیے۔

اپنی آمدنی کا ایک مقررہ حصہ بچت اور سرمایہ کاری کے لیے الگ رکھیے۔

یاد رکھیے:

آمدنی بڑھانا اہم ہے، لیکن آمدنی کو سنبھالنا اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔

جب اضافی رقم حاصل ہو تو اسے صرف دکھاوے یا عیش و آرام پر خرچ کرنے کے بجائے ایسی **اثاثہ جات (Assets)** میں لگانے کی کوشش کیجیے جو مستقبل میں آپ کی آمدنی بڑھانے یا مالی تحفظ فراہم کرنے میں مددگار ہوں۔

ہر روز خود کو بہتر بنائیے

زندگی کی سب سے بڑی تبدیلی باہر سے نہیں بلکہ اندر سے شروع ہوتی ہے۔

اپنی شخصیت کو نکھاریے۔

دیانت داری، وقت کی پابندی، خوش اخلاقی، ذمہ داری اور خود اعتمادی ایسی خوبیاں ہیں جن کی قدر کسی بھی ڈگری سے کم نہیں۔

اچھے تعلقات (Network) بھی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

لوگوں کی مدد کیجیے۔

اعتماد حاصل کیجیے۔

عزت اور احترام کے ساتھ پیش آیئے۔

بہت سے مواقع صرف قابلیت کی وجہ سے نہیں بلکہ آپ کے اچھے کردار اور قابلِ اعتماد ہونے کی وجہ سے بھی ملتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ اپنی صحت کا بھی خیال رکھیے۔

صحت مند جسم ہی انسان کو طویل عرصے تک مسلسل کام کرنے اور درست فیصلے کرنے کی طاقت دیتا ہے۔

اور سب سے اہم بات —

ہر روز کچھ نیا سیکھنے کی عادت ڈالیے۔

اگر آپ روزانہ صرف ایک نئی بات بھی سیکھتے ہیں تو چند برسوں بعد آپ کا علم اور شخصیت دونوں مکمل طور پر بدل سکتے ہیں۔

اپنی سوچ کو وسیع بنایئے

انسان کی سب سے بڑی حد اکثر اس کے حالات نہیں بلکہ اس کی سوچ ہوتی ہے۔

بڑے خواب دیکھیے، لیکن صرف خواب ہی نہ دیکھیے۔

ان کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ محنت بھی کیجیے۔

وقتاً فوقتاً اپنا ایمانداری سے جائزہ لیجیے۔

اپنی کمزوریوں کو پہچانیے۔

پھر انہیں دور کرنے کے لیے مسلسل کوشش کیجیے۔

یاد رکھیے:

اپنی کمزوریوں کو تسلیم کرنا کمزوری نہیں بلکہ بہتری کی شروعات ہے۔

مشکل وقت بھی آئے گا۔

ناکامیاں بھی ملیں گی۔

لیکن جو شخص صبر، حوصلہ اور مثبت سوچ برقرار رکھتا ہے، وہ آخرکار ضرور آگے بڑھتا ہے۔

نتیجہ

مالی آزادی کوئی اتفاق نہیں ہوتی۔

یہ اچھی عادتوں، مسلسل سیکھنے، منظم زندگی اور دانشمندانہ مالی فیصلوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔

اس لیے خود کو صرف اخراجات کم کرنے تک محدود نہ رکھیے۔

اپنی صلاحیت بڑھائیے۔

اپنی آمدنی بڑھائیے۔

اپنی شخصیت کو بہتر بنائیے۔

دولت کا صحیح انتظام سیکھیے۔

اور ہر روز خود کو کل سے بہتر بنانے کی کوشش کیجیے۔

"قرض سے نکلنے کا سب سے مؤثر طریقہ صرف کم خرچ کرنا نہیں، بلکہ خود کو اس قدر قابل بنانا ہے کہ آپ کی آمدنی، آپ کی سمجھ اور آپ کا اعتماد مسلسل بڑھتا رہے۔ مالی آزادی کا سفر یہیں سے شروع ہوتا ہے۔"

باب: ۲۴

جب پیاس لگے تو کنواں نہ کھودیے

"دوراندیش انسان مصیبت آنے کا انتظار نہیں کرتا بلکہ پہلے ہی اس کی تیاری کر لیتا ہے۔"

ایک پرانی کہاوت ہے:

"جب پیاس لگے تو کنواں نہیں کھودا جاتا۔"

یہ صرف ایک کہاوت نہیں بلکہ زندگی کا ایک اہم اصول ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی مشکل کے آنے کا انتظار کرنے کے بجائے اس کی تیاری پہلے سے کر لینی چاہیے۔

بدقسمتی سے مالی معاملات میں بہت سے لوگ یہی غلطی کرتے ہیں۔ وہ اس وقت تک نہ بچت کرتے ہیں، نہ نئی مہارت سیکھتے ہیں اور نہ ہی مستقبل کی منصوبہ بندی کرتے ہیں، جب تک کوئی مالی بحران ان کے سامنے کھڑا نہ ہو جائے۔ اکثر وہ خود کو یہ کہہ کر مطمئن کر لیتے ہیں:

"جو ہو گا، دیکھا جائے گا۔"

لیکن مالی زندگی میں یہ سوچ کئی مرتبہ بہت مہنگی ثابت ہوتی ہے۔

مشکل کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ اچھی بات ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ دانشمندی یہ ہے کہ مشکل آنے سے پہلے اس کی تیاری کر لی جائے۔

مالی تحفظ ایک دن کی کوشش سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ روزمرہ کی اچھی عادتوں، نظم و ضبط اور دوراندیشی کا نتیجہ ہوتا ہے۔

مسلسل کوشش ہی کامیابی کی بنیاد ہے

اگر آپ کوئی چیز فروخت کرتے ہیں یا کوئی خدمت فراہم کرتے ہیں تو صرف ایک مرتبہ تشہیر کر دینا کافی نہیں ہوتا۔

آپ کو مسلسل اپنے گاہکوں تک پہنچنا ہوتا ہے، اپنے کام کا معیار برقرار رکھنا ہوتا ہے اور لوگوں کے ذہنوں میں اپنی پہچان قائم رکھنی ہوتی ہے۔

کاروباری دنیا کا ایک مشہور اصول ہے:

"جو نظر آتا ہے، وہی بکتا ہے۔"

اگر لوگ طویل عرصے تک آپ کے کام یا خدمات کے بارے میں سنیں ہی نہیں تو آہستہ آہستہ وہ آپ کو بھول سکتے ہیں۔

اس لیے اپنے کام کے معیار کے ساتھ ساتھ اس کی مناسب تشہیر بھی ضروری ہے۔

کامیابی صرف حوصلے سے نہیں بلکہ نظم و ضبط سے ملتی ہے

کامیاب لوگوں کی سب سے بڑی خوبی یہ نہیں ہوتی کہ وہ ہمیشہ پُرجوش رہتے ہیں، بلکہ یہ ہوتی ہے کہ وہ نظم و ضبط کے ساتھ مسلسل کام کرتے رہتے ہیں۔

انہیں ہر روز کام شروع کرنے کے لیے کسی ترغیبی تقریر یا خاص جوش کی ضرورت نہیں پڑتی۔

وہ جانتے ہیں کہ ان کا مقصد کیا ہے، کس سمت میں آگے بڑھنا ہے اور اپنے وقت کا بہترین استعمال کیسے کرنا ہے۔

ان کی زندگی منصوبہ بندی کے ساتھ گزرتی ہے۔

وہ ہر دن کو اپنے مستقبل میں کی جانے والی ایک سرمایہ کاری سمجھتے ہیں۔

محدود وسائل میں بھی منصوبہ بندی ضروری ہے

کم اور درمیانی آمدنی والے خاندانوں کو اکثر محدود وسائل میں تعلیم، صحت، گھریلو اخراجات اور مستقبل کی ضروریات کے درمیان توازن قائم کرنا پڑتا ہے۔

ایسے حالات میں بغیر منصوبہ بندی کے زندگی گزارنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

اسی لیے مالی طور پر کامیاب لوگ صرف زیادہ کمانے پر توجہ نہیں دیتے بلکہ اپنے اخراجات، بچت، سرمایہ کاری اور مستقبل کی منصوبہ بندی پر بھی برابر توجہ دیتے ہیں۔

جو شخص وقت پر منصوبہ بندی کرتا ہے، وہ مشکل حالات کا زیادہ اعتماد کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے۔

اپنا مالی تحفظ خود بنائیے

زندگی کی ہر صورتحال ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی، لیکن اپنی تیاری ضرور ہمارے اختیار میں ہوتی ہے۔

اس لیے اپنی مالی حفاظت کی ذمہ داری کسی دوسرے پر چھوڑنے کے بجائے خود اٹھائیے۔

آج ہی سے بچت کی عادت اپنائیے۔

اپنی آمدنی بڑھانے کی کوشش کیجیے۔

نئی مہارتیں سیکھیے۔

اپنے کام کو مسلسل بہتر بنائیے۔

اور مستقبل کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کیجیے۔

یاد رکھیے:

مشکل وقت آنے سے پہلے کی گئی تیاری ہی مشکل وقت میں سب سے بڑا سہارا بنتی ہے۔

ترغیبی نکات

مصیبت آنے کا انتظار نہ کیجیے، اس کی تیاری پہلے سے کیجیے۔

مالی کامیابی کی سب سے مضبوط بنیاد صرف محنت نہیں بلکہ نظم و ضبط ہے۔

ہر روز کی جانے والی چھوٹی سی کوشش مستقبل میں بڑا نتیجہ دیتی ہے۔

جو شخص مسلسل سیکھتا رہتا ہے اور اپنے کام کو بہتر بناتا رہتا ہے، وہی طویل عرصے تک کامیاب رہتا ہے۔

اپنی آمدنی بڑھانے کے مواقع خود تلاش کیجیے اور ان کے لیے خود کو اہل بنائیے۔

وقت پر کیا گیا کام، مشکل وقت میں سب سے بڑا سہارا بنتا ہے۔

آج کی منصوبہ بندی، کل کی مالی آزادی کی بنیاد ہے۔

اپنے کام کے معیار کے ساتھ ساتھ اپنی اچھی پہچان بھی بنائیے۔

قسمت موقع دے سکتی ہے، لیکن نظم و ضبط ہی اس موقع کو کامیابی میں بدلتا ہے۔

اگر آپ اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی نہیں کریں گے تو حالات آپ کے مستقبل کا فیصلہ کر دیں گے۔

نتیجہ

زندگی کی ہر مشکل کو روکا نہیں جا سکتا، لیکن اس کے لیے پہلے سے تیاری ضرور کی جا سکتی ہے۔

بچت، منصوبہ بندی، مسلسل سیکھنا، نظم و ضبط اور خود کو بہتر بنانا—یہ پانچ عادتیں ہر شخص کو مالی طور پر زیادہ محفوظ بناتی ہیں۔

اس لیے آج ہی سے اپنے مستقبل کی تیاری شروع کیجیے۔

پیاس لگنے کے بعد کنواں کھودنے سے بہتر ہے کہ پہلے ہی پانی کا انتظام کر لیا جائے۔

"کامیابی اچانک نہیں ملتی۔ وہ اُن چھوٹے چھوٹے فیصلوں کا نتیجہ ہوتی ہے جو ہم ہر روز اپنے مستقبل کو سامنے رکھ کر کرتے ہیں۔ مالی آزادی بھی اُسی شخص کو ملتی ہے جو مشکل آنے سے پہلے تیاری کرنا سیکھ لیتا ہے۔"

باب: ۲۵

"نہیں" کہنا سیکھیے

"ہر مدد اچھی نہیں ہوتی۔ صحیح وقت پر کہا گیا ایک دانشمندانہ 'نہیں' کئی برسوں کی پریشانیوں سے بچا سکتا ہے۔"

میرا ایک قریبی دوست ہے۔ طبیعت کے لحاظ سے نہایت سادہ، فیاض اور مددگار۔

کسی کی مدد کرنا وہ اپنا سب سے بڑا فرض سمجھتا تھا۔ اگر کسی کو مالی مدد چاہیے ہوتی، کسی کو قرض درکار ہوتا یا کسی کام کے لیے ضامن (Guarantor) کی ضرورت ہوتی، تو وہ زیادہ سوچے بغیر مدد کے لیے تیار ہو جاتا۔

اس کا یقین تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے کسی کی مدد کرنے کی استطاعت دی ہے تو کسی ضرورت مند کو کبھی انکار نہیں کرنا چاہیے۔

اس کا جذبہ یقیناً بہت اچھا تھا۔

لیکن زندگی صرف نیک نیت سے نہیں چلتی، بلکہ دانائی اور دور اندیشی بھی اتنی ہی ضروری ہوتی ہے۔

ایک دستخط جس نے زندگی بدل دی

ایک دن اس کا ایک جاننے والا اس کے پاس آیا۔

اس نے بینک سے ایک کمرشل گاڑی خریدنے کے لیے قرض لیا تھا۔ بینک نے قرض منظور کرنے سے پہلے ایک ضامن کا مطالبہ کیا۔

وہ سیدھا میرے دوست کے پاس آیا۔

میرے دوست نے نہ دستاویزات کو غور سے پڑھا، نہ مستقبل کے نتائج پر غور کیا اور نہ ہی کسی قانونی مشورے کی ضرورت محسوس کی۔ صرف اعتماد کی بنیاد پر اس نے تمام کاغذات پر دستخط کر دیے۔

ابتدا میں سب کچھ معمول کے مطابق رہا۔

تقریباً ایک سال تک قرض کی قسطیں باقاعدگی سے ادا ہوتی رہیں۔

پھر اچانک اس شخص نے قسطیں ادا کرنا بند کر دیں۔

کچھ عرصے بعد معلوم ہوا کہ اس نے گاڑی بھی فروخت کر دی، اپنا گھر بھی بیچ دیا اور کسی کو اطلاع دیے بغیر کہیں اور منتقل ہو گیا۔

اب بینک کے سامنے وصولی کے لیے صرف ایک شخص باقی تھا—

ضامن۔

جس کی کوئی غلطی نہیں تھی، سزا اسے ملی

بینک نے میرے دوست سے رابطہ کرنا شروع کر دیا۔

نوٹس موصول ہوئے۔

قانونی کارروائی شروع ہوئی۔

معاملہ عدالت تک پہنچ گیا۔

اسے وکیل کرنا پڑا، عدالتوں کے چکر لگانے پڑے اور ایسی مشکلات برداشت کرنا پڑیں جن سے اسے اس قرض کا کوئی ذاتی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوا تھا۔

جس شخص کے لیے اس نے مدد کی تھی، وہ اپنی ذمہ داری چھوڑ کر چلا گیا۔

لیکن ضامن ہونے کی وجہ سے قانونی اور مالی ذمہ داریوں کا سامنا میرے دوست کو کرنا پڑا۔

اس واقعے نے مجھے زندگی کا ایک بہت بڑا سبق دیا۔

مدد کیجیے، لیکن دانشمندی کے ساتھ

دوسروں کی مدد کرنا یقیناً ایک عظیم خوبی ہے۔

لیکن بغیر سوچے سمجھے مدد کرنا بعض اوقات اپنے ہی خاندان کے ساتھ ناانصافی بن جاتا ہے۔

ہر شخص آپ کی مدد کا حق دار نہیں ہوتا۔

اور نہ ہی ہر شخص آپ کے اعتماد کے قابل ہوتا ہے۔

اس لیے کسی کے لیے مالی ذمہ داری قبول کرنے سے پہلے اس کے کردار، دیانت داری، مالی حالت اور ادائیگی کی صلاحیت کے بارے میں حتی الامکان معلومات ضرور حاصل کیجیے۔

ہر "ہاں" درست نہیں ہوتی

زندگی نے مجھے ایک اور اہم بات سکھائی ہے۔

ہر بات پر "ہاں" کہنا اچھی عادت نہیں۔

کئی مرتبہ صحیح وقت پر کہا گیا ایک چھوٹا سا "نہیں" آپ کو برسوں کی پریشانی سے بچا سکتا ہے۔

ذرا تصور کیجیے—

کوئی دوست، رشتہ دار یا جاننے والا آپ سے رقم مانگتا ہے۔

آپ کے پاس رقم تو موجود ہے، لیکن اگر آپ وہ رقم دے دیں تو آپ کے اپنے گھر کا بجٹ متاثر ہو گا، بچوں کی تعلیم پر اثر پڑے گا یا آپ کو خود قرض لینا پڑ جائے گا۔

ایسی صورت میں صرف لحاظ، رشتہ داری یا لوگوں کی باتوں کے خوف سے "ہاں" کہنا دانشمندی نہیں۔

ضامن بننے سے پہلے سو بار سوچیے

کسی کے لیے ضامن بننا صرف ایک دستخط کرنا نہیں ہوتا۔

بعض حالات میں اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر اصل قرض لینے والا اپنی ذمہ داری پوری نہ کرے تو اس کی بعض قانونی یا مالی ذمہ داریاں آپ پر بھی آ جائیں۔

اسی طرح کسی بھی دستاویز پر شریک درخواست گزار (Co-applicant) یا کسی اور ذمہ دار حیثیت سے دستخط کرنے سے پہلے اس کی تمام شرائط کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے۔

جذبات میں آ کر کبھی بھی ایسے کاغذات پر دستخط نہ کیجیے جنہیں آپ نے نہ پڑھا ہو اور نہ سمجھا ہو۔

سچے رشتوں کی پہچان

کچھ لوگ اپنے وعدوں کے پکے ہوتے ہیں۔

وہ وقت پر رقم واپس کرتے ہیں اور آپ کا اعتماد برقرار رکھتے ہیں۔

لیکن کچھ لوگ رقم لینے کے بعد اس طرح دور ہو جاتے ہیں جیسے آپ سے ان کا کبھی کوئی تعلق ہی نہ رہا ہو۔

ایسی صورت میں صرف پیسہ ہی نہیں جاتا بلکہ کئی مرتبہ رشتے بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔

یاد رکھیے:

چند لمحوں کی ناراضی، برسوں کی پریشانی سے کہیں بہتر ہوتی ہے۔

اگر آپ کی مالی حالت کسی کی مدد کرنے کی اجازت نہیں دیتی تو نرمی اور احترام کے ساتھ "نہیں" کہہ دیجیے۔

جو شخص واقعی آپ کا خیر خواہ ہو گا، وہ آپ کے حالات کو سمجھے گا۔

اور جو صرف اپنے مطلب کے لیے آپ کے پاس آیا ہے، اس کا دور ہو جانا بھی آپ کے لیے ایک سبق ہے۔

نتیجہ

ہمدردی، سخاوت اور تعاون انسانیت کی بہترین صفات ہیں۔

لیکن جب ان کے ساتھ دانائی، توازن اور ذمہ داری بھی شامل ہو جائے، تبھی وہ واقعی فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔

ضرور مدد کیجیے، لیکن صرف اتنی جتنی آپ کی استطاعت اجازت دے۔

جذبات میں بہہ کر کبھی بھی اپنی مالی سلامتی کو خطرے میں نہ ڈالیے۔

یاد رکھیے:

"ہر 'ہاں' آپ کو اچھا انسان ثابت نہیں کرتی، اور ہر 'نہیں' آپ کو برا انسان نہیں بناتی۔ کئی مرتبہ صحیح وقت پر کہا گیا ایک مؤدبانہ، واضح اور دانشمندانہ 'نہیں' ہی آپ کے خاندان، آپ کی مالی سلامتی اور آپ کے مستقبل کا سب سے بڑا محافظ ثابت ہوتا ہے۔"

باب:۲۶

مضبوط بنیے، مجبور نہیں

"دنیا آپ کی مجبوری کا نہیں، آپ کی قابلیت کا احترام کرتی ہے۔"

زندگی میں کچھ لوگ ایسے ملتے ہیں جو نہ کوئی کتاب لکھتے ہیں، نہ طویل تقریر کرتے ہیں، لیکن صرف چند الفاظ میں ایسی نصیحت دے جاتے ہیں جو پوری زندگی کا راستہ بدل دیتی ہے۔

میری زندگی میں بھی ایک ایسے ہی شخص تھے—جنہیں یہاں میں **مسٹر سنہا صاحب** کے نام سے یاد کروں گا۔

ایک کمپنی میں میرا باقاعدہ کام ہوتا تھا، اس لیے وہاں تقریباً روزانہ آنا جانا رہتا تھا۔ اُس وقت وہاں کے منیجر سنہا صاحب تھے۔

اگرچہ ان کا قد تقریباً پانچ فٹ ایک دو انچ تھا، لیکن ان کی شخصیت نہایت باوقار اور بااثر تھی۔ اوپر کی طرف مڑی ہوئی گھنی مونچھیں، تیز نگاہ، متوازن مگر پُراعتماد انداز اور نظم و ضبط پسند طبیعت انہیں کسی فوجی افسر جیسا رعب عطا کرتی تھی۔ ان کی عمر تقریباً پینسٹھ برس سے زیادہ رہی ہوگی، لیکن ان کی توانائی اور کام کرنے کا انداز ہر دیکھنے والے کو متاثر کر دیتا تھا۔

کمپنی کا پورا عملہ ان کا احترام کرتا تھا۔

میرا کام کمپیوٹر، نیٹ ورک اور سرور سے متعلق تھا۔ جب بھی کسی کمپیوٹر میں خرابی آتی، نیٹ ورک بند ہو جاتا یا سرور میں کوئی تکنیکی مسئلہ پیدا ہوتا، مجھے بلایا جاتا۔

ضروری سامان کا کوٹیشن میں سنہا صاحب کو دیتا، وہی اسے منظور کرتے اور کام مکمل ہونے کے بعد ادائیگی کا عمل بھی انہی کی نگرانی میں ہوتا۔ چھوٹی رقم کی ادائیگی فوراً ہو جاتی، جبکہ بڑی رقم کے لیے چند دن انتظار کرنا پڑتا۔

وقت کے ساتھ ہمارا تعلق صرف گاہک اور خدمت فراہم کرنے والے تک محدود نہیں رہا۔ کبھی کبھار میں اپنی ذاتی پریشانیاں بھی ان سے بیان کر دیا کرتا تھا۔ وہ توجہ سے سنتے اور اپنے تجربے کی بنیاد پر نہایت درست مشورہ دیتے۔

وہ دن جس نے میری سوچ بدل دی

ان دنوں میری زندگی مالی مشکلات میں گھری ہوئی تھی۔ مستقبل کی فکر اور ذہنی دباؤ میرے چہرے پر صاف نظر آتا تھا۔ سچ ہی کہا گیا ہے—

"چہرہ دل کا آئینہ ہوتا ہے۔"

ایک دن مجھے فوری طور پر رقم کی ضرورت تھی۔

کمپنی کی پالیسی کے مطابق ادائیگی صرف چیک کے ذریعے ہونی تھی، جبکہ مجھے اسی وقت نقد رقم درکار تھی۔

میں سنہا صاحب کے پاس گیا۔

شاید اُس دن میں نے انجانے میں خود کو پہلے سے بھی زیادہ بے بس ظاہر کر دیا تھا۔ میری دھیمی آواز، جھکا ہوا انداز اور پریشان چہرہ گویا ان سے خاص ہمدردی کی توقع کر رہا تھا۔

انہوں نے چند لمحے میری طرف دیکھا۔

پھر مسکراتے ہوئے، مگر نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا——

"اجاز صاحب، کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی میٹھی باتیں یا بار بار جھک کر بات کرنے سے میں متاثر ہو جاتا ہوں؟ ہر گز نہیں۔ میں آپ کی عزت اس لیے کرتا ہوں کہ آپ اپنے کام میں دیانت دار ہیں اور اچھا کام کرتے ہیں۔ انسان کی پہچان خوشامد سے نہیں، بلکہ اس کی قابلیت سے ہوتی ہے۔"

میں خاموشی سے ان کی باتیں سنتا رہا۔

انہوں نے مزید کہا——

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھیے۔ آپ کی شخصیت بھی آپ کے کاروبار کا حصہ ہوتی ہے۔ اگر آپ ہر وقت پریشان، بے بس اور دبے ہوئے نظر آئیں گے تو اس کا اثر آپ کے کام پر بھی پڑے گا۔ لوگ پہلے آپ کو دیکھتے ہیں، پھر آپ کے کام کو۔"

چند لمحے رک کر انہوں نے مزید کہا——

"مضبوطی صرف پیسے سے نہیں آتی۔ اصل مضبوطی آپ کے علم، خود اعتمادی، رویّے، باڈی لینگویج، گفتگو کے انداز، لباس اور سب سے بڑھ کر آپ کے کام میں مہارت سے آتی ہے۔"

پھر انہوں نے وہ بات کہی جسے میں آج تک نہیں بھولا——

"اپنے آپ کو اتنا قابل بنائیے کہ لوگوں کو آپ کی ضرورت محسوس ہو۔ایسا وقت آئے کہ آپ کو اپنے ہی پیسوں کے لیے کسی کے سامنے بار بار درخواست نہ کرنی پڑے۔اپنی صلاحیت اتنی بڑھائیے کہ آپ اپنے وقت کی قیمت خود طے کریں اور لوگ اسے خوش دلی سے قبول کریں۔"

اور آخر میں انہوں نے کہا—

"دنیا مضبوط لوگوں کے ساتھ کام کرنا پسند کرتی ہے۔جو شخص خود پر اعتماد رکھتا ہے، وہی دوسروں کا اعتماد بھی جیتتا ہے۔اس لیے اپنے آپ کو نکھاریے، سنواریے اور مضبوط بنیے— مجبور نہیں۔"

وہ سبق جو زندگی بھر ساتھ رہا

ان کی باتیں سن کر میں کچھ دیر خاموش رہا۔

ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے سامنے میری شخصیت کا آئینہ رکھ دیا ہو۔

اس دن میں صرف اپنی ادائیگی لے کر واپس نہیں آیا تھا۔

میں زندگی کا ایک انمول سبق لے کر واپس آیا تھا۔

آج جب میں ماضی کی طرف دیکھتا ہوں تو محسوس کرتا ہوں کہ اگر میں نے وقت رہتے اپنے والدین اور اساتذہ کی نصیحتوں کو زیادہ سنجیدگی سے لیا ہوتا، اپنے وقت کا بہتر استعمال کیا ہوتا، اپنی صلاحیتوں کو مسلسل بہتر بنایا ہوتا اور کمائی ہوئی رقم کا دانشمندی سے انتظام کیا ہوتا تو شاید زندگی کی بہت سی مشکلات سے بچ سکتا تھا۔

زندگی میں مواقع تقریباً سب کو ملتے ہیں، لیکن انہیں پہچاننا اور ان سے صحیح فائدہ اٹھانا ہمارے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

چھوٹی چھوٹی غفلتیں وقت کے ساتھ بڑی مشکلات میں بدل جاتی ہیں۔پھر ایک وقت ایسا بھی آ سکتا ہے جب انسان کو اپنے ہی حق کے لیے بار بار جھکنا پڑے۔

نتیجہ

آج بھی جب کبھی حالات مجھے کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو سنہا صاحب کے الفاظ میرے کانوں میں گونجنے لگتے ہیں—

"مجبور مت بنو، مضبوط بنو۔"

یہی اس کتاب **"قرض سے آزادی "** کا بھی بنیادی پیغام ہے۔

مالی آزادی صرف زیادہ پیسہ کمانے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جب انسان اپنے علم، مہارت، کردار، خود اعتمادی اور مالی نظم و ضبط کو مسلسل بہتر بناتا رہے۔

یاد رکھیے—

"لوگ آپ کی مجبوری کا نہیں، آپ کی قابلیت کا احترام کرتے ہیں۔ اس لیے اپنی شخصیت، اپنے علم اور اپنے کردار پر مسلسل محنت کیجیے۔ جب آپ اندر سے مضبوط ہو جاتے ہیں تو مالی مضبوطی بھی آہستہ آہستہ آپ کی زندگی کا مستقل حصہ بن جاتی ہے۔"

باب: ۲۷

مشکل وقت میں صبر ہی سب سے بڑی طاقت ہے

"مشکل وقت ہمیشہ نہیں رہتا، لیکن مشکل وقت میں صبر کرنے والے لوگ آگے بڑھتے رہتے ہیں۔"

اگر کسی وجہ سے آپ قرض میں ہیں، مالی دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں یا حالات آپ کے خلاف دکھائی دے رہے ہیں، تو سب سے پہلے ایک بات ہمیشہ یاد رکھیے—

کبھی بھی مایوسی میں ایسا فیصلہ نہ کیجیے جس پر پوری زندگی پچھتانا پڑے۔

وقت کبھی ایک جیسا نہیں رہتا۔ جس طرح خوشی ہمیشہ نہیں رہتی، اسی طرح غم بھی ہمیشہ قائم نہیں رہتا۔ حالات بدلتے ہیں، مواقع بدلتے ہیں اور زندگی بھی آہستہ آہستہ نئی سمت اختیار کر سکتی ہے۔

اس لیے صبر کیجیے، حوصلہ قائم رکھیے اور مسلسل کوشش کرتے رہیے۔ اپنے آپ پر یقین رکھیے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ مضبوط رکھیے۔

مشکلات زندگی کا فطری حصہ ہیں

زندگی صرف خوشیوں کا نام نہیں۔

پریشانیاں اور آزمائشیں بھی زندگی کے سفر کا حصہ ہیں۔

اس دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جس نے مشکل وقت کا سامنا نہ کیا ہو۔

بلکہ جو شخص جتنی زیادہ ذمہ داریاں اٹھاتا ہے، اس کے سامنے اتنے ہی زیادہ چیلنجز آتے ہیں۔

ایک انسان بیک وقت کئی کردار ادا کرتا ہے۔

وہ کسی کا بیٹا ہے، کسی کا باپ، کسی کا شوہر، کسی کا بھائی، کسی کا دوست اور کسی کا ساتھی۔

اسے بچوں کی تعلیم، گھر کے اخراجات، والدین کی صحت، خاندان کی ضروریات، ملازمت یا کاروبار کی ذمہ داریاں اور مستقبل کی فکروں کے درمیان توازن قائم رکھنا پڑتا ہے۔

ایسی صورتِ حال میں ذہنی تھکن محسوس ہونا ایک فطری بات ہے۔

لیکن یہی وہ وقت ہوتا ہے جب صبر سب سے بڑی طاقت بن جاتا ہے۔

غلط راستہ کبھی حل نہیں ہوتا

مالی مشکلات میں بعض لوگ غلط فیصلے کر بیٹھتے ہیں۔

کوئی بے ایمانی کا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

کوئی رشوت یا دھوکہ دہی کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

اور کچھ لوگ مایوسی میں اپنی زندگی ختم کرنے جیسے خوفناک خیال تک پہنچ جاتے ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی مسئلے کا حل اپنی زندگی ختم کرنا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

قرض خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، وہ آپ کی زندگی سے بڑا نہیں ہو سکتا۔

زندگی ہو گی تو محنت ہو گی۔

محنت ہو گی تو آمدنی ہو گی۔

اور آمدنی ہو گی تو قرض بھی ادا کیا جا سکے گا۔

تبدیلی فطرت کا قانون ہے

قدرت ہمیں ہر روز ایک اہم سبق دیتی ہے۔

رات کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو، اس کے بعد صبح ضرور آتی ہے۔

گرمی کے بعد بارش آتی ہے۔

خزاں کے بعد پھر بہار لوٹ آتی ہے۔

اسی طرح زندگی کے مشکل حالات بھی ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔

آج جو بات ناممکن محسوس ہوتی ہے، وہی چند برس بعد صرف ایک پرانی یاد بن سکتی ہے۔

اس لیے مشکل وقت کو اپنی پوری زندگی مت سمجھیے۔

اسے زندگی کا ایک مشکل باب سمجھیے، جو ایک دن ضرور ختم ہو جائے گا۔

قرض ادا کرنے کا پختہ ارادہ کیجیے

اگر آپ نے کسی سے قرض لیا ہے تو سب سے پہلے اپنے دل میں یہ مضبوط ارادہ کیجیے کہ مجھے یہ قرض دیانت داری کے ساتھ واپس کرنا ہے۔

اس کے بعد ایک حقیقت پسندانہ منصوبہ بنائیے۔

اپنی آمدنی اور اخراجات کا جائزہ لیجیے۔

جہاں ممکن ہو، اخراجات کم کیجیے۔

آمدنی بڑھانے کے مواقع تلاش کیجیے۔

اگر ضرورت ہو تو قرض خواہ سے صاف گوئی اور احترام کے ساتھ بات کیجیے اور ادائیگی کا ایک قابلِ عمل منصوبہ بنائیے۔

دیانت دارانہ گفتگو بہت سی غلط فہمیوں کو کم کر دیتی ہے اور حل کا راستہ کھول دیتی ہے۔

جب نیت صاف ہو، مقصد واضح ہو اور کوشش مسلسل ہو، تو آہستہ آہستہ حالات بھی بدلنے لگتے ہیں۔

صبر، دیانت داری اور امید کبھی مت چھوڑیے

زندگی میں ایسے لمحات بھی آئیں گے جب محسوس ہو گا کہ اب آگے بڑھنا ممکن نہیں۔

لیکن ایسے ہی وقت میں صبر آپ کا سب سے بڑا سہارا بنتا ہے۔

دیانت داری آپ کی عزتِ نفس کی حفاظت کرتی ہے۔

محنت آپ کو آگے بڑھاتی ہے۔

اور امید آپ کو ٹوٹنے نہیں دیتی۔

ان چاروں کا کوئی متبادل نہیں۔

جو شخص مشکل وقت میں بھی انہیں نہیں چھوڑتا، وہ دیر یا سویر عزت اور کامیابی دونوں حاصل کر لیتا ہے۔

نتیجہ

یاد رکھیے —

قرض انسان کو مالی طور پر باندھ سکتا ہے، لیکن جب وہ اپنا صبر، دیانت داری اور امید کھو دیتا ہے، تبھی وہ حقیقت میں قید ہو جاتا ہے۔

اس لیے مشکل وقت سے بھاگیے نہیں۔

اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیجیے۔

اپنے قرض خواہ سے سچائی کے ساتھ بات کیجیے۔

وقت مانگیے۔

منصوبہ بنائیے۔

ہر ممکن کوشش کیجیے۔

اور یقین رکھیے کہ مسلسل اٹھایا گیا ہر چھوٹا قدم آپ کو مالی آزادی کے مزید قریب لے جائے گا۔

"قرض ہمیشہ نہیں رہتا، لیکن آپ کی زندگی بے حد قیمتی ہے۔ اس لیے کبھی بھی مایوسی کو اپنے فیصلوں پر حاوی نہ ہونے دیجیے۔ صبر رکھیے، امید قائم رکھیے اور آگے بڑھتے رہیے۔ ہر تاریک رات کے بعد روشنی ضرور آتی ہے، اور ہر دیانت دارانہ کوشش آپ کو قرض سے آزادی کی طرف ایک قدم اور قریب لے جاتی ہے۔"

باب:۲۸

حرکت میں ہی برکت ہے

"صرف خواب دیکھنے سے منزل نہیں ملتی، منزل تک پہنچنے کے لیے پہلا قدم اٹھانا پڑتا ہے۔"

انسان کی سب سے بڑی کمزوری مشکلات نہیں ہوتیں، بلکہ یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے ہی اسے ناممکن سمجھ لیتا ہے۔

جب ہم کسی کام کو اپنی سوچ میں حقیقت سے زیادہ بڑا بنا لیتے ہیں، تو وہ ہمیں اصل سے کہیں زیادہ مشکل دکھائی دینے لگتا ہے۔
خوف، شک اور منفی سوچ ہماری صلاحیت کو کمزور کر دیتے ہیں اور ہم آغاز کرنے سے پہلے ہی ہار ماننے لگتے ہیں۔

لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

جس لمحے آپ اپنے آپ پر یقین رکھتے ہوئے پہلا قدم اٹھاتے ہیں، اسی لمحے کامیابی کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔

راستے میں مشکلات بھی آئیں گی۔

ناکامیاں بھی ملیں گی۔

کبھی مایوسی ہوگی، تو کبھی محسوس ہوگا کہ ساری محنت ضائع ہو گئی۔

لیکن جب تک آپ کا عزم زندہ ہے، تب تک کوئی بھی رکاوٹ آپ کی آخری منزل کا فیصلہ نہیں کر سکتی۔

کامیابی عمل سے ملتی ہے

دنیا کی کوئی بھی بڑی کامیابی محنت اور مسلسل کوشش کے بغیر حاصل نہیں ہوئی۔

جو لوگ آج کامیاب نظر آتے ہیں، انہوں نے بھی جدوجہد، ناکامی اور مایوسی کے بے شمار مراحل دیکھے ہیں۔

فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ رکتے نہیں۔

وہ گرتے ہیں، سیکھتے ہیں اور پھر دوبارہ آگے بڑھ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ بھی اسی شخص کی کوششوں میں برکت عطا فرماتا ہے جو دیانت داری سے عمل کرتا ہے اور ہار ماننے کے بجائے مسلسل آگے بڑھتا رہتا ہے۔

صرف خواہش رکھنے سے حالات نہیں بدلتے۔

حالات اُس وقت بدلتے ہیں جب انسان خود بدلنے اور عمل کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔

ٹال مٹول کامیابی کا سب سے بڑا دشمن ہے

ہم میں سے اکثر لوگوں کے پاس ایسے بہت سے کام ہوتے ہیں جو آج ہی کیے جا سکتے ہیں، لیکن ہم انہیں کل پر ٹالتے رہتے ہیں۔

کبھی موسم کا بہانہ...

کبھی تھکن...

کبھی وقت کی کمی...

اور سب سے بڑا بہانہ—

"آج میرا دل نہیں چاہ رہا۔"

یہی چھوٹی چھوٹی تاخیر آہستہ آہستہ عادت بن جاتی ہے۔

پھر وہی معمولی سا کام اتنا بڑا محسوس ہونے لگتا ہے کہ ہم اس سے بچنے لگتے ہیں۔

یاد رکھیے—

کام مشکل ہونے کی وجہ سے نہیں رکتے، بلکہ انہیں مسلسل ٹالتے رہنے کی وجہ سے مشکل بن جاتے ہیں۔

پہلا قدم سب سے اہم ہوتا ہے

کوئی بھی پہاڑ ایک ہی چھلانگ میں عبور نہیں کیا جاتا۔

ہر طویل سفر ایک چھوٹے سے قدم سے شروع ہوتا ہے۔

جب آپ یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ راستہ خواہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو، میں آگے بڑھنا نہیں چھوڑوں گا، تو اسی لمحے آپ کی آدھی کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔

مسلسل کوشش وہ طاقت ہے جو بظاہر ناممکن نظر آنے والے کاموں کو بھی آہستہ آہستہ ممکن بنا دیتی ہے۔

ایک دن وہی کام، جس سے کبھی خوف محسوس ہوتا تھا، آپ کی روزمرہ زندگی کا معمول بن جاتا ہے۔

کامیابی انہی کا مقدر بنتی ہے جو چلتے رہتے ہیں

کامیابی صرف ذہین لوگوں کا حصہ نہیں ہوتی۔

کامیابی اُن لوگوں کو ملتی ہے جو مسلسل آگے بڑھتے رہتے ہیں۔

آہستہ چلنے والا شخص بھی اپنی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔

لیکن جو شخص صرف منصوبے ہی بناتا رہتا ہے اور پہلا قدم اٹھانے کی ہمت نہیں کرتا، وہ وہیں کھڑا رہ جاتا ہے۔

رفتار کا سست ہونا مسئلہ نہیں۔

رک جانا اصل مسئلہ ہے۔

حرکت میں ہی برکت ہے

اپنی زندگی کا ایک اصول بنا لیجیے—

"حرکت میں ہی برکت ہے۔"

بہتا ہوا پانی صاف رہتا ہے۔

رکا ہوا پانی آہستہ آہستہ خراب ہونے لگتا ہے۔

یہی اصول زندگی پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

جو شخص سیکھتا رہتا ہے...

کام کرتا رہتا ہے...

کوشش کرتا رہتا ہے...

اور اپنے آپ کو بہتر بناتا رہتا ہے...

وہی آگے بڑھتا ہے۔

اس کے برعکس، سستی اور ٹال مٹول آہستہ آہستہ انسان کے اعتماد، مواقع اور مستقبل کو کمزور کر دیتے ہیں۔

اس لیے حالات کے مکمل طور پر موافق ہونے کا انتظار مت کیجیے۔

آغاز کیجیے۔

کیونکہ راستے اکثر چلنے والوں کے لیے بنتے ہیں، کھڑے رہنے والوں کے لیے نہیں۔

نتیجہ

یاد رکھیے—

زندگی چلتے رہنے کا نام ہے۔

جو چل پڑا، وہی آگے بڑھا۔

جو سیکھتا رہا، وہی نکھرتا گیا۔

جو کوشش کرتا رہا، وہی ایک دن کامیاب ہوا۔

اور جو صرف صحیح وقت کا انتظار کرتا رہا، اس کے سامنے وقت بھی گزر گیا اور مواقع بھی ہاتھ سے نکل گئے۔

اس لیے آج ہی پہلا قدم اٹھائیے۔

چھوٹا قدم ہی سہی، لیکن ضرور اٹھائیے۔

"عمل ہی تبدیلی کی ابتدا ہے۔ جب آپ دیانت داری، صبر اور مسلسل کوشش کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں تو آہستہ آہستہ حالات بھی آپ کا ساتھ دینے لگتے ہیں۔ یاد رکھیے— حرکت میں ہی برکت ہے، اور جو شخص رکتا نہیں، اس کی منزل بھی اس سے زیادہ دیر تک دور نہیں رہتی۔"

باب: ۲۹

صلاحیت کافی نہیں، کردار بھی ضروری ہے

"صلاحیت مواقع فراہم کرسکتی ہے، لیکن کردار ہی ان مواقع کو حقیقی کامیابی میں بدلتا ہے۔"

آج بھی مجھے ایک ایسے شخص کی یاد آتی ہے جسے میں نے اپنے کمپیوٹر سینٹر میں تدریس کے لیے مقرر کیا تھا۔

وہ نہایت باصلاحیت تھا۔ کمپیوٹر کے شعبے پر اس کی اچھی گرفت تھی، پڑھانے کا انداز مؤثر تھا اور طلبہ پر اس کی اچھی گرفت تھی۔ پہلی نظر میں یہی محسوس ہوتا تھا کہ اگر اسے درست مواقع ملتے رہیں اور وہ مسلسل اپنی صلاحیتوں کو نکھارتا رہے، تو زندگی میں بہت آگے جائے گا۔

ایک دن اس نے مجھے اپنے کرائے کے گھر پر کھانے کی دعوت دی۔ میں وہاں پہنچا تو اس نے بڑے احترام اور محبت سے میرا استقبال کیا۔ کھانا نہایت لذیذ تھا اور اس کی مہمان نوازی قابلِ تعریف تھی۔ :

کھانے سے فراغت کے بعد اُس نے ایک ٹرے میں شراب کی بوتل اور چند گلاس لا کر رکھ دیے اور مجھے بھی شراب پینے کی پیشکش کی۔ میں نے صاف الفاظ میں انکار کر دیا۔

مجھے اس بات پر بے حد حیرت ہوئی کہ جس شخص کا میں اتنا احترام کرتا تھا، وہ ایسی حرکت کرے گا، وہ بھی حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی درگاہ کے قریب۔ اس بات نے مجھے بے حد رنجیدہ کیا۔

وہ اور اُس کے ساتھی اس بات پر مصر تھے کہ میں شراب نوشی کرتا ہوں۔ چونکہ میرے ساتھ میرا ایک عزیز بھی موجود تھا، اس لیے اُن کا خیال تھا کہ شاید اُس کی موجودگی کی وجہ سے میں شراب پینے سے گریز کر رہا ہوں اور اپنی عادت کو چھپا رہا ہوں۔ حالانکہ کسی مسلمان کے بارے میں ایسا بدگمان ہونا بھی گناہ ہے۔

اس لمحے مجھے گہرا تعجب ہوا۔ میرے ذہن میں صرف ایک ہی خیال آیا کہ اتنی اچھی صلاحیت رکھنے والا شخص اگر ایسی عادتوں میں مبتلا ہو جائے تو اس کا مستقبل کس قدر متاثر ہو سکتا ہے۔

اُس دن میں نے ایک اہم سبق سیکھا——

صلاحیت اور تعلیم، اگر اچھے کردار، ضبطِ نفس اور نظم وضبط کے ساتھ نہ ہوں، تو وہ بھی انسان کو غلط فیصلوں کے نتائج سے ہمیشہ نہیں بچا سکتیں۔

صرف صلاحیت کامیابی کی ضمانت نہیں

وقت گزرتا گیا اور آہستہ آہستہ ہمارا رابطہ ختم ہو گیا۔

بعد میں لوگوں سے اس کے بارے میں جو معلومات ملیں، ان سے یہی محسوس ہوا کہ اس کی زندگی وہ استحکام حاصل نہ کر سکی جس کی اس سے توقع کی جا رہی تھی۔ وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق کامیابی حاصل نہ کر سکا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ اس کی مشکلات کی واحد وجہ صرف ایک بری عادت تھی۔

کسی بھی انسان کی زندگی بہت سے حالات، فیصلوں اور مواقع سے متاثر ہوتی ہے۔

البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ تباہ کن عادتیں کبھی اکیلی نہیں آتیں۔ وہ آہستہ آہستہ انسان کے وقت، صحت، سوچ، تعلقات، عزت اور مالی حالت——سب پر اثر ڈالتی ہیں۔

مالی کامیابی کا تعلق عادتوں سے بھی ہے

قرض کے جال میں پھنسے ہوئے بہت سے لوگوں کی زندگیوں کا جائزہ لینے کے بعد میں نے ایک بات بار بار محسوس کی ہے——

مالی بحران صرف کم آمدنی کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتا۔

کئی مرتبہ غلط عادتیں، خود پر قابو نہ ہونا، نشے کی لت، فضول خرچی، بغیر سوچے سمجھے فیصلے اور مستقبل کو نظرانداز کرنا، سب مل کر انسان کو مالی مشکلات کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔

اس کے برعکس، اچھی عادتیں آہستہ آہستہ انسان کی زندگی کو مضبوط بناتی ہیں۔

وقت کی پابندی...

دیانت داری...

اعتدال...

باقاعدہ بچت...

مسلسل سیکھنے کی عادت...

اور صحت مند طرزِ زندگی...

یہ تمام خوبیاں مل کر ایک روشن مستقبل کی مضبوط بنیاد رکھتی ہیں۔

اپنے کردار میں سرمایہ کاری کیجیے

اکثر لوگ اپنی آمدنی بڑھانے کے بارے میں سوچتے ہیں، لیکن اپنے کردار اور عادتوں کو بہتر بنانے پر اتنی توجہ نہیں دیتے۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اچھی عادتیں ہر مالی منصوبے کی سب سے مضبوط بنیاد ہوتی ہیں۔

جو شخص اپنے نفس پر قابو پانا سیکھ لیتا ہے، وہ اپنے اخراجات پر بھی قابو پا لیتا ہے۔

جو اپنی خواہشات کو نظم و ضبط کا پابند بنا لیتا ہے، وہ اپنے مستقبل کو بھی بہتر بنا سکتا ہے۔

اسی لیے مالی آزادی صرف زیادہ کمانے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ اپنے آپ کو بہتر بنانے سے حاصل ہوتی ہے۔

نتیجہ

اگر آپ واقعی مالی طور پر مضبوط بننا چاہتے ہیں تو صرف اپنی آمدنی بڑھانے کی کوشش نہ کیجیے۔

اپنی عادتوں کا بھی باقاعدگی سے جائزہ لیجیے۔

ہر اُس عادت کو پہچانیے جو آپ کے وقت، صحت، کردار یا دولت کو نقصان پہنچا رہی ہو، اور اسے آہستہ آہستہ چھوڑنے کا پختہ ارادہ کیجیے۔

یاد رکھیے—

"صلاحیت آپ کو آگے بڑھنے کا موقع دیتی ہے، لیکن کردار، ضبطِ نفس اور اچھی عادتیں ہی آپ کو اس مقام پر طویل عرصے تک قائم رکھتی ہیں۔ مالی خوشحالی کی ابتدا بینک اکاؤنٹ سے پہلے آپ کے کردار اور آپ کی عادتوں سے ہوتی ہے۔"

باب: ۳۰

رشتوں کو مضبوط بنائیے

"دولت کمانے میں وقت لگتا ہے، لیکن اعتماد حاصل کرنے میں پوری زندگی لگ سکتی ہے، اور اعتماد ہی ہر مضبوط رشتے کی بنیاد ہوتا ہے۔"

اپنے رشتوں کو ہمیشہ محبت، احترام، اعتماد اور ایثار سے سینچیے۔

چاہے وہ خاندانی تعلقات ہوں، دوستی کے ہوں یا کاروبار سے وابستہ، ان کی بنیاد اتنی مضبوط بنائیے کہ وقت کا کوئی بھی طوفان انہیں آسانی سے نہ ہلا سکے۔

کاروبار میں لوگ اکثر صرف نفع اور نقصان کا حساب رکھتے ہیں، لیکن میرے تجربے کے مطابق طویل مدتی کامیابی صرف اچھی مصنوعات یا خدمات سے نہیں، بلکہ اچھے تعلقات سے بھی حاصل ہوتی ہے۔

میں آپ کو اپنی زندگی کا ایک حقیقی واقعہ سناتا ہوں۔

ایک واقعہ جس نے میری سوچ بدل دی

ایک مرتبہ میں نے ایک گاہک کو تقریباً پینسٹھ ہزار روپے کا کمپیوٹر فراہم کیا۔

عام طور پر میرا اصول یہ ہے کہ کم از کم آدھی رقم پیشگی ضرور وصول کرتا ہوں، لیکن اس گاہک پر مجھے خاص اعتماد تھا۔ اسی لیے بغیر کسی پیشگی رقم کے کمپیوٹر ان کے دفتر میں نصب کر دیا۔ ان کی ضرورت کے مطابق تمام ضروری سافٹ ویئر بھی انسٹال کر دیے گئے۔

کام مکمل ہونے کے بعد انہوں نے کہا—

"میں اسے چند دن استعمال کر کے دیکھ لیتا ہوں، پھر آپ کی پوری ادائیگی کر دوں گا۔"

میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا—

"کوئی بات نہیں سر، پیسے کہیں بھاگ تو نہیں جائیں گے۔"

اگرچہ میرے دل میں کچھ تشویش ضرور تھی، کیونکہ رقم معمولی نہیں تھی۔

چند دن بعد میں نے دو تین مرتبہ فون کیا۔

کبھی فون نہیں اٹھایا گیا، اور جب اٹھایا گیا تو انہوں نے کہا——

"میں آپ کو واپس کال کرتا ہوں۔"

لیکن وہ کال کبھی نہ آئی۔

آہستہ آہستہ تقریباً ایک مہینہ گزر گیا۔

فطری طور پر میری تشویش بڑھ رہی تھی، لیکن میں نے فیصلہ کیا کہ اپنے تعلق کو صرف پیسوں تک محدود نہیں ہونے دوں گا۔

جب رشتہ پیسوں سے بڑا ہو گیا

اسی دوران ایک تہوار آیا۔

میں نے کچھ مٹھائی اور ایک چھوٹا سا تحفہ خریدا اور ان کے دفتر پہنچ گیا۔

میں پیسے مانگنے نہیں گیا تھا۔

میں صرف تہوار کی مبارک باد دینے گیا تھا۔

میں نے انہیں تحفہ پیش کیا اور مسکرا کر کہا——

"سر، تہوار کا موقع ہے، براہِ کرم اسے قبول کیجیے۔"

میں نے اپنی بقایا رقم کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

تحفہ دیکھ کر وہ خود مسکرا دیے اور بولے——

"ارے! آپ کی ادائیگی بھی تو باقی ہے۔ کام کی مصروفیت میں واقعی میرے ذہن سے نکل گئی۔ اچھا ہوا آپ آ گئے۔ اپنا چیک بھی لیتے جایئے۔"

میں نے اطمینان سے کہا——

"کوئی بات نہیں سر، میں پیسے لینے نہیں، آپ سے ملنے آیا ہوں۔"

میری یہ بات سن کر وہ جذباتی ہو گئے۔

انہوں نے اسی وقت پوری رقم کا چیک مجھے دے دیا۔

صرف یہی نہیں، کچھ عرصے بعد انہوں نے مجھے ایک بڑا کام بھی دلوایا، جس سے مجھے پہلے سے کہیں زیادہ فائدہ ہوا۔

اُس دن میں نے ایک ایسا سبق سیکھا جسے آج تک نہیں بھولا۔

رشتے سب سے بڑی دولت ہیں

اس واقعے نے مجھے یہ سمجھایا کہ رشتے صرف جذباتی سہارا نہیں ہوتے، بلکہ زندگی اور کاروبار دونوں کی انمول دولت ہوتے ہیں۔

جب لوگ آپ کے کردار، دیانت داری اور رویّے پر اعتماد کرنے لگتے ہیں، تو بہت سے ایسے مواقع خود آپ کے پاس آتے ہیں جو صرف پیسے کے زور پر حاصل نہیں کیے جا سکتے۔

مشکل وقت میں اچھے تعلقات ہی سب سے پہلے آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔

بہت سے لوگوں کو اچھی ملازمت کسی جاننے والے کے ذریعے ملی۔

بہت سے لوگوں کو کاروبار کا موقع کسی دوست نے فراہم کیا۔

کسی کو مشکل وقت میں مالی مدد ملی، تو کسی کو درست مشورہ۔

ایسی بے شمار مثالیں ہمارے اردگرد موجود ہیں۔

اعتماد کمائیے

دولت کی اپنی اہمیت ضرور ہے، لیکن اعتماد کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے۔

اعتماد ایک دن میں پیدا نہیں ہوتا۔

یہ برسوں کی دیانت داری، خوش اخلاقی، وقت کی پابندی، وعدہ پورا کرنے اور دوسروں کے احترام سے آہستہ آہستہ حاصل ہوتا ہے۔

اور ایک مرتبہ اگر اعتماد ٹوٹ جائے تو اسے دوبارہ قائم کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

اسی لیے ہر رشتے کو احتیاط سے سنبھالیے۔

جس طرح ایک مالی روزانہ اپنے باغ کی دیکھ بھال کرتا ہے، اسی طرح ہمیں بھی اپنے تعلقات کو وقت، احترام اور خلوص دینا چاہیے۔

نتیجہ

زندگی میں دولت کمانا اہم ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ اہم ایسے رشتے کمانا ہے جن کی بنیاد اعتماد، احترام اور اپنائیت پر ہو۔

دولت کئی مرتبہ کھو کر دوبارہ کمائی جا سکتی ہے، لیکن اگر ایک سچا رشتہ ٹوٹ جائے تو اسے پہلے جیسا بنانا آسان نہیں ہوتا۔

اس لیے اپنے رویّے کو ایسا بنائیے کہ لوگ صرف آپ کے کام ہی کی نہیں، بلکہ آپ کے کردار کی بھی تعریف کریں۔

یاد رکھیے —

"اچھے رشتے زندگی کی سب سے محفوظ دولت ہیں۔ انہیں بنانے میں برسوں لگ جاتے ہیں، لیکن کھونے میں صرف ایک لمحہ کافی ہوتا ہے۔ اگر آپ کا کردار اچھا ہے، آپ کا رویّہ شائستہ ہے اور آپ کے تعلقات مضبوط ہیں، تو زندگی کی بہت سی مشکل راہیں بھی آسان ہونے لگتی ہیں۔"

باب 31

ایک نئی مالی زندگی — قرض سے بچنے کا راستہ

"قرض سے آزادی صرف قرض ادا کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ ایسی طرزِ زندگی اپنانے سے حاصل ہوتی ہے جس میں آمدنی، اخراجات، بچت اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے درمیان توازن ہو۔"

اگر آپ نے یہ کتاب یہاں تک پڑھ لی ہے، تو سب سے پہلے میں آپ کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔

آپ نے صرف ایک کتاب مکمل نہیں کی، بلکہ اپنی مالی زندگی کو بہتر بنانے کی سمت ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔

علم اسی وقت فائدہ مند ہوتا ہے جب اسے عملی زندگی میں اپنایا جائے۔ اس لیے اس باب کا مقصد آپ کو نئی معلومات دینا نہیں، بلکہ پوری کتاب کی تعلیمات کو ایک سادہ اور عملی منصوبے کی صورت میں پیش کرنا ہے۔

مالی آزادی کے چار ستون

اگر آپ زندگی بھر قرض سے بچنا چاہتے ہیں، تو ان چار اصولوں کو کبھی نہ بھولیے:

1. اپنی آمدنی بڑھائیے۔
نئی مہارتیں سیکھیے، اپنی صلاحیتوں کو نکھاریے اور آمدنی کے نئے مواقع تلاش کرتے رہیے۔

2. اخراجات پر قابو رکھیے۔
جتنا ضروری کمانا ہے، اتنا ہی ضروری سمجھداری سے خرچ کرنا بھی ہے۔

3. باقاعدگی سے بچت کیجیے۔
بچت وہ حفاظتی ڈھال ہے جو مشکل وقت میں آپ کو قرض لینے سے بچاتی ہے۔

4. اپنی بچت میں اضافہ کیجیے۔
سوچ سمجھ کر سرمایہ کاری کیجیے تاکہ آپ کا سرمایہ بھی آپ کے لیے کام کرے۔

یاد رکھیے —

"صرف زیادہ کمانا ہی مالی کامیابی نہیں، بلکہ دولت کا درست انتظام ہی حقیقی مالی دانشمندی ہے۔"

آمدنی بڑھائیے، لیکن اپنی عادتیں بھی بدلیے

میں ایک ایسے شخص کو جانتا تھا جو سیکیورٹی گارڈ کی ملازمت کرتا تھا۔

اس کی آمدنی زیادہ نہیں تھی، لیکن اس کی سوچ غیر معمولی تھی۔

وہ اپنی پوری تنخواہ ایک ساتھ خرچ نہیں کرتا تھا۔ ضروری اخراجات کے بعد بچی ہوئی رقم سے تھوڑا سا سامان خریدتا اور فارغ وقت میں فروخت کر کے اضافی آمدنی حاصل کرتا۔

آہستہ آہستہ اس کی تنخواہ صرف خرچ کا ذریعہ نہیں رہی، بلکہ نئی آمدنی کی بنیاد بن گئی۔

اس چھوٹے سے اقدام نے اسے مالی طور پر پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط بنا دیا۔

یہ مثال بتاتی ہے کہ مالی ترقی صرف زیادہ تنخواہ سے نہیں، بلکہ درست سوچ، نظم و ضبط اور مسلسل کوشش سے حاصل ہوتی ہے۔

اپنے اخراجات کا حساب رکھیے

ایک چھوٹا سا سوراخ بھی بڑے جہاز کو ڈبو سکتا ہے۔

اسی طرح غیر منصوبہ بند چھوٹے چھوٹے اخراجات آہستہ آہستہ مالی حالت کو کمزور کر دیتے ہیں۔

اس لیے:

اپنی آمدنی کا مکمل حساب رکھیے۔

ہر ماہ تحریری بجٹ بنائیے۔

ضرورت اور خواہش میں فرق سمجھیے۔

دکھاوے اور غیر ضروری مقابلہ بازی سے بچیے۔

جو شخص اپنے مال کی قدر کرتا ہے، وہی اسے طویل عرصے تک محفوظ رکھ سکتا ہے۔

مستقبل کے لیے تیاری کیجیے

زندگی غیر یقینی ہے۔

بیماری، ملازمت کا ختم ہو جانا، کاروبار میں نقصان یا خاندانی ہنگامی حالات کسی بھی وقت پیش آ سکتے ہیں۔

اس لیے کوشش کیجیے کہ کم از کم تین سے چھ ماہ کے ضروری اخراجات کے برابر **ایمرجنسی فنڈ (Emergency Fund)** ضرور تیار کریں۔

اسی طرح تعلیم، صحت، شادی، سفر اور دیگر بڑے اخراجات کے لیے پہلے سے الگ بچت کرنا بھی ایک بہترین عادت ہے۔

منصوبہ بندی کے ساتھ گزاری گئی زندگی میں اچانک آنے والے مالی جھٹکوں کا اثر نسبتاً کم ہوتا ہے۔

آمدنی کے ایک سے زیادہ ذرائع بنائیے

آج کے دور میں صرف ایک ذریعہ آمدنی پر انحصار کرنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

اگر ممکن ہو تو اپنی صلاحیت کے مطابق اضافی آمدنی کے مواقع پیدا کیجیے۔

آپ:

تربیت (Training) دے سکتے ہیں۔

فری لانس کام کر سکتے ہیں۔

چھوٹا کاروبار شروع کر سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل ذرائع سے آمدنی حاصل کر سکتے ہیں۔

یا سوچ سمجھ کر سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

ابتدا چھوٹی ہو سکتی ہے، لیکن مسلسل کوشش بڑے نتائج پیدا کرتی ہے۔

پہلے بچت، پھر خرچ

زیادہ تر لوگ پہلے خرچ کرتے ہیں، پھر جو بچ جائے اسے بچت کہتے ہیں۔

مالی طور پر کامیاب لوگ اس کے برعکس کرتے ہیں۔

وہ پہلے بچت اور سرمایہ کاری کی رقم الگ رکھتے ہیں، پھر باقی رقم سے اپنے اخراجات پورے کرتے ہیں۔

یہی عادت وقت کے ساتھ مالی آزادی کی بنیاد بنتی ہے۔

قرض سے بچنے کی دس عملی عادتیں

اپنی آمدنی سے کم خرچ کریں۔

ہر ماہ تحریری بجٹ بنائیں۔

باقاعدگی سے بچت اور سرمایہ کاری کریں۔

بلاضرورت قرض نہ لیں۔

کریڈٹ کارڈ اور EMI کا سوچ سمجھ کر استعمال کریں۔

بل اور قسطیں وقت پر ادا کریں۔

آمدنی کے نئے مواقع تلاش کرتے رہیں۔

پورے خاندان کو مالی نظم و ضبط سکھائیں۔

بڑے مالی فیصلے جذبات میں آکر نہیں، سوچ سمجھ کر کریں۔

مالی تعلیم حاصل کرتے رہیں، کیونکہ جتنا ضروری دولت کمانا ہے، اتنا ہی ضروری اس کا درست انتظام سیکھنا بھی ہے۔

یاد رکھنے کے قابل سنہری اصول

ضرورت اور خواہش میں فرق سمجھیے۔

اپنی آمدنی سے کم خرچ کیجیے۔

ہر ماہ کچھ نہ کچھ ضرور بچائیے۔

مستقبل کی منصوبہ بندی پہلے سے کیجیے۔

دکھاوے سے بچیے۔

ایمرجنسی فنڈ تیار رکھیے۔

دولت کو اپنا خادم بنائیے، مالک نہیں۔

نتیجہ

دولت نہ خود اچھی ہوتی ہے اور نہ بری۔

اس کا درست استعمال خوشی، عزت اور تحفظ دیتا ہے، جبکہ غلط استعمال پریشانی، ذہنی دباؤ اور قرض کا سبب بنتا ہے۔

جو شخص کمانے کے ساتھ ساتھ دولت کا درست انتظام بھی سیکھ لیتا ہے، وہی حقیقی معنوں میں مالی طور پر آزاد بنتا ہے۔

اگر اس کتاب نے آپ کو ایک بھی درست مالی فیصلہ لینے کی ترغیب دی ہے...

اگر اس نے آپ کو غیر ضروری قرض سے بچنے کی سمجھ دی ہے...

اگر اس نے مشکل وقت میں آپ کو صبر اور امید عطا کی ہے...

تو میری یہ کوشش کامیاب ہوئی۔

یاد رکھیے—

"قرض سے آزادی صرف بینک کا حساب چکانے کا نام نہیں۔ یہ نظم و ضبط، دیانت داری، متوازن زندگی، دانشمندانہ مالی فیصلوں اور مسلسل خود احتسابی و خود ترقی کا نام ہے۔ آج کا نظم و ضبط ہی کل کی مالی آزادی بنتا ہے۔"

باب: ۳۱

ایک نئی مالی زندگی — قرض سے بچنے کا راستہ

"قرض سے آزادی صرف قرض ادا کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ ایسی طرزِ زندگی اپنانے سے حاصل ہوتی ہے جس میں آمدنی، اخراجات، بچت اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے درمیان توازن ہو۔"

اگر آپ نے یہ کتاب یہاں تک پڑھ لی ہے، تو سب سے پہلے میں آپ کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔

آپ نے صرف ایک کتاب مکمل نہیں کی، بلکہ اپنی مالی زندگی کو بہتر بنانے کی سمت ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔

علم اسی وقت فائدہ مند ہوتا ہے جب اسے عملی زندگی میں اپنایا جائے۔ اس لیے اس باب کا مقصد آپ کو نئی معلومات دینا نہیں، بلکہ پوری کتاب کی تعلیمات کو ایک سادہ اور عملی منصوبے کی صورت میں پیش کرنا ہے۔

مالی آزادی کے چار ستون

اگر آپ زندگی بھر قرض سے بچنا چاہتے ہیں، تو ان چار اصولوں کو کبھی نہ بھولیے:

1. اپنی آمدنی بڑھائیے۔
نئی مہارتیں سیکھیے، اپنی صلاحیتوں کو نکھاریے اور آمدنی کے نئے مواقع تلاش کرتے رہیے۔

2. اخراجات پر قابو رکھیے۔
جتنا ضروری کمانا ہے، اتنا ہی ضروری سمجھداری سے خرچ کرنا بھی ہے۔

3. باقاعدگی سے بچت کیجیے۔
بچت وہ حفاظتی ڈھال ہے جو مشکل وقت میں آپ کو قرض لینے سے بچاتی ہے۔

4. اپنی بچت میں اضافہ کیجیے۔
سوچ سمجھ کر سرمایہ کاری کیجیے تاکہ آپ کا سرمایہ بھی آپ کے لیے کام کرے۔

یاد رکھیے —

"صرف زیادہ کمانا ہی مالی کامیابی نہیں، بلکہ دولت کا درست انتظام ہی حقیقی مالی دانشمندی ہے۔"

آمدنی بڑھائیے، لیکن اپنی عادتیں بھی بدلیے

میں ایک ایسے شخص کو جانتا تھا جو سیکیورٹی گارڈ کی ملازمت کرتا تھا۔

اس کی آمدنی زیادہ نہیں تھی، لیکن اس کی سوچ غیر معمولی تھی۔

وہ اپنی پوری تنخواہ ایک ساتھ خرچ نہیں کرتا تھا۔ ضروری اخراجات کے بعد بچی ہوئی رقم سے تھوڑا سا سامان خریدتا اور فارغ وقت میں فروخت کرکے اضافی آمدنی حاصل کرتا۔

آہستہ آہستہ اس کی تنخواہ صرف خرچ کا ذریعہ نہیں رہی، بلکہ نئی آمدنی کی بنیاد بن گئی۔

اس چھوٹے سے اقدام نے اسے مالی طور پر پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط بنا دیا۔

یہ مثال بتاتی ہے کہ مالی ترقی صرف زیادہ تنخواہ سے نہیں، بلکہ درست سوچ، نظم و ضبط اور مسلسل کوشش سے حاصل ہوتی ہے۔

اپنے اخراجات کا حساب رکھیے

ایک چھوٹا سا سوراخ بھی بڑے جہاز کو ڈبو سکتا ہے۔

اسی طرح غیر منصوبہ بند چھوٹے چھوٹے اخراجات آہستہ آہستہ مالی حالت کو کمزور کر دیتے ہیں۔

اس لیے:

اپنی آمدنی کا مکمل حساب رکھیے۔

ہر ماہ تحریری بجٹ بنائیے۔

ضرورت اور خواہش میں فرق سمجھیے۔

دکھاوے اور غیر ضروری مقابلہ بازی سے بچیے۔

جو شخص اپنے مال کی قدر کرتا ہے، وہی اسے طویل عرصے تک محفوظ رکھ سکتا ہے۔

مستقبل کے لیے تیاری کیجیے

زندگی غیر یقینی ہے۔

بیماری، ملازمت کا ختم ہو جانا، کاروبار میں نقصان یا خاندانی ہنگامی حالات کسی بھی وقت پیش آ سکتے ہیں۔

اس لیے کوشش کیجیے کہ کم از کم تین سے چھ ماہ کے ضروری اخراجات کے برابر **ایمرجنسی فنڈ (Emergency Fund)** ضرور تیار کریں۔

اسی طرح تعلیم، صحت، شادی، سفر اور دیگر بڑے اخراجات کے لیے پہلے سے الگ بچت کرنا بھی ایک بہترین عادت ہے۔

منصوبہ بندی کے ساتھ گزاری گئی زندگی میں اچانک آنے والے مالی جھٹکوں کا اثر نسبتاً کم ہوتا ہے۔

آمدنی کے ایک سے زیادہ ذرائع بنائیے

آج کے دور میں صرف ایک ذریعہ آمدنی پر انحصار کرنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

اگر ممکن ہو تو اپنی صلاحیت کے مطابق اضافی آمدنی کے مواقع پیدا کیجیے۔

آپ:

تربیت (Training) دے سکتے ہیں۔

فری لانس کام کر سکتے ہیں۔

چھوٹا کاروبار شروع کر سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل ذرائع سے آمدنی حاصل کر سکتے ہیں۔

یا سوچ سمجھ کر سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

ابتدا چھوٹی ہو سکتی ہے، لیکن مسلسل کوشش بڑے نتائج پیدا کرتی ہے۔

پہلے بچت، پھر خرچ

زیادہ تر لوگ پہلے خرچ کرتے ہیں، پھر جو بچ جائے اسے بچت کہتے ہیں۔

مالی طور پر کامیاب لوگ اس کے برعکس کرتے ہیں۔

وہ پہلے بچت اور سرمایہ کاری کی رقم الگ رکھتے ہیں، پھر باقی رقم سے اپنے اخراجات پورے کرتے ہیں۔

یہی عادت وقت کے ساتھ مالی آزادی کی بنیاد بنتی ہے۔

قرض سے بچنے کی دس عملی عادتیں

اپنی آمدنی سے کم خرچ کریں۔

ہر ماہ تحریری بجٹ بنائیں۔

باقاعدگی سے بچت اور سرمایہ کاری کریں۔

بلاضرورت قرض نہ لیں۔

کریڈٹ کارڈ اور EMI کا سوچ سمجھ کر استعمال کریں۔

بل اور قسطیں وقت پر ادا کریں۔

آمدنی کے نئے مواقع تلاش کرتے رہیں۔

پورے خاندان کو مالی نظم و ضبط سکھائیں۔

بڑے مالی فیصلے جذبات میں آکر نہیں، سوچ سمجھ کر کریں۔

مالی تعلیم حاصل کرتے رہیں، کیونکہ جتنا ضروری دولت کمانا ہے، اتنا ہی ضروری اس کا درست انتظام سیکھنا بھی ہے۔

یاد رکھنے کے قابل سنہری اصول

ضرورت اور خواہش میں فرق سمجھیے۔

اپنی آمدنی سے کم خرچ کیجیے۔

ہر ماہ کچھ نہ کچھ ضرور بچائیے۔

مستقبل کی منصوبہ بندی پہلے سے کیجیے۔

دکھاوے سے بچیے۔

ایمرجنسی فنڈ تیار رکھیے۔

دولت کو اپنا خادم بنائیے، مالک نہیں۔

نتیجہ

دولت نہ خود اچھی ہوتی ہے اور نہ بری۔

اس کا درست استعمال خوشی، عزت اور تحفظ دیتا ہے، جبکہ غلط استعمال پریشانی، ذہنی دباؤ اور قرض کا سبب بنتا ہے۔

جو شخص کمانے کے ساتھ ساتھ دولت کا درست انتظام بھی سیکھ لیتا ہے، وہی حقیقی معنوں میں مالی طور پر آزاد بنتا ہے۔

اگر اس کتاب نے آپ کو ایک بھی درست مالی فیصلہ لینے کی ترغیب دی ہے...

اگر اس نے آپ کو غیر ضروری قرض سے بچنے کی سمجھ دی ہے...

اگر اس نے مشکل وقت میں آپ کو صبر اور امید عطا کی ہے...

تو میری یہ کوشش کامیاب ہوئی۔

یاد رکھیے—

"قرض سے آزادی صرف بینک کا حساب چکانے کا نام نہیں۔ یہ نظم و ضبط، دیانت داری، متوازن زندگی، دانشمندانہ مالی فیصلوں اور مسلسل خوداحتسابی و خود ترقی کا نام ہے۔ آج کا نظم و ضبط ہی کل کی مالی آزادی بنتا ہے۔"

باب: ۳۲

قرض ادا کرنے کا مرحلہ وار منصوبہ

"قرض سے نجات ایک دن میں حاصل نہیں ہوتی، لیکن درست منصوبہ بندی کے ساتھ ہر گزرتا دن آپ کو اپنی منزل کے مزید قریب لے جاتا ہے۔"

اگر اس وقت آپ قرض کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں تو سب سے پہلے گھبرائیے نہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ قرض انسان پر مالی اور ذہنی دونوں طرح کا دباؤ ڈالتا ہے، خصوصاً اس وقت جب آمدنی محدود ہو یا کسی وجہ سے اچانک کم ہو جائے۔ ایسے حالات میں گھر کے اخراجات پورے کرنا اور قرض کی قسطیں ادا کرنا دونوں ہی مشکل محسوس ہوتے ہیں۔

لیکن ہمیشہ یاد رکھیے —

ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے۔ درست منصوبہ بندی، نظم وضبط اور صبر کے ساتھ قرض سے بھی نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

پہلا قدم — اپنے تمام قرضوں کی مکمل تفصیل تیار کیجیے

قرض سے آزادی کا آغاز اپنی حقیقی مالی صورتِ حال کو سمجھنے سے ہوتا ہے۔

ایک ڈائری، رجسٹر یا کمپیوٹر میں اپنے تمام قرضوں کی مکمل تفصیل درج کیجیے۔

قرض کہاں سے لیا گیا؟

اصل رقم کتنی تھی؟

شرحِ سود کتنی ہے؟

ماہانہ قسط (EMI) کتنی ہے؟

قرض کی مدت کتنی ہے؟

اب تک کتنی رقم ادا کی جا چکی ہے؟

اصل رقم اور سود میں سے اب کتنا باقی ہے؟

جب تمام معلومات ایک ہی جگہ موجود ہوں گی، تب ہی آپ بہتر فیصلے کر سکیں گے۔

دوسرا قدم — قسطوں کو اولین ترجیح دیجیے

ہر مہینے سب سے پہلے یہ یقینی بنائیے کہ آپ کے بینک اکاؤنٹ میں تمام مقررہ قسطوں کی ادائیگی کے لیے کافی رقم موجود ہو۔

اگر قسط وقت پر ادا نہ ہو یا آٹو ڈیبٹ ناکام ہو جائے، تو تاخیر کا جرمانہ، اضافی سود اور دیگر چارجز آپ کی مالی مشکلات کو مزید بڑھا سکتے ہیں۔

وقت پر ادائیگی صرف ایک اچھی عادت نہیں، بلکہ غیر ضروری مالی نقصان سے بچنے کا آسان ترین طریقہ ہے۔

تیسرا قدم — مسئلے کو آسان بنائیے

فرض کیجیے:

ایک قرض ₹2 لاکھ کا ہے۔

دوسرا ₹1 لاکھ کا ہے۔

تیسرا ₹5 لاکھ کا ہے۔

کل قرض ہوا ₹8 لاکھ۔

اگر ان تمام قرضوں کی مجموعی ماہانہ قسط **₹25,000** بنتی ہے، تو ہر قرض کے بارے میں الگ الگ پریشان ہونے کے بجائے اپنے ذہن میں صرف ایک ہدف رکھیے:

"مجھے ہر مہینے ₹25,000 کا انتظام کرنا ہے۔"

جب مسئلے کو چھوٹے اور واضح ہدف میں تبدیل کر دیا جائے تو اس کا بوجھ بھی نسبتاً کم محسوس ہوتا ہے۔

چوتھا قدم — نیا قرض لینے سے بچیے

پرانا قرض ادا کرنے کے لیے نیا قرض لینا اکثر حالات میں مسئلہ مزید بڑھا دیتا ہے۔

اس لیے خود سے یہ عہد کیجیے:

"جب تک انتہائی ضروری نہ ہو، میں نیا قرض نہیں لوں گا۔"

اگر کسی صورت میں قرض کی **دوبارہ تنظیم (Restructuring)** یا کم شرحِ سود پر **ری فنانسنگ (Refinancing)** واقعی فائدہ مند ہو، تو تمام شرائط کو اچھی طرح سمجھنے کے بعد ہی فیصلہ کیجیے۔

پانچواں قدم —— درست ترتیب سے قرض ادا کیجیے

اگر آپ پر کئی قرض ہیں تو انہیں ترجیح کے مطابق ادا کیجیے۔

سب سے زیادہ شرحِ سود والے قرض کو پہلے ختم کرنے کی کوشش کیجیے، کیونکہ وہی سب سے زیادہ مالی بوجھ پیدا کرتا ہے۔

اگر کوئی چھوٹا قرض تھوڑی سی رقم ادا کر کے مکمل ختم کیا جا سکتا ہو تو اسے بھی جلد ادا کر دیجیے۔ اس سے آپ کا اعتماد بڑھے گا اور آگے کا سفر آسان محسوس ہوگا۔

کچھ لوگ پہلے چھوٹے قرض ختم کر کے اپنا حوصلہ بڑھاتے ہیں، جبکہ کچھ لوگ زیادہ سود والے قرض کو پہلے ختم کرنا زیادہ مناسب سمجھتے ہیں۔ اپنی مالی صورتحال اور اپنی عادت کے مطابق وہ طریقہ اختیار کیجیے جس پر آپ مستقل مزاجی سے عمل کر سکیں۔

چھٹا قدم —— اخراجات پر نظم و ضبط قائم رکھیے

قرض ادا کرنے کے دوران ہر روپے کی اہمیت ہوتی ہے۔

کچھ عرصے کے لیے:

غیر ضروری اخراجات روک دیجیے۔

دکھاوے سے بچیے۔

خریداری سے پہلے خود سے پوچھیے:

"کیا یہ واقعی میری ضرورت ہے؟"

یاد رکھیے ——

بچایا گیا ہر روپیہ آپ کے قرض کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

ساتواں قدم — اپنی آمدنی بڑھائیے

اگر ممکن ہو تو اضافی آمدنی کے ذرائع تلاش کیجیے۔

آج کے دور میں اس کے کئی مواقع موجود ہیں:

فری لانس کام

آن لائن ٹیوشن

تحریر یا ترجمہ

ویب سائٹ یا گرافک ڈیزائننگ

آن لائن فروخت

چھوٹا کاروبار

اپنی کسی مہارت یا ہنر سے آمدنی حاصل کرنا

جو بھی اضافی آمدنی حاصل ہو، اس کا زیادہ سے زیادہ حصہ براہِ راست قرض ادا کرنے میں استعمال کیجیے۔

اگر اضافی آمدنی مستقل نہ بھی ہو، تب بھی اسے روزمرہ کے اخراجات میں مکمل خرچ کرنے کے بجائے حتی الامکان قرض کی ادائیگی یا ہنگامی بچت کے لیے محفوظ رکھیے۔

آٹھواں قدم — اپنی پیش رفت کا ریکارڈ رکھیے

ہر مہینے یہ نوٹ کیجیے کہ آپ کا کل قرض کتنا کم ہوا۔

اپنی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر بھی خوشی منائیے۔

یہی معمولی پیش رفت آگے چل کر بڑی کامیابی کی بنیاد بنتی ہے۔

صبر کا دامن تھامے رکھیے

قرض اکثر کئی برسوں میں بنتا ہے، اس لیے اسے ختم ہونے میں بھی وقت لگ سکتا ہے۔

اگر کسی مہینے آپ توقع کے مطابق پیش رفت نہ کر سکیں تو مایوس نہ ہوں۔

گھبراہٹ، پریشانی اور ہمت ہار دینا کسی مسئلے کا حل نہیں۔

اپنے مقصد پر یقین رکھیے۔

اپنے منصوبے پر مسلسل عمل کرتے رہیے۔

ہر چھوٹی پیش رفت بھی پیش رفت ہی ہوتی ہے۔ اپنی موازنہ دوسروں سے نہیں، بلکہ اپنے گزشتہ مہینے سے کیجیے۔

آہستہ آہستہ وہ دن بھی آئے گا جب آپ اپنی آخری قسط ادا کریں گے اور حقیقی مالی آزادی کا سکون محسوس کریں گے۔

نتیجہ

ہمیشہ یاد رکھیے—

قرض سے نجات کوئی مختصر دوڑ نہیں، بلکہ نظم و ضبط، صبر اور درست فیصلوں پر مشتمل ایک طویل سفر ہے۔

ہر بروقت ادا کی گئی قسط...

ہر بچایا گیا روپیہ...

ہر اضافی آمدنی...

اور ہر درست مالی فیصلہ...

آپ کو اُس دن کے مزید قریب لے جاتا ہے جب آپ فخر سے کہہ سکیں گے:

"میں قرض سے آزاد ہوں۔"

"قرض آپ کے حالات کو ضرور چیلنج کر سکتا ہے، لیکن آپ کے حوصلے، نظم و ضبط اور پختہ ارادے کو نہیں۔ اگر آپ ہر روز درست سمت میں ایک قدم بڑھاتے رہیں گے تو وہ دن ضرور آئے گا جب آپ فخر سے کہیں گے: 'میں قرض سے آزاد ہوں۔'

باب: ۳۳

دو عادتیں، دو منزلیں

یہ باب حقیقی واقعات پر مبنی ہے۔ متعلقہ افراد کی رازداری کے تحفظ کے لیے ان کے نام تبدیل کر دیے گئے ہیں۔

میں "راجو" نام کے ایک شخص کو گزشتہ کئی دہائیوں سے جانتا ہوں۔ کبھی وہ ایک کمپنی میں بہت معمولی ملازمت کرتا تھا۔ اس کی تنخواہ اتنی کم تھی کہ گھر کا گزارہ بھی بمشکل ہوتا تھا۔ وہ اپنی بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ ایک جھونپڑی میں رہتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں مستقبل کی فکر صاف دکھائی دیتی تھی۔

میرا بھی اس کمپنی میں باقاعدہ آنا جانا تھا۔ میں وہاں کمپیوٹر، نیٹ ورکنگ، سافٹ ویئر، نئے سسٹمز کی تنصیب اور ان کی دیکھ بھال کا کام کرتا تھا۔ تقریباً ہر روز سب سے پہلے اسی سے ملاقات ہوتی تھی، کیونکہ وہ استقبالیہ (Reception) کی ذمہ داری بھی سنبھالتا تھا۔

باتوں ہی باتوں میں وہ اکثر اپنی پریشانیاں بیان کرتا اور کہتا،

"اتنی کم تنخواہ میں گھر چلانا بہت مشکل ہو گیا ہے۔"

میں ہمیشہ اس سے یہی کہتا،

"ہمت مت ہارو۔ محنت کرنے والے کا وقت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا۔"

کچھ عرصے بعد کمپنی نے اسے ایک نیا تکنیکی کام سکھانا شروع کیا۔ پہلے یہی کام بیرونی کمپنیوں سے کروایا جاتا تھا، جس پر ہر ماہ لاکھوں روپے خرچ ہوتے تھے۔ کمپنی کے مالک نے پہلے خود وہ کام سیکھا، پھر راجو کو اس کی تربیت دی۔

راجو محنتی تھا۔ اس نے پوری لگن سے کام سیکھا اور کچھ ہی عرصے میں اس شعبے کا ماہر بن گیا۔ آہستہ آہستہ پورے شعبے کی ذمہ داری اسی کے سپرد ہو گئی۔ اب وہ کمپنی کے اہم ملازمین میں شمار ہونے لگا۔

یہیں سے اس کی سوچ بدلنے لگی۔

اس نے محسوس کیا کہ جس کام کی اتنی زیادہ مانگ ہے، وہی کام وہ اپنے فارغ وقت میں دوسری کمپنیوں کے لیے بھی کر سکتا ہے۔

ایک دن اس نے مجھ سے کہا،

"میں کمپنی کے لاکھوں روپے بچا رہا ہوں، لیکن میری تنخواہ میں صرف معمولی اضافہ ہوا ہے۔ اگر کہیں ایسا کام ملے تو ضرور بتایئے گا۔"

اتفاق سے میرا کئی دوسری کمپنیوں میں بھی آنا جانا تھا۔ میں نے اسے ایک کمپنی میں اپنے جاننے والے پرمود جی سے ملنے بھیجا۔ وہ گیا، میرا تعارف کروایا اور اسے پہلا اضافی کام مل گیا۔

یہی اس کی کامیابی کی پہلی سیڑھی تھی۔

اس کے بعد اس نے آہستہ آہستہ دوسری کمپنیوں سے بھی کام لینا شروع کر دیا۔ کام بڑھتا گیا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ اب وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو سکتا ہے، تو اس نے ملازمت چھوڑ دی اور اپنا کاروبار شروع کر دیا۔

ابتدا آسان نہیں تھی۔

دفتر چاہیے تھا، مشینیں چاہیے تھیں، ملازمین چاہیے تھے، مارکیٹنگ کرنی تھی اور سرمایہ بھی بہت کم تھا۔ لیکن اس کے پاس ایک ایسی دولت تھی جو کسی بینک سے نہیں ملتی——

اعتماد۔

اس کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ لین دین میں مکمل دیانت دار تھا۔ ایک ایک روپے کا حساب رکھتا تھا۔ کسی کا پیسہ کبھی نہیں روکتا تھا۔ جو وعدہ کرتا، اسے پورا کرتا تھا۔

آہستہ آہستہ بازار میں اس کی ایسی ساکھ بن گئی کہ لوگ بلا جھجھک اس کے ساتھ کام کرنے لگے۔ ضرورت پڑنے پر لوگ خود اس کی مدد کے لیے آگے آ جاتے تھے۔

وقت گزرتا گیا۔

چند برسوں بعد وہی شخص ایک کامیاب صنعت کار بن چکا تھا۔ اس کی اپنی کمپنی تھی، جہاں پچاس سے زیادہ ملازمین کام کرتے تھے۔ دہلی سے ملحقہ ایک شہر میں اس نے اپنی فیکٹری کے لیے کروڑوں روپے کی زمین خرید لی۔

آج جب میں اسے دیکھتا ہوں تو یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہی وہ شخص ہے جس نے کبھی ڈھائی ہزار روپے ماہانہ تنخواہ سے اپنی زندگی کا آغاز کیا تھا۔

اس کی کامیابی کا سب سے بڑا راز صرف اس کی تکنیکی مہارت نہیں تھا، بلکہ اس کا دیانت دار رویہ، شفاف لین دین اور مضبوط ساکھ تھی۔

اب دوسری کہانی بھی سنیے۔

یہ بھی میرے ایک نہایت قریبی واقف کار کی سچی کہانی ہے۔

اس نے بھی غربت سے جدوجہد کرتے ہوئے اپنا کاروبار شروع کیا۔ ابتدا میں وہ محنتی تھا، اس کا رویہ اچھا تھا اور بازار میں اس کی اچھی شہرت بن گئی تھی۔ دکاندار اسے صرف ایک فون پر لاکھوں روپے کا مال ادھار بھیج دیتے تھے۔

لیکن آہستہ آہستہ اس کی عادتیں بدلنے لگیں۔

وہ سامان تو فروخت کر دیتا، لیکن وقت پر ادائیگی نہیں کرتا تھا۔ مالی حساب کتاب بگڑنے لگا۔ یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ آخر رقم کہاں جا رہی ہے۔

رفتہ رفتہ اس کی ساکھ گرنے لگی۔

دکانداروں نے اسے ادھار دینا بند کر دیا۔

اس کے بعد اس نے ایک کے بعد ایک قرض لینا شروع کر دیا۔ رشتہ داروں سے بھی پیسے لیے، لیکن وقت پر واپس نہ کیے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ رشتے خراب ہو گئے، اعتماد ٹوٹ گیا اور بدنامی پھیلنے لگی۔

بینکوں اور مالیاتی اداروں کے قرض بھی وقت پر ادا نہ ہو سکے۔ معاملہ عدالتوں تک پہنچ گیا۔ عدالتی چکر شروع ہو گئے۔ کاروبار متاثر ہوا اور بالآخر تقریباً سب کچھ بکھر گیا۔

ان دونوں افراد کے درمیان سب سے بڑا فرق ان کی ابتدائی حالات میں نہیں تھا۔

دونوں نے غربت دیکھی تھی۔

دونوں نے جدوجہد کی تھی۔

دونوں کو مواقع ملے تھے۔

فرق صرف اتنا تھا کہ ایک نے اعتماد حاصل کیا، جبکہ دوسرے نے اعتماد کھو دیا۔

ایک نے اپنی ساکھ کو اپنی سب سے بڑی دولت سمجھا، جبکہ دوسرے نے سب سے پہلے اسی کو گنوا دیا۔

یاد رکھیے، کاروبار صرف پیسوں سے نہیں چلتا، بلکہ اعتماد سے چلتا ہے۔ پیسہ کھو جائے تو دوبارہ کمایا جا سکتا ہے، لیکن اگر اعتماد کھو جائے تو اسے دوبارہ حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

اگر آپ قرض سے بچنا چاہتے ہیں، مالی طور پر مضبوط بننا چاہتے ہیں اور زندگی میں پائیدار کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو اپنی آمدنی بڑھانے سے پہلے اپنی دیانت داری، نظم و ضبط، شفافیت اور ساکھ کو مضبوط بنائیے۔

یہی وہ اوصاف ہیں جو ایک معمولی ملازم کو کروڑوں کے کاروبار کا مالک بنا سکتے ہیں، اور انہی اوصاف کی کمی ایک اچھے خاصے کاروبار کو بھی قرض اور تباہی میں بدل سکتی ہے۔

باب: ۳۴

چند عظیم شخصیات سے مالی زندگی کے اسباق

"کامیابی کا راز صرف زیادہ کمانے میں نہیں، بلکہ درست سوچ، نظم وضبط اور دولت کے دانشمندانہ استعمال میں پوشیدہ ہے۔"

ہم اکثر کسی کامیاب شخص کو دیکھ کر اس کی دولت، شہرت یا کامیابیوں سے متاثر ہو جاتے ہیں، لیکن اس کی حقیقی کامیابی کے پیچھے برسوں کا نظم وضبط، دوراندیشی، سادگی اور درست فیصلے ہوتے ہیں۔

عظیم شخصیات ہمیں صرف یہ نہیں سکھاتیں کہ کامیابی کیسے حاصل کی جائے، بلکہ یہ بھی بتاتی ہیں کہ کامیابی حاصل ہونے کے بعد اسے کیسے برقرار رکھا جائے۔

آیئے، چند ایسی بااثر شخصیات سے سیکھنے کی کوشش کریں جن کی زندگی سے مالی نظم وضبط، دیانت داری اور ذمہ داری کا درس ملتا ہے۔

۱۔ وارن بفیٹ — سادگی اور دوراندیشی

دنیا کے کامیاب ترین سرمایہ کاروں میں شمار کیے جانے والے وارن بفیٹ کی زندگی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ حقیقی خوشحالی صرف دولت جمع کرنے میں نہیں، بلکہ اس کے دانشمندانہ استعمال میں ہے۔

ان کا ایک مشہور قول ہے:

"اگر آپ وہ چیزیں خریدیں گے جن کی آپ کو ضرورت نہیں، تو ایک دن آپ کو اپنی ضروری چیزیں بیچنی پڑ سکتی ہیں۔"

یہ پیغام ہمیں غیر ضروری اخراجات، دکھاوے اور جذباتی خریداری سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے۔

۲۔ اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام — کردار سب سے بڑی دولت

ڈاکٹر اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام نے اپنی پوری زندگی میں سادگی، دیانت داری اور نظم وضبط کو سب سے زیادہ اہمیت دی۔

ملک کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہونے کے باوجود انہوں نے عاجزی اور سادگی کو کبھی نہیں چھوڑا۔

ان کی زندگی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ حقیقی عزت دولت سے نہیں، بلکہ کردار اور عمل سے حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ رتن ٹاٹا—کامیابی کے ساتھ سماجی ذمہ داری

رتن ٹاٹا نے یہ ثابت کیا کہ کاروبار صرف منافع کمانے کا ذریعہ نہیں، بلکہ معاشرے کے لیے اپنی ذمہ داری ادا کرنے کا بھی ایک بہترین موقع ہے۔

ان کی زندگی سے یہ سبق ملتا ہے کہ دیرپا کامیابی صرف دیانت داری، اعتماد اور اعلیٰ اقدار کی بنیاد پر قائم رہتی ہے۔

کاروبار میں ساکھ، دولت سے کہیں زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔

۴۔ عظیم پریم جی—دولت کا بہترین استعمال

عظیم پریم جی نے تعلیم اور سماجی خدمت کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دے کر یہ پیغام دیا کہ دولت کا بہترین استعمال صرف ذاتی آسائشوں پر خرچ کرنا نہیں، بلکہ معاشرے کی ترقی میں حصہ لینا بھی ہے۔

دولت کی اصل قدر اس کے جمع کرنے میں نہیں، بلکہ اس کے صحیح استعمال میں ظاہر ہوتی ہے۔

ان تمام شخصیات سے حاصل ہونے والے مشترکہ اسباق

اگرچہ ان تمام شخصیات نے مختلف شعبوں میں کام کیا، لیکن ان کی زندگیوں میں چند مشترکہ خصوصیات نمایاں نظر آتی ہیں۔

انہوں نے کردار کو دولت سے زیادہ اہمیت دی۔

انہوں نے نظم وضبط اور سادگی کو اپنایا۔

انہوں نے مستقبل کی منصوبہ بندی کے ساتھ فیصلے کیے۔

انہوں نے دیانت داری اور اعتماد کو اپنی پہچان بنایا۔

انہوں نے دولت کو ایک ذریعہ سمجھا، زندگی کا آخری مقصد نہیں۔

کیا ان اصولوں پر صرف امیر لوگ ہی عمل کر سکتے ہیں؟

ہرگز نہیں۔

اگر آپ کی ماہانہ آمدنی ₹20,000 ہے، تب بھی آپ بچت کر سکتے ہیں۔

اور اگر آپ کی آمدنی ₹2,00,000 ہے، تب بھی غلط عادتوں کی وجہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

فرق آمدنی کا نہیں، بلکہ سوچ اور عادتوں کا ہوتا ہے۔

دولت کمانے کی صلاحیت یقیناً اہم ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ اہم یہ ہے کہ آپ اپنی کمائی کا صحیح انتظام کرنا سیکھیں۔

اپنی زندگی میں کیا اپنائیں؟

عظیم شخصیات کی نقل ان کے رہن سہن سے نہیں، بلکہ ان کی اچھی عادتوں سے کیجیے۔

سادگی اختیار کیجیے۔

دیانت داری کو کبھی نہ چھوڑیئے۔

مستقبل کی منصوبہ بندی کیجیے۔

باقاعدگی سے بچت کیجیے۔

ہر مالی فیصلہ سوچ سمجھ کر کیجیے۔

یہی عادتیں آہستہ آہستہ مالی استحکام اور باعزت زندگی کی مضبوط بنیاد بن جاتی ہیں۔

نتیجہ

عظمت صرف بڑی کامیابیاں حاصل کرنے سے نہیں آتی، بلکہ درست اقدار کے ساتھ زندگی گزارنے سے آتی ہے۔

اگر آپ بھی مالی طور پر محفوظ، باوقار اور متوازن زندگی چاہتے ہیں، تو ان عظیم شخصیات کی بہترین عادتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنایئے۔

"عظیم شخصیات ہمیں یہ نہیں سکھاتیں کہ کتنا کمانا ہے، بلکہ یہ سکھاتی ہیں کہ جو کچھ کمایا ہے، اسے کس طرح صحیح استعمال کرنا ہے۔ حقیقی خوشحالی دولت، کردار، نظم و ضبط اور معاشرے کے لیے ذمہ داری ـــــ ان چاروں کے حسین امتزاج میں پوشیدہ ہے۔"

باب: ۳۵

دھوکے کی دولت کا انجام

"محنت سے کمایا ہوا مال برکت لاتا ہے، لیکن دھوکے سے کمایا ہوا مال آخرکار تباہی کا سبب بنتا ہے۔"

زندگی میں بعض واقعات ایسے ہوتے ہیں جو برسوں تک یاد رہتے ہیں۔ وہ صرف ایک کہانی نہیں ہوتے، بلکہ ایسی نصیحت بن جاتے ہیں جو انسان کی سوچ بدل دیتی ہے۔

میں نے اپنی زندگی میں ایسا ہی ایک واقعہ بہت قریب سے دیکھا۔
اس واقعے نے مجھے یہ سمجھا دیا کہ دولت سے بھی زیادہ قیمتی چیز انسان کا کردار اور لوگوں کا اعتماد ہوتا ہے۔
اچانک حاصل ہونے والی دولت
میں ایک ایسے شخص کو کئی برسوں سے جانتا تھا۔
اس کا بچپن مالی تنگی میں گزرا تھا۔ خاندان کی حالت معمولی تھی اور زندگی جدوجہد سے بھرپور تھی۔ شادی کے بعد اس کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئیں۔
وہ بڑے بڑے خواب تو دیکھتا تھا، لیکن سخت محنت سے اکثر بچتا تھا۔
کچھ عرصے بعد اس نے انٹرنیٹ کے ذریعے کوئی کام شروع کیا۔
آہستہ آہستہ اس کی مالی حالت اتنی تیزی سے بدلنے لگی کہ آس پاس کے لوگ بھی حیران رہ گئے۔
چند ہی برسوں میں اس نے ایک شاندار فلیٹ لے لیا۔
مہنگی گاڑیاں...
جدید ترین موبائل فون...
عمدہ فرنیچر...
بیرونِ ملک سفر...
پُرتعیش طرزِ زندگی...
یوں محسوس ہوتا تھا جیسے سب کچھ راتوں رات بدل گیا ہو۔
جو شخص کبھی مالی مشکلات کا شکار تھا، وہ اب کامیابی کی علامت بن چکا تھا۔
فطری طور پر لوگ اس سے متاثر ہونے لگے۔

کامیابی کے پیچھے چھپی حقیقت

میں بھی اس کی ترقی دیکھ کر خوش تھا۔

میرے ذہن میں کبھی کبھی یہ سوال ضرور آتا تھا کہ اتنی تیز کامیابی کا راز کیا ہے، لیکن بغیر کسی ثبوت کے کسی پر شک کرنا مناسب نہیں تھا۔

وقت گزرتا گیا۔

پھر ایک دن اچانک خبر ملی—

وہ اپنے پورے خاندان کے ساتھ غائب ہو گیا تھا۔

اس کے گھر میں لاکھوں روپے کا سامان ویسے ہی موجود تھا۔

مہنگے کپڑے...

فرنیچر...

باورچی خانے کا سامان...

سب کچھ اپنی جگہ موجود تھا۔

لیکن وہ خود کبھی واپس نہیں آیا۔

لوگوں کا اعتماد کیسے ٹوٹا

چند دن بعد ایسے لوگ سامنے آنے لگے جنہوں نے اسے لاکھوں اور کروڑوں روپے دے رکھے تھے۔

کسی کے پانچ لاکھ روپے تھے۔

کسی کے دس لاکھ روپے۔

کسی کے پچاس لاکھ روپے۔

اور بعض لوگوں کی پوری عمر کی جمع پونجی بھی اسی میں لگی ہوئی تھی۔

میں نے لوگوں سے پوچھا:

"آپ نے اتنی بڑی رقم اس پر کیسے اعتماد کر کے دے دی؟"

تب پوری حقیقت سامنے آئی۔

وہ لوگوں سے سرمایہ کاری کے نام پر رقم لیتا تھا۔

ابتدا میں وہ باقاعدگی سے منافع دیتا تھا۔

جس شخص نے دس لاکھ روپے لگائے، اسے اگلے مہینے منافع مل گیا۔

اعتماد بڑھ گیا۔

اس نے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی شامل کر لیا۔

آہستہ آہستہ ایک بڑا نیٹ ورک بن گیا۔

نئے لوگوں کی رقم آتی رہی اور پرانے لوگوں کو اسی رقم سے ادائیگی کی جاتی رہی۔

جب تک نئے سرمایہ کار شامل ہوتے رہے، سب کچھ معمول کے مطابق دکھائی دیتا رہا۔

لیکن جیسے ہی کافی رقم جمع ہو گئی، سارا کھیل ختم ہو گیا۔

بعد میں معلوم ہوا کہ یہ کوئی حقیقی منافع کمانے والا کاروبار نہیں تھا، بلکہ نئے سرمایہ کاروں کی رقم سے پرانے سرمایہ کاروں کو ادائیگی کی جا رہی تھی۔

اس قسم کی اسکیمیں زیادہ عرصہ نہیں چل سکتیں، اور آخر کار زیادہ تر سرمایہ کاروں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

اس واقعے سے حاصل ہونے والے اسباق

اس واقعے نے مجھے زندگی کی کئی اہم باتیں سکھائیں۔

پہلا سبق — دھوکے کی کمائی کبھی پائیدار نہیں ہوتی

دھوکے سے کمایا ہوا مال کچھ وقت کے لیے آسائشیں فراہم کر سکتا ہے، لیکن وہ دل کا سکون، عزت اور محفوظ مستقبل کبھی نہیں دے سکتا۔

ایسا شخص وقتی طور پر کامیاب نظر آ سکتا ہے، لیکن اس کی زندگی میں خوف، بے یقینی اور بدنامی کا سایہ ہمیشہ رہتا ہے۔

دوسرا سبق — سمجھے بغیر کبھی سرمایہ کاری نہ کیجیے

اگر کوئی شخص بہت کم وقت میں غیر معمولی یا یقینی منافع کا وعدہ کرے تو فوراً محتاط ہو جائیے۔

ہر سرمایہ کاری کو اچھی طرح سمجھیے۔

سوال کیجیے۔

خطرات کو جانیے۔

اور صرف اس لیے سرمایہ کاری مت کیجیے کہ دوسرے لوگ بھی کر رہے ہیں۔

یاد رکھیے —

ہجوم ہمیشہ درست نہیں ہوتا۔

تیسرا سبق — لالچ عقل کو کمزور کر دیتا ہے

زیادہ منافع کمانے کی خواہش فطری بات ہے۔

لیکن جب یہی خواہش لالچ میں بدل جائے تو انسان صحیح اور غلط کا فرق بھولنے لگتا ہے۔

دھوکے باز لوگ اکثر اسی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

نتیجہ

دیانت داری سے کمائی گئی تھوڑی سی آمدنی بھی دل کا سکون عطا کرتی ہے۔

اس کے برعکس، دھوکے اور فریب سے حاصل کی گئی بڑی دولت بھی انسان کو حقیقی خوشی نہیں دے سکتی۔

دولت کمانا یقیناً اہم ہے، لیکن اس سے کہیں زیادہ اہم یہ ہے کہ اسے جائز اور درست طریقے سے کمایا جائے۔

"دھوکے کی دولت کچھ وقت کے لیے چمک سکتی ہے، لیکن اس کا انجام اکثر دکھ، پچھتاوے اور بدنامی پر ہوتا ہے۔ حقیقی خوشحالی وہی ہے جو دیانت داری، محنت اور اعتماد کی بنیاد پر قائم ہو۔ اس لیے ہر ایسے سرمایہ کاری یا آمدنی کے موقع سے محتاط رہیے جو بغیر کسی معقول بنیاد کے غیر معمولی منافع کا وعدہ کرے۔"

باب:۳۶

مالی بحران سے نکلنے کی 25 عملی عادتیں

"مالی کامیابی کسی ایک بڑے فیصلے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ ہر روز اپنائی جانے والی چھوٹی چھوٹی اچھی عادتوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔"

اگر آپ مالی بحران سے نکلنا چاہتے ہیں تو صرف زیادہ آمدنی کا انتظار مت کیجیے۔ اپنی روزمرہ زندگی میں چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں لائیے۔ یہی تبدیلیاں وقت کے ساتھ آپ کی مالی حالت کو بہتر بنا سکتی ہیں۔

ذیل میں دی گئی **25 عادتیں** کسی معجزے کا وعدہ نہیں کرتیں، لیکن اگر انہیں **مستقل مزاجی** کے ساتھ اپنایا جائے تو یہ یقیناً آپ کی مالی زندگی کا رخ بدل سکتی ہیں۔

1۔ ہر خرچ لکھنے کی عادت اپنائیے۔

جو شخص اپنے اخراجات نہیں لکھتا، وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ اس کا پیسہ کہاں جا رہا ہے۔

2۔ اپنی آمدنی سے کم خرچ کیجیے۔

یہ مالی آزادی کا پہلا اصول ہے۔

3۔ پہلے بچت، پھر خرچ۔

مہینے کے آخر میں بچت کرنے کا انتظار نہ کیجیے۔ آمدنی ملتے ہی بچت الگ رکھ دیجیے۔

4۔ ہر ماہ بجٹ بنائیے۔

بغیر بجٹ کے زندگی، بغیر نقشے کے سفر کی طرح ہوتی ہے۔

5۔ غیر ضروری خریداری سے پہلے 24 گھنٹے انتظار کیجیے۔

اکثر ایک دن بعد وہ چیز اتنی ضروری محسوس نہیں ہوتی۔

6۔ نقد اور ڈیجیٹل دونوں طرح کے اخراجات کا حساب رکھیے۔

ڈیجیٹل ادائیگی سے خرچ کم نہیں ہو جاتا۔

7۔ تمام بل وقت پر ادا کیجیے۔

تاخیر سے ادائیگی اضافی فیس اور ذہنی دباؤ دونوں میں اضافہ کرتی ہے۔

8۔ای ایم آئی (EMI) کی تعداد کم رکھیے۔
جتنی کم ای ایم آئی ہوں گی، اتنی ہی زیادہ مالی آزادی ہو گی۔

9۔ہر ماہ ایک چھوٹا ہدف مقرر کیجیے۔
مثلاً: اس ماہ ₹1,000 اضافی بچانے ہیں۔

10۔اضافی آمدنی کے مواقع تلاش کرتے رہیے۔
صرف تنخواہ یا ایک ہی کاروبار پر مکمل انحصار نہ کیجیے۔

11۔قرض دیتے وقت بھی احتیاط کیجیے۔
جتنی رقم کھونے کی استطاعت نہ ہو، اتنی قرض نہ دیجیے۔

12۔ہر چھ ماہ بعد اپنے مالی اہداف کا جائزہ لیجیے۔
منصوبہ اسی وقت کامیاب ہوتا ہے جب اس کا باقاعدہ جائزہ لیا جائے۔

13۔انشورنس اور ضروری دستاویزات منظم رکھیے۔
ہنگامی حالات میں یہی سب سے زیادہ کام آتی ہیں۔

14۔بچوں کو دولت کی قدر سکھائیے۔
مالی تعلیم گھر سے شروع ہوتی ہے۔

15۔دوسروں سے موازنہ کرنے کی عادت چھوڑ دیجیے۔
دوسروں کی طرزِ زندگی دیکھ کر اپنے اخراجات بڑھانا مالی غلطی ہے۔

16۔ہر نئی چیز فوراً خریدنے کی جلدی نہ کیجیے۔
اگر پرانی چیز قابلِ استعمال ہے تو اسے بدلنا ضروری نہیں۔

17۔قرض لینے سے پہلے اپنے گھر والوں سے مشورہ کیجیے۔
ایک بڑا مالی فیصلہ پورے خاندان کو متاثر کرتا ہے۔

18۔ہنگامی فنڈ (Emergency Fund) بناتے رہیے۔
آہستہ آہستہ ہی سہی، لیکن اسے بنانا کبھی بند نہ کیجیے۔

19۔ کریڈٹ کارڈ کا محتاط استعمال کیجیے۔

سہولت کو عادت نہ بننے دیجیے۔

20۔ کسی بھی منصوبے میں سرمایہ کاری سے پہلے مکمل معلومات حاصل کیجیے۔

بغیر سمجھے سرمایہ کاری کرنا خطرے کو دعوت دینا ہے۔

21۔ ہر سال ایک نئی مہارت سیکھیے۔

علم بھی مستقبل کی ایک سرمایہ کاری ہے۔

22۔ اپنی صحت کا خیال رکھیے۔

بیماری کئی بار مالی بحران کی ابتدا بن جاتی ہے۔

23۔ ایمانداری کے ساتھ ٹیکس اور دیگر مالی ذمہ داریاں پوری کیجیے۔

معمولی بچت کے لیے بڑا خطرہ مول نہ لیجیے۔

24۔ صبر اختیار کیجیے۔

مالی بہتری آہستہ آہستہ حاصل ہوتی ہے۔

25۔ ہر رات خود سے ایک سوال کیجیے۔

"کیا آج میں نے کوئی ایسا مالی فیصلہ کیا ہے جس پر مجھے کل پچھتانا پڑے؟"

اگر جواب **"نہیں"** ہے تو سمجھ لیجیے کہ آپ صحیح راستے پر گامزن ہیں۔

میرا سبق

میں نے اپنی زندگی میں یہ تجربہ کیا ہے کہ مالی تبدیلی اچانک نہیں آتی۔ یہ ہر روز کیے جانے والے چھوٹے چھوٹے فیصلوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جس دن ہم اپنی عادتیں بدل لیتے ہیں، اسی دن سے ہمارا مستقبل بھی بدلنا شروع ہو جاتا ہے۔

خلاصہ

اچھی مالی عادتیں ہی پائیدار خوشحالی کی بنیاد ہیں۔

چھوٹی چھوٹی اصلاحات بڑے نتائج پیدا کرتی ہیں۔

نظم و ضبط، صبر اور مستقل مزاجی کامیابی کی کنجیاں ہیں۔

مالی آزادی ایک سفر ہے، منزل نہیں۔

آج کی اچھی عادت، کل کی مالی حفاظت بنتی ہے۔

"اپنی عادتیں بدل دیجیے، آپ کا مستقبل خود بخود بدلنا شروع ہو جائے گا۔"

باب: ۳۷

بجٹ بنانا — دولت کا نقشہ

"جس طرح بغیر نقشے کے سفر مشکل ہو جاتا ہے، اسی طرح بغیر بجٹ کے مالی زندگی بے سمت ہو جاتی ہے۔"

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ان کی آمدنی کم ہے، اس لیے وہ بچت نہیں کر پاتے۔ لیکن جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ ہر ماہ ان کا پیسہ کہاں خرچ ہوتا ہے، تو ان کے پاس کوئی واضح جواب نہیں ہوتا۔

یہی سب سے بڑی مشکل ہے۔

جس رقم کا حساب نہیں رکھا جاتا، وہ اکثر بغیر احساس کے خرچ ہو جاتی ہے۔

بجٹ بنانا صرف آمدنی اور اخراجات لکھنے کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ اپنے مال کو درست سمت دینے کا عمل ہے۔ یہ طے کرتا ہے کہ آپ کا پیسہ آپ کی ترجیحات پر خرچ ہوگا یا آپ کی کمزوریوں پر۔

بجٹ کیا ہے؟

سادہ الفاظ میں —

بجٹ ایک تحریری منصوبہ ہے، جس میں یہ طے کیا جاتا ہے کہ پورے مہینے میں آنے والی رقم کہاں اور کتنی خرچ کی جائے گی۔

بجٹ آپ کو یہ نہیں بتاتا کہ آپ کتنی آمدنی حاصل کرتے ہیں۔

بجٹ آپ کو یہ بتاتا ہے کہ آپ اپنی آمدنی کو کتنی سمجھ داری سے استعمال کرتے ہیں۔

بجٹ کیوں ضروری ہے؟

بجٹ بنانے سے —

غیر ضروری اخراجات کی نشاندہی ہوتی ہے۔

بچت آسان ہو جاتی ہے۔

ای ایم آئی (EMI) اور بل وقت پر ادا کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔

مالی دباؤ کم ہوتا ہے۔

مستقبل کی منصوبہ بندی آسان ہو جاتی ہے۔

جس خاندان کا بجٹ واضح ہوتا ہے، وہ اچانک آنے والے اخراجات کا بھی بہتر انداز میں مقابلہ کر سکتا ہے۔

بجٹ بنانے کا آسان طریقہ

سب سے پہلے اپنی کل ماہانہ آمدنی لکھیں۔

پھر اخراجات کو مختلف زمروں میں تقسیم کریں۔

ضروری اخراجات

گھر کا کرایہ یا ہاؤس لون

راشن

بجلی اور پانی

بچوں کی تعلیم

دوائیں

سفر

مالی ذمہ داریاں

ای ایم آئی (EMI)

دیگر قرضے

انشورنس پریمیم

مستقبل کی تیاری

بچت

سرمایہ کاری

ہنگامی فنڈ

ذاتی اخراجات

موبائل

تفریح

باہر کھانا

دیگر ذاتی اخراجات

ایک سادہ ماہانہ بجٹ

رقم(₹)	تفصیل
50,000	کل آمدنی
25,000	ضروری اخراجات
10,000	ای ایم آئی(EMI)
5,000	بچت
7,000	دیگر اخراجات
3,000	ہنگامی اخراجات

یہ صرف ایک مثال ہے۔

ہر خاندان اپنی آمدنی اور ضروریات کے مطابق اپنا الگ بجٹ بنا سکتا ہے۔

صرف بجٹ بنانا کافی نہیں

بہت سے لوگ ایک بار بجٹ بنا لیتے ہیں، پھر دوبارہ کبھی اس پر نظر نہیں ڈالتے۔

یہ سب سے بڑی غلطی ہے۔

ہر ماہ کے آخر میں خود سے یہ سوال کیجیے:

کیا میں بجٹ کے مطابق چلا؟

کہاں زیادہ خرچ ہوا؟

اگلے مہینے مجھے کیا بہتری لانی ہے؟

بجٹ اسی وقت کامیاب ہوتا ہے جب اس کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے۔

خاندان کو بھی شامل کیجیے

اگر گھر میں صرف ایک شخص بجٹ سے واقف ہو اور باقی افراد بغیر منصوبہ بندی کے اخراجات کرتے رہیں، تو منصوبہ کامیاب نہیں ہوگا۔

میاں بیوی، اور جہاں مناسب ہو، بڑے بچوں کو بھی خاندان کی مالی منصوبہ بندی کی بنیادی باتوں سے آگاہ ہونا چاہیے۔

جب پورا خاندان ایک ہی مقصد کے ساتھ چلتا ہے، تو مالی نظم و ضبط قائم رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

نقد یا ڈیجیٹل —— اہم کیا ہے؟

بہت سے لوگ پوچھتے ہیں:

"کیا نقد خرچ کرنا بہتر ہے یا ڈیجیٹل ادائیگی؟"

جواب بہت سادہ ہے——

اہم بات ادائیگی کا طریقہ نہیں، بلکہ اپنے اخراجات پر آپ کا کنٹرول ہے۔

اگر آپ ہر خرچ کا باقاعدہ ریکارڈ رکھتے ہیں، تو دونوں طریقے یکساں مفید ہو سکتے ہیں۔

اس باب کی اہم باتیں

بجٹ مالی زندگی کا نقشہ ہے۔

آمدنی سے زیادہ اہم اس کا درست استعمال ہے۔

ہر خرچ کا حساب رکھیے۔

ہر ماہ بجٹ کا جائزہ لیجیے۔

پورے خاندان کو مالی نظم و ضبط میں شریک کیجیے۔

"جو شخص اپنے پیسوں کا حساب رکھتا ہے، وہی مستقبل میں اپنے خوابوں کا بھی بہتر منصوبہ بنا سکتا ہے۔"

باب:۳۸

آمدنی کیسے بڑھائیں؟—— صرف بچت نہیں، کمائی بھی ضروری ہے

"قرض سے نکلنے کا راستہ صرف اخراجات کم کرنے سے نہیں، بلکہ آمدنی بڑھانے سے بھی بنتا ہے۔"

مالی مشکلات کا سامنا کرنے والے اکثر لوگ سب سے پہلے اپنے اخراجات کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ضروری بھی ہے، کیونکہ غیر ضروری اخراجات پر قابو پانا مالی نظم و ضبط کی پہلی سیڑھی ہے۔ لیکن اس کی ایک حد ہوتی ہے۔ آپ اخراجات کو صرف ایک مخصوص حد تک ہی کم کر سکتے ہیں۔

اس کے برعکس، آمدنی بڑھانے کے مواقع کہیں زیادہ وسیع ہوتے ہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی آمدنی بڑھانے کے لیے مسلسل کوشش کرتا رہے، تو وہ نہ صرف اپنے قرض جلد ادا کر سکتا ہے بلکہ بچت، سرمایہ کاری اور مالی تحفظ کی مضبوط بنیاد بھی قائم کر سکتا ہے۔

آمدنی بڑھانے کی ابتدا سوچ سے ہوتی ہے

بہت سے لوگ کہتے ہیں:

"میری نوکری چھوٹی ہے، میں کیا کر سکتا ہوں؟"

یہی سوچ اکثر ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بن جاتی ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ بے شمار کامیاب لوگوں نے بہت معمولی سطح سے آغاز کیا اور مسلسل سیکھتے ہوئے بڑی کامیابی حاصل کی۔

اہم بات یہ نہیں کہ آج آپ کی آمدنی کتنی ہے، بلکہ یہ ہے کہ کیا آپ خود کو بہتر بنانے اور آگے بڑھنے کے لیے تیار ہیں۔

اپنی صلاحیتوں کو پہچانیے

ہر انسان کے اندر کوئی نہ کوئی ایسی صلاحیت ضرور ہوتی ہے جو اضافی آمدنی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

خود سے چند سوال کیجیے:

میں کون سا کام سب سے بہتر کر سکتا ہوں؟

لوگ کس کام پر میری تعریف کرتے ہیں؟

کون سی مہارت مجھے اضافی آمدنی دلا سکتی ہے؟

ممکن ہے کہ آپ کو—

کمپیوٹر کا اچھا علم ہو۔

سلائی، کڑھائی یا دستکاری آتی ہو۔

پڑھانے کا تجربہ ہو۔

لکھنے، ترجمہ کرنے یا گرافک ڈیزائن کی مہارت ہو۔

مرمت، تکنیکی یا دیگر عملی کاموں کا تجربہ ہو۔

یہی مہارتیں وقت کے ساتھ آپ کی اضافی آمدنی کی مضبوط بنیاد بن سکتی ہیں۔

صرف ایک آمدنی پر انحصار نہ کیجیے

اگر خاندان کی پوری مالی ذمہ داری صرف ایک آمدنی پر منحصر ہو، تو کسی بھی ہنگامی صورتحال— جیسے ملازمت ختم ہو جانا، بیماری یا کاروبار میں نقصان— سے بڑی مشکل پیدا ہو سکتی ہے۔

جہاں تک ممکن ہو، آمدنی کے ایک سے زیادہ ذرائع پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔

مثال کے طور پر—

جزوقتی (Part-time) کام

فری لانس خدمات

آن لائن کام

چھوٹا گھریلو کاروبار

تربیت یا مشاورت

اپنی دلچسپی پر مبنی کوئی چھوٹا کاروبار

چھوٹی شروعات بھی مستقبل میں بڑی مالی حفاظت کی بنیاد بن سکتی ہیں۔

اپنے فارغ وقت کو موقع بنائیے

روزانہ صرف ایک یا دو گھنٹوں کا درست استعمال بھی آپ کا مستقبل بدل سکتا ہے۔

اس وقت کو —

نئی مہارت سیکھنے،

کسی سرٹیفکیٹ (Certificate) کے لیے تعلیم حاصل کرنے،

ڈیجیٹل ذرائع کی تربیت لینے،

یا اضافی آمدنی کے کسی کام میں صرف کیا جا سکتا ہے۔

آج سیکھی گئی مہارت، کل کی مستقل آمدنی بن سکتی ہے۔

آپ کی ساکھ ہی آپ کی سب سے بڑی دولت ہے

لوگ صرف مہارت کی وجہ سے کام نہیں دیتے، بلکہ اعتماد کی بنیاد پر بھی دیتے ہیں۔

اگر آپ —

وقت کے پابند ہیں،

دیانت دار ہیں،

اپنے کام کا معیار برقرار رکھتے ہیں،

اور اپنے وعدے کا احترام کرتے ہیں،

تو آہستہ آہستہ لوگ خود آپ کو کام تجویز کرنے لگیں گے۔

اعتماد ایک ایسی انمول دولت ہے جسے خریدا نہیں جا سکتا، بلکہ برسوں کی دیانت داری اور اچھے اخلاق سے حاصل کیا جاتا ہے۔

آمدنی بڑھے تو پہلے بچت بڑھائیے

بہت سے لوگ ایک عام غلطی کرتے ہیں۔

جیسے ہی ان کی آمدنی بڑھتی ہے، وہ فوراً اپنی طرزِ زندگی بھی بدل لیتے ہیں۔

مہنگا موبائل...

نئی گاڑی...

بڑے اخراجات...

اور نئی نئی سہولتیں...

نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آمدنی بڑھنے کے باوجود ان کی مالی حالت پہلے جیسی ہی رہتی ہے۔

اس لیے ایک آسان اصول اپنائیے—

جب بھی آمدنی بڑھے، سب سے پہلے اپنی بچت اور سرمایہ کاری بڑھائیے۔

اس کے بعد ہی ضرورت اور استطاعت کے مطابق اپنی طرزِ زندگی بہتر بنائیے۔

خود سے یہ سوال کیجیے

وقتاً فوقتاً خود سے ایمانداری کے ساتھ یہ سوال کیجیے:

کیا میں نے گزشتہ پانچ برسوں میں کوئی نئی مہارت سیکھی ہے؟

کیا میرے پاس آمدنی کا ایک سے زیادہ ذریعہ ہے؟

اگر آج میری ملازمت ختم ہو جائے تو میں اپنے خاندان کے اخراجات کیسے پورے کروں گا؟

کیا میں ہر ماہ اپنی آمدنی بڑھانے کے لیے کوئی نیا قدم اٹھاتا ہوں؟

اگر ان سوالوں کے جواب آپ کو مطمئن نہیں کرتے تو پریشان نہ ہوں۔

آج ہی آغاز کیجیے۔

ہر بڑی تبدیلی ایک چھوٹے قدم سے ہی شروع ہوتی ہے۔

نتیجہ

اخراجات کم کرنا ضروری ہے، لیکن صرف اسی پر انحصار کرنا کافی نہیں۔

مالی آزادی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب **بچت**، **نظم و ضبط** **اور بڑھتی ہوئی آمدنی** تینوں ساتھ ساتھ چلیں۔

نئی چیزیں سیکھیے۔

اپنی مہارتوں کو ترقی دیجیے۔

اضافی آمدنی کے مواقع تلاش کیجیے۔

اور اپنی بڑھتی ہوئی آمدنی کو اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے میں استعمال کیجیے۔

"آپ کی سب سے بڑی دولت آج کی آمدنی نہیں، بلکہ مستقبل میں اس سے زیادہ کمانے کی آپ کی صلاحیت ہے۔ جو شخص سیکھنا کبھی نہیں چھوڑتا، اپنی صلاحیتوں کو مسلسل نکھارتا رہتا ہے اور دیانت داری کے ساتھ مواقع سے فائدہ اٹھاتا ہے، اس کی مالی ترقی کو کوئی زیادہ عرصے تک نہیں روک سکتا۔"

باب: ۳۹

دیانت داری اور مالی نظم و ضبط کی اہمیت

"دولت کھو کر دوبارہ کمائی جا سکتی ہے، لیکن کردار کھو کر عزت واپس حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔"

کسی بھی شخص کی مالی حالت صرف اس کی آمدنی سے متعین نہیں ہوتی۔ اس کی حقیقی بنیاد اس کے کردار، دیانت داری اور مالی نظم و ضبط میں پوشیدہ ہوتی ہے۔

میں نے اپنی زندگی میں ایسے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے جن کی آمدنی زیادہ نہیں تھی، پھر بھی وہ عزت، خود اعتمادی اور اطمینان کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے۔ دوسری طرف، میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جن کے پاس دولت کی کوئی کمی نہیں تھی، لیکن نظم و ضبط کی کمی، غلط عادتوں اور غیر دانشمندانہ فیصلوں کی وجہ سے وہ مالی بحران کا شکار ہو گئے۔

اس لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ دولت کمانے سے پہلے اسے سنبھالنا سیکھنا زیادہ اہم ہے۔

دیانت داری سب سے بڑی دولت ہے

بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ زندگی یا کاروبار میں آگے بڑھنے کے لیے حد سے زیادہ چالاک ہونا ضروری ہے۔

میرا تجربہ اس کے بالکل برعکس رہا ہے۔

فریب اور دھوکے سے وقتی فائدہ ضرور حاصل کیا جا سکتا ہے، لیکن مستقل کامیابی صرف اعتماد اور دیانت داری سے ہی ملتی ہے۔

ایک دیانت دار شخص کی سب سے بڑی پہچان یہ ہوتی ہے کہ لوگ اس پر بلا جھجک اعتماد کرتے ہیں۔

اور اعتماد ایسی انمول دولت ہے جسے نہ خریدا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی بینک سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ صرف اچھے کردار اور برسوں کی سچائی اور دیانت سے حاصل ہوتی ہے۔

وقت پر ادائیگی کی عادت

اگر آپ نے کسی سے قرض لیا ہے یا کسی کی رقم ادا کرنی ہے، تو اسے وقت پر ادا کرنا صرف قانونی ذمہ داری نہیں بلکہ اخلاقی فرض بھی ہے۔

اگر کسی وجہ سے وقت پر ادائیگی ممکن نہ ہو، تو سامنے والے سے صاف صاف بات کیجیے۔

حقیقت چھپانے یا جھوٹے بہانے بنانے سے وقتی مہلت تو مل سکتی ہے، لیکن اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔

سچ بولنے والا شخص عزت پاتا ہے، جبکہ بہانے بنانے والا آہستہ آہستہ اپنی ساکھ کھو دیتا ہے۔

چھوٹی بے ایمانی بھی بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے

اکثر لوگ سوچتے ہیں:

"اتنی سی بات سے کیا فرق پڑے گا؟"

لیکن زندگی میں بڑی مشکلات اکثر چھوٹی چھوٹی غلط عادتوں سے ہی شروع ہوتی ہیں۔

مثلاً—

غلط حساب رکھنا،

جان بوجھ کر ٹیکس یا بل چھپانا،

قرض واپس کرنے میں لاپروائی کرنا،

ملازمین یا مزدوروں کی اجرت مؤخر کرنا،

اپنے وعدے پورے نہ کرنا۔

ایسی عادتیں آہستہ آہستہ انسان کی پہچان بن جاتی ہیں اور آخر کار اس کی عزت اور مالی مستقبل، دونوں کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

نظم و ضبط آمدنی سے زیادہ اہم ہے

فرض کیجیے کہ دو افراد کی ماہانہ آمدنی ایک جیسی ہے۔

پہلا شخص:

بجٹ بناتا ہے،

باقاعدگی سے بچت کرتا ہے،

وقت پر ادائیگی کرتا ہے،

غیر ضروری اخراجات سے بچتا ہے۔

دوسرا شخص:

بغیر منصوبہ بندی کے خرچ کرتا ہے،

ہر نئی چیز خریدنے کی خواہش رکھتا ہے،

ای ایم آئی (EMI) پر انحصار کرتا ہے،

بچت کو اہمیت نہیں دیتا۔

چند برس بعد دونوں کی مالی حالت بالکل مختلف ہو گی۔

فرق ان کی آمدنی میں نہیں، بلکہ ان کے نظم و ضبط میں ہو گا۔

اسی لیے مالی کامیابی صرف زیادہ کمانے سے نہیں، بلکہ صحیح عادتوں سے حاصل ہوتی ہے۔

وعدے کی اہمیت

پرانے زمانے میں لوگ کہا کرتے تھے:

"زبان ہی سب سے بڑا کاغذ ہوتی ہے۔"

آج اگرچہ ہر لین دین تحریری معاہدوں کے ذریعے ہوتا ہے، پھر بھی انسان کی اصل پہچان اس کے وعدے اور اس کے رویّے سے ہوتی ہے۔

اگر آپ نے کسی کو ادائیگی یا کسی کام کا وقت دیا ہے، تو اسے پورا کرنے کی بھرپور کوشش کیجیے۔

اگر کسی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو، تو پہلے ہی متعلقہ شخص کو اطلاع دے دیجیے۔

سچائی اور وضاحت ہمیشہ اعتماد کو مضبوط بناتی ہیں۔

بچوں کو مالی تربیت دیجیے

ہم اپنے بچوں کو اچھی تعلیم دلانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

لیکن کیا ہم انہیں یہ بھی سکھاتے ہیں کہ —

بجٹ کیسے بنایا جاتا ہے؟

بچت کیوں ضروری ہے؟

قرض کب لینا مناسب ہے؟

وقت پر ادائیگی کی اہمیت کیا ہے؟

دیانت داری مالی کامیابی کی بنیاد کیوں ہے؟

اگر نہیں، تو آج ہی اس کی ابتدا کیجیے۔

مالی تعلیم صرف اسکولوں میں نہیں، بلکہ گھر کی چھوٹی چھوٹی عادتوں سے شروع ہوتی ہے۔

زندگی نے مجھے کیا سکھایا

اپنی زندگی کے تجربات سے میں نے ایک بات واضح طور پر سیکھی ہے—

مالی بحران سے نکلا جا سکتا ہے۔

کھوئی ہوئی دولت دوبارہ کمائی جا سکتی ہے۔

کاروبار دوبارہ کھڑا کیا جا سکتا ہے۔

لیکن اگر مشکل حالات میں بھی انسان اپنی دیانت داری، اپنے وعدے اور اپنی عزتِ نفس کو برقرار رکھتا ہے، تو یہی اس کی سب سے بڑی کامیابی ہوتی ہے۔

دولت کا نقصان عارضی ہو سکتا ہے، لیکن کردار کا نقصان برسوں تک انسان کا پیچھا کرتا رہتا ہے۔

اس لیے ہر حال میں اپنے کردار کی حفاظت کیجیے۔

نتیجہ

دولت زندگی میں سہولتیں فراہم کرتی ہے، لیکن کردار زندگی کو عزت دیتا ہے۔

دیانت داری اعتماد پیدا کرتی ہے۔

نظم و ضبط مالی استحکام لاتا ہے۔

اور اعتماد اور نظم و ضبط مل کر ایسی مضبوط بنیاد تیار کرتے ہیں، جس پر ایک خوشحال اور باوقار زندگی تعمیر ہوتی ہے۔

"جس شخص کا کردار مضبوط ہوتا ہے، وقت کے ساتھ اس کی مالی بنیاد بھی مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ دولت کمانا کامیابی ہے، لیکن دیانت داری اور نظم و ضبط کے ساتھ دولت کمانا ہی حقیقی خوشحالی ہے۔ یہی وہ دولت ہے جسے کوئی بحران، کوئی نقصان اور کوئی بھی حالات آپ سے چھین نہیں سکتے۔"

باب: ۴۰

میری زندگی کا سب سے بڑا سبق

"زندگی نے مجھے جتنا کامیابی سے نہیں سکھایا، اس سے کہیں زیادہ ناکامیوں نے سکھایا ہے۔"

جب میں مڑ کر اپنی زندگی کے سفر کو دیکھتا ہوں تو مجھے صرف گزرے ہوئے سال یاد نہیں آتے، بلکہ وہ فیصلے یاد آتے ہیں جنہوں نے میری سوچ، میری شخصیت اور میری پوری زندگی بدل دی۔

ایک وقت ایسا بھی تھا جب مجھے پورا یقین تھا کہ جو شخص دیانت داری اور محنت سے کام کرتا ہے، وہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ میرے پاس خواب تھے، منصوبے تھے اور مستقبل کے بارے میں بے شمار امیدیں تھیں۔

لیکن زندگی ہمیشہ ہماری منصوبہ بندی کے مطابق نہیں چلتی۔

کچھ فیصلے میری توقعات کے مطابق ثابت نہ ہوئے۔

کچھ لوگوں پر میں نے ضرورت سے زیادہ اعتماد کیا۔

کچھ مالی خطرات ایسے مول لیے جن سے بچا جا سکتا تھا۔

کچھ حالات کا صحیح وقت پر درست اندازہ نہ لگا سکا۔

آہستہ آہستہ حالات بدلنے لگے۔

کاروبار متاثر ہوا۔

مالی حالت کمزور ہونے لگی۔

اور پھر ایک دن مجھے احساس ہوا کہ قرض صرف بینک کے کاغذات میں درج نہیں ہوتا، بلکہ وہ انسان کے دل و دماغ پر بھی اپنا بوجھ چھوڑ جاتا ہے۔

سب سے مشکل وقت

مالی بحران کا سب سے بڑا دکھ صرف پیسوں کی کمی نہیں ہوتا۔

اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے——

اپنے خاندان کی پریشانی دیکھنا۔

اپنے بچوں کی ضروریات پوری نہ کر سکنے کی اذیت محسوس کرنا۔

راتوں کو جاگ کر مستقبل کے بارے میں سوچتے رہنا۔

لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے جھجک محسوس کرنا۔

اور سب سے مشکل——

خود سے یہ پوچھنا کہ آخر غلطی کہاں ہوئی۔

ان تجربات نے مجھے اندر سے بدل کر رکھ دیا۔

جدوجہد نے مجھے کیا سکھایا

وقت کے ساتھ میں نے کچھ ایسی باتیں سیکھیں جو شاید کوئی تعلیمی ادارہ بھی نہ سکھا سکے۔

میں نے سیکھا کہ——

دولت کمانا اہم ہے، لیکن اس سے کہیں زیادہ اہم اسے سنبھالنا ہے۔

ہر موقع فائدہ مند نہیں ہوتا۔

ہر خطرہ مول لینا دانش مندی نہیں ہوتی۔

ہر چمکتی ہوئی چیز سونا نہیں ہوتی۔

اور کسی بھی مالی فیصلے سے پہلے صبر، حکمت اور صحیح معلومات انتہائی ضروری ہیں۔

جو میں نے کھویا، وہی میری سب سے بڑی تعلیم بن گیا

زندگی میں بعض نقصانات ایسے ہوتے ہیں جو کبھی واپس نہیں ملتے۔

لیکن اگر وہی نقصان ہمیں زیادہ بالغ، زیادہ محتاط اور بہتر انسان بنا دیں، تو وہ صرف نقصان نہیں رہتے، بلکہ زندگی کا سب سے بڑا سبق بن جاتے ہیں۔

اگر آج میں یہ کتاب لکھ پا رہا ہوں، تو اس کا سہرا صرف میری کامیابیوں کو نہیں جاتا۔

اس کا سب سے بڑا سہرا میری جدوجہد کو جاتا ہے۔

اگر میں نے مالی مشکلات کا سامنا نہ کیا ہوتا، تو شاید میں قرض کا حقیقی درد کبھی سمجھ ہی نہ پاتا۔

اگر زندگی مجھے دوسرا موقع دے...

کبھی کبھی میں خود سے یہ سوال کرتا ہوں—

اگر مجھے زندگی دوبارہ شروع کرنے کا موقع ملے، تو میں کیا مختلف کروں گا؟

میں مکمل منصوبہ بندی کے بغیر کبھی کوئی بڑا مالی فیصلہ نہیں کروں گا۔

بچت کو کبھی نظرانداز نہیں کروں گا۔

ضروری طور پر ایک ہنگامی فنڈ تیار کروں گا۔

ضرورت سے زیادہ قرض لینے سے بچوں گا۔

اور سب سے اہم—

دولت سے زیادہ ذہنی سکون، متوازن زندگی اور اپنے خاندان کی خوشیوں کو اہمیت دوں گا۔

میرے قارئین کے نام

اگر آپ اس وقت مالی مشکلات سے گزر رہے ہیں، تو میں دل سے آپ سے صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں—

ہمت مت ہاریے۔

میں یہ بات صرف پڑھی ہوئی کتابوں کی بنیاد پر نہیں کہہ رہا۔

میں یہ بات اپنی زندگی کے تجربات کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں۔

حالات بدلتے ہیں۔

وقت بدلتا ہے۔

اور اگر انسان سیکھنے، محنت کرنے اور خود کو بدلنے کے لیے تیار ہو، تو اس کا مستقبل بھی بدل سکتا ہے۔

اگر آج وقت مشکل ہے، تو یقین رکھیے کہ کل بہتر وقت بھی ضرور آئے گا۔

میری سب سے بڑی سیکھ

آج اپنی پوری زندگی پر نظر ڈال کر میں صرف ایک بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں——

"دولت کھونا افسوسناک ہے، لیکن امید کھو دینا سب سے بڑی شکست ہے۔"

جب تک آپ کے اندر محنت کرنے کا حوصلہ، سیکھتے رہنے کی عاجزی اور دیانت داری کے ساتھ آگے بڑھنے کا عزم زندہ ہے، تب تک کوئی بھی مالی بحران آخری نہیں ہوتا۔

ہر گرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا ممکن ہے۔

ہر ناکامی کے بعد نئی شروعات ممکن ہے۔

اور ہر جدوجہد کے بعد کامیابی بھی ممکن ہے۔

نتیجہ

اگر اس کتاب سے آپ کو صرف ایک ہی بات یاد رہے، تو وہ یہی ہو——

زندگی میں دولت سے زیادہ قیمتی آپ کا کردار ہے۔

کامیابی سے زیادہ اہم آپ کا تجربہ ہے۔

اور مشکل حالات سے بھی زیادہ طاقتور آپ کی امید ہے۔

"میری سب سے بڑی کامیابی یہ نہیں کہ میں نے زندگی میں دولت کمائی، بلکہ یہ ہے کہ مشکل وقت نے بھی مجھے سیکھنا، آگے بڑھنا اور امید رکھنا نہیں چھوڑنے دیا۔ اگر میرے تجربات آپ کو ایک بھی غلط مالی فیصلے سے بچا دیں، تو میں سمجھوں گا کہ میری جدوجہد رائیگاں نہیں گئی۔"

باب: ۴۱

بیمہ (Insurance) کی اہمیت—— یہ خرچ نہیں، بلکہ تحفظ کی ڈھال ہے

"بیمہ وہ چھتری ہے جس کی ضرورت دھوپ میں نہیں، بلکہ طوفان آنے پر محسوس ہوتی ہے۔"

زندگی غیر یقینی حالات سے بھری ہوئی ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ ہم سب اپنے خاندان کے خوشحال مستقبل کا خواب دیکھتے ہیں، لیکن کبھی ایک حادثہ، سنگین بیماری یا اچانک آنے والی مصیبت برسوں کی محنت اور بچت کو چند ہی دنوں میں خطرے میں ڈال سکتی ہے۔

ایسے حالات میں بہت سے خاندانوں کے پاس صرف دو ہی راستے بچتے ہیں—— یا تو اپنی جمع پونجی خرچ کریں، یا پھر قرض لیں۔ اگر مناسب بچت بھی نہ ہو، تو قرض لینا مجبوری بن جاتا ہے۔

یہیں بیمہ (Insurance) کی اہمیت سامنے آتی ہے۔

بیمے کا مقصد منافع کمانا نہیں، بلکہ مشکل وقت میں مالی تحفظ فراہم کرنا ہے۔

بیمہ کیا ہے؟

سادہ الفاظ میں، بیمہ ایک ایسا مالی انتظام ہے جس میں آپ باقاعدگی سے ایک مقررہ رقم (پریمیم) ادا کرتے ہیں، اور اس کے بدلے حادثہ، بیماری، وفات یا دیگر طے شدہ خطرات کی صورت میں بیمہ کمپنی اپنی شرائط کے مطابق مالی معاونت فراہم کرتی ہے۔

یعنی بیمہ مستقبل کی غیر یقینی صورتحال کے مالی اثرات سے اپنے آپ اور اپنے خاندان کو محفوظ رکھنے کی پیشگی تیاری ہے۔

لوگ بیمہ لینے سے کیوں گریز کرتے ہیں؟

بہت سے لوگ کہتے ہیں——

"ہم تو بالکل صحت مند ہیں، ہمیں بیمے کی کیا ضرورت؟"

کچھ لوگ اسے غیر ضروری خرچ سمجھتے ہیں۔

لیکن یہی سب سے بڑی غلطی ہے۔

ہم بیمہ اس لیے نہیں لیتے کہ ہمیں ضرور کوئی حادثہ یا بیماری پیش آئے گی۔

ہم بیمہ اس لیے لیتے ہیں کہ اگر کبھی ایسی صورت حال پیش آ جائے، تو ہمارے خاندان کو مالی بحران کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

زندگی کے بیمے کی اہمیت

اگر خاندان کا بنیادی کفیل اچانک اس دنیا سے رخصت ہو جائے، تو اس کے بعد خاندان کی مالی حالت شدید متاثر ہو سکتی ہے۔

ایسی صورت میں زندگی کا بیمہ خاندان کے لیے ایک اہم مالی سہارا بن سکتا ہے۔

البتہ زندگی کا بیمہ لیتے وقت اس کی شرائط، مدت، بیمہ شدہ رقم اور دیگر قواعد کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے۔

صرف کسی کے کہنے پر یا مکمل معلومات کے بغیر کوئی پالیسی خریدنا مناسب نہیں۔

صحت کا بیمہ کیوں ضروری ہے؟

آج علاج معالجے کے اخراجات مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

ایک سنگین بیماری کئی برسوں کی بچت ختم کر سکتی ہے۔

اگر صحت کا بیمہ موجود ہو، تو علاج کا مالی بوجھ کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

اسی لیے آج صحت کا بیمہ عیش و آرام نہیں، بلکہ ایک ضرورت سمجھا جاتا ہے۔

حادثاتی بیمہ

حادثات کسی بھی وقت اور بغیر کسی پیشگی اطلاع کے پیش آ سکتے ہیں۔

اگر کسی حادثے کے باعث کسی شخص کی روزگار کمانے کی صلاحیت متاثر ہو جائے، تو اس کا اثر پورے خاندان کی آمدنی پر پڑ سکتا ہے۔

ایسی صورت میں حادثاتی بیمہ مالی مدد فراہم کر سکتا ہے اور مشکل وقت میں خاندان کا سہارا بن سکتا ہے۔

بیمہ لیتے وقت ان باتوں کا خیال رکھیں

اپنی ضرورت کے مطابق ہی بیمہ منتخب کریں۔

تمام شرائط و ضوابط کو غور سے پڑھیں۔

صرف کم پریمیم دیکھ کر فیصلہ نہ کریں۔

وقتاً فوقتاً اپنے نامزد فرد (Nominee) کی معلومات کی جانچ کرتے رہیں۔

تمام ضروری دستاویزات محفوظ جگہ پر رکھیں۔

بیمہ اور سرمایہ کاری میں فرق

ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ بہت سے لوگ بیمہ اور سرمایہ کاری کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔

حقیقت میں دونوں کا مقصد مختلف ہے۔

سرمایہ کاری کا مقصد دولت میں اضافہ کرنا ہے۔

جبکہ بیمے کا مقصد مالی تحفظ فراہم کرنا ہے۔

اس لیے صرف سرمایہ کاری کی بنیاد پر بیمہ یا صرف بیمے کی بنیاد پر سرمایہ کاری کا فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

میری سیکھ

میں نے اپنی زندگی میں یہ بات سمجھی ہے کہ بحران آنے کے بعد تیاری کا موقع نہیں ملتا۔

دانش مند وہی ہے جو اچھے وقت میں ہی مشکل وقت کی تیاری کر لے۔

بیمہ ہمیں امیر نہیں بناتا، لیکن یہ اچانک آنے والے مالی بحران کے اثرات کو کم کرنے اور خاندان کو سنبھلنے کا موقع دینے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

خلاصہ

بیمہ خرچ نہیں، بلکہ مالی تحفظ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

زندگی، صحت اور حادثاتی بیمے—تینوں پر اپنی ضرورت کے مطابق غور کریں۔

مکمل معلومات اور سمجھ کے بغیر کوئی بھی پالیسی نہ خریدیں۔

بیمہ اور سرمایہ کاری کے مقاصد الگ الگ ہیں؛ دونوں کو ایک دوسرے کا متبادل نہ سمجھیں۔

بروقت کی گئی مناسب منصوبہ بندی مستقبل کی غیر یقینی صورتحال کا بہتر انداز میں مقابلہ کرنے میں مدد دیتی ہے۔

"دانش مند شخص بحران کا انتظار نہیں کرتا، بلکہ پہلے ہی اس کی تیاری کر لیتا ہے۔"

باب: ۴۲

سرمایہ کاری کی شروعات کیسے کریں؟—— چھوٹے قدم، بڑا مستقبل

"بچت آپ کو محفوظ بناتی ہے، لیکن درست سرمایہ کاری آپ کے مستقبل کو خوشحال بنانے میں مدد دیتی ہے۔"

بہت سے لوگ بچت اور سرمایہ کاری کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں، حالانکہ دونوں کا مقصد الگ الگ ہوتا ہے۔ بچت کا مقصد مستقبل کی ضروریات اور ہنگامی حالات کے لیے رقم محفوظ رکھنا ہے، جبکہ سرمایہ کاری کا مقصد اس رقم کو وقت کے ساتھ بڑھانے کی کوشش کرنا ہے۔

اگر آپ صرف بچت ہی کرتے رہیں گے، تو آپ کا پیسہ محفوظ تو رہے گا، لیکن مہنگائی کی وجہ سے وقت کے ساتھ اس کی قوتِ خرید (Purchasing Power) کم ہو سکتی ہے۔ دوسری طرف، اگر بغیر سمجھے سرمایہ کاری کریں گے، تو مالی نقصان کا خطرہ بھی موجود رہتا ہے۔ اس لیے سرمایہ کاری کا پہلا اصول یہی ہے کہ **سمجھ کر سرمایہ کاری کریں۔**

سرمایہ کاری کب شروع کرنی چاہیے؟

بہت سے لوگ کہتے ہیں:

"جب میرے پاس بہت زیادہ پیسہ ہو گا، تب سرمایہ کاری شروع کروں گا۔"

یہ سوچ درست نہیں ہے۔

سرمایہ کاری کا آغاز بڑی رقم سے نہیں، بلکہ اچھی عادت سے ہوتا ہے۔

اگر آپ ہر ماہ باقاعدگی سے تھوڑی سی رقم بھی الگ رکھ سکتے ہیں، تو وقت، نظم و ضبط اور درست منصوبہ بندی کے ساتھ یہی چھوٹی بچت مستقبل میں ایک اچھی سرمایہ کاری کی بنیاد بن سکتی ہے۔

بچت اور سرمایہ کاری میں فرق

فرض کیجیے کہ آپ کے پاس **10,000₹** ہیں۔

اگر آپ انہیں گھر میں رکھتے ہیں یا عام بچت کھاتے میں چھوڑ دیتے ہیں، تو یہ **بچت** ہے۔

لیکن اگر آپ اسی رقم کو اپنی ضرورت، خطرہ برداشت کرنے کی صلاحیت اور سرمایہ کاری کی مدت کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی مناسب ذریعے میں لگاتے ہیں، تو یہ **سرمایہ کاری** ہے۔

دونوں کی اپنی اپنی اہمیت ہے۔ پہلے مناسب بچت کیجیے، پھر سوچ سمجھ کر سرمایہ کاری کا آغاز کیجیے۔

سرمایہ کاری سے پہلے پانچ سوال

کسی بھی سرمایہ کاری کا فیصلہ کرنے سے پہلے خود سے یہ سوال ضرور پوچھیں:

میں یہ سرمایہ کاری کس مقصد کے لیے کر رہا ہوں؟

مجھے یہ رقم کب تک درکار ہو گی؟

اگر کچھ عرصے کے لیے سرمایہ کاری کی مالیت کم ہو جائے، تو کیا میں گھبرا جاؤں گا؟

کیا میں اس سرمایہ کاری کو اچھی طرح سمجھتا ہوں؟

کیا میں نے صرف دوسروں کے مشورے پر فیصلہ کیا ہے؟

اگر ان سوالوں کے جواب واضح نہیں ہیں، تو پہلے معلومات حاصل کریں، پھر فیصلہ کریں۔

لالچ سے بچیے

بہت سے لوگ جلدی امیر بننے کے لالچ میں ایسی اسکیموں میں پیسہ لگا دیتے ہیں جو بہت کم وقت میں غیر معمولی منافع کا وعدہ کرتی ہیں۔

اگر کوئی منصوبہ کم وقت میں غیر معمولی منافع کی ضمانت دے، تو محتاط ہو جائیے۔

یاد رکھیں —

زیادہ منافع کے امکان کے ساتھ زیادہ خطرہ بھی وابستہ ہوتا ہے۔

کوئی بھی جائز سرمایہ کاری بغیر خطرے کے غیر معمولی منافع کی ضمانت نہیں دیتی۔

تنوع (Diversification) کی اہمیت

ایک پرانی کہاوت ہے:

"اپنے تمام انڈے ایک ہی ٹوکری میں مت رکھیے۔"

سرمایہ کاری میں بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔

اگر آپ کی پوری سرمایہ کاری صرف ایک ہی جگہ ہو، تو خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

دانشمندی اسی میں ہے کہ اپنی ضروریات، سرمایہ کاری کی مدت اور خطرہ برداشت کرنے کی صلاحیت کے مطابق متوازن منصوبہ بنایا جائے، اور ضرورت پڑنے پر مختلف مناسب سرمایہ کاری کے ذرائع پر غور کیا جائے۔

پہلے قرض، پھر سرمایہ کاری

اگر آپ پر زیادہ شرحِ سود والا قرض موجود ہے، تو بہت سے حالات میں پہلے اسے کم کرنا یا ختم کرنا نئی سرمایہ کاری شروع کرنے سے زیادہ فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

کئی لوگ سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والے ممکنہ منافع سے کم کماتے ہیں، جبکہ قرض پر اس سے زیادہ سود ادا کرتے رہتے ہیں۔

اس لیے اپنی مالی ترجیحات واضح رکھیں۔

صبر سب سے بڑی سرمایہ کاری ہے

سرمایہ کاری کا نتیجہ ایک مہینے یا ایک سال میں نہیں ملتا۔

جو شخص بار بار گھبرا کر اپنے فیصلے بدلتا رہتا ہے، وہ اکثر مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر پاتا۔

وقت، نظم و ضبط اور تسلسل — یہی کامیاب سرمایہ کاری کی مضبوط بنیاد ہیں۔

میری سیکھ

زندگی نے مجھے یہ سکھایا ہے کہ پیسہ کمانا ایک فن ہے، لیکن اسے صحیح سمت دینا اس سے بھی بڑا فن ہے۔

اگر ہم بغیر منصوبہ بندی کے خرچ کر سکتے ہیں، تو بغیر منصوبہ بندی کے سرمایہ کاری بھی کر سکتے ہیں، اور دونوں صورتوں میں نقصان کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

اس لیے سرمایہ کاری ہمیشہ علم، صبر اور واضح مقصد کے ساتھ کرنی چاہیے۔

اس باب کی اہم باتیں

بچت اور سرمایہ کاری دونوں ضروری ہیں، لیکن دونوں کا مقصد مختلف ہے۔

سرمایہ کاری کی شروعات چھوٹی رقم سے بھی کی جاسکتی ہے۔

بغیر سمجھے کبھی سرمایہ کاری نہ کریں۔

لالچ میں آکر غیر حقیقی منافع کا وعدہ کرنے والی اسکیموں سے دور رہیں۔

پہلے اپنی مالی بنیاد مضبوط کریں، پھر سرمایہ کاری کو وسعت دیں۔

کامیاب سرمایہ کاری کے لیے وقت، نظم و ضبط اور صبر سب سے زیادہ اہم ہیں۔

"دولت بڑھانے کا سب سے محفوظ راستہ جلد بازی نہیں، بلکہ علم، نظم و ضبط اور صبر ہے۔"

باب: ۴۳

بھارت میں قرض سے متعلق اہم قوانین — آسان زبان میں سمجھیے

"قانون کا علم ڈر پیدا کرنے کے لیے نہیں، بلکہ درست فیصلہ کرنے کے لیے ہونا چاہیے۔"

جب کوئی شخص قرض لیتا ہے، تو اس کے اور بینک یا مالیاتی ادارے کے درمیان صرف مالی تعلق ہی قائم نہیں ہوتا، بلکہ ایک قانونی تعلق بھی وجود میں آتا ہے۔ اس لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ بھارت میں قرض اور اس کی وصولی سے متعلق چند اہم قوانین کون سے ہیں۔

اس باب کا مقصد آپ کو وکیل بنانا نہیں، بلکہ اتنا باخبر بنانا ہے کہ آپ اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھ سکیں۔ اگر کسی خاص قانونی تنازع کی صورت پیدا ہو، تو کسی مستند قانونی ماہر سے مشورہ لینا ہمیشہ مناسب ہوتا ہے۔

۱۔ بھارتی معاہدہ قانون، (Indian Contract Act)1872

ہر قرض ایک قانونی معاہدہ (Contract) ہوتا ہے۔

جب آپ قرض سے متعلق دستاویزات پر دستخط کرتے ہیں، تو عموماً آپ ان میں درج تمام شرائط کو قبول کرتے ہیں۔

اس لیے —

بغیر پڑھے کسی بھی دستاویز پر دستخط نہ کریں۔

جو بات سمجھ میں نہ آئے، ضرور پوچھیں۔

دستخط شدہ دستاویزات کی ایک نقل اپنے پاس محفوظ رکھیں۔

۲۔ قرض وصولی ٹریبونل (Debt Recovery Tribunal – DRT)

بڑے قرض کے تنازعات کے حل کے لیے ایک خصوصی عدالتی نظام قائم کیا گیا ہے، جسے **Debt Recovery Tribunal (DRT)** کہا جاتا ہے۔

اگر کوئی معاملہ وہاں تک پہنچتا ہے، تو دونوں فریقوں کو اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع دیا جاتا ہے اور قانون کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔

۳۔ دیوالیہ پن اور مالی ناتوانی کا قانون (Insolvency and Bankruptcy Code – IBC)

یہ قانون بنیادی طور پر کمپنیوں اور بعض مخصوص حالات میں دیوالیہ پن اور قرض کے تصفیے سے متعلق معاملات کے لیے بنایا گیا ہے۔

عام ذاتی قرض لینے والے افراد پر اس کی کارروائی مختلف ہو سکتی ہے، اور ہر معاملے کے حقائق الگ ہوتے ہیں۔

اس لیے اگر کبھی ایسی صورت حال پیدا ہو، تو کسی مستند قانونی ماہر سے مشورہ لینا ضروری ہے۔

۴۔ صارف کے حقوق

اگر بینک یا مالیاتی ادارے کی جانب سے کوئی غلطی ہوئی ہو، مثلاً——

غلط فیس یا چارج وصول کیا گیا ہو،

غلط ریکارڈ درج کیا گیا ہو،

یا غیر مناسب رویہ اختیار کیا گیا ہو،

تو صارف دستیاب شکایت ازالہ نظام کے ذریعے اپنی شکایت درج کرا سکتا ہے۔

ہر تنازع کا حل صرف عدالت میں نہیں ہوتا۔ بہت سے معاملات شکایت ازالہ کے نظام کے ذریعے بھی حل کیے جا سکتے ہیں۔

یاد رکھیے

قانون بینک کی بھی حفاظت کرتا ہے اور صارف کی بھی۔

اگر آپ نے قرض لیا ہے، تو اس کی ادائیگی کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔

اسی طرح اگر بینک کوئی کارروائی کرتا ہے، تو اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ قانون کے مطابق طے شدہ طریقۂ کار پر عمل کرے۔

دونوں فریق قانون کے پابند ہیں۔

کن غلطیوں سے بچیں؟

بغیر پڑھے کسی بھی دستاویز پر دستخط کرنا۔

بینک یا مالیاتی ادارے کی طرف سے موصول ہونے والے نوٹس کو نظرانداز کرنا۔

بینک سے مکمل طور پر رابطہ ختم کر دینا۔

کسی درمیانی شخص کے جھوٹے وعدوں پر یقین کرنا۔

"ہم آپ کا پورا قرض معاف کروادیں گے" جیسے گمراہ کن دعووں کے دھوکے میں آجانا۔

میری سیکھ

زندگی نے مجھے یہ سکھایا ہے کہ لاعلمی اکثر سب سے مہنگی غلطی ثابت ہوتی ہے۔

جس شخص کو اپنے حقوق اور ذمہ داریوں، دونوں کا علم ہوتا ہے، وہ مشکل حالات میں بھی زیادہ سمجھداری سے فیصلے کرتا ہے۔

خوف کی جگہ معلومات کو اپنائیے۔

گھبراہٹ کی جگہ مکالمہ اختیار کیجیے۔

اور جلد بازی کی جگہ عقل و تدبر سے کام لیجیے۔

اس باب کی اہم باتیں

ہر قرض ایک قانونی معاہدہ ہوتا ہے۔

دستاویزات کو پڑھ کر اور سمجھ کر ہی دستخط کریں۔

کسی بھی نوٹس کو کبھی نظرانداز نہ کریں۔

بینک اور صارف، دونوں قانون کے دائرے میں رہتے ہیں۔

ضرورت پڑنے پر کسی مستند قانونی ماہر سے ضرور مشورہ کریں۔

"قانون سے ڈرنے کی نہیں، بلکہ اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔"

اہم اطلاع : اس باب میں دی گئی معلومات صرف عمومی آگاہی کے مقصد سے پیش کی گئی ہیں۔ قوانین وقتاً فوقتاً تبدیل ہو سکتے ہیں اور ہر معاملے کے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ کسی خاص قانونی مسئلے کی صورت میں کسی مستند وکیل یا متعلقہ ماہر سے ضرور مشورہ کریں۔

باب: ۴۴

قرض سے آزادی کے 100 سنہری اصول

"زندگی بدلنے کے لیے ہمیشہ بڑے واقعات کی ضرورت نہیں ہوتی؛ کبھی کبھی ایک درست سوچ ہی پوری زندگی کا رخ بدل دیتی ہے۔"

ذیل میں دیے گئے سنہری اصول اس کتاب کا خلاصہ ہیں۔ انہیں صرف پڑھیے ہی نہیں، بلکہ سمجھیے، اپنائیے اور اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کیجیے۔ چھوٹے چھوٹے درست فیصلے ہی وقت کے ساتھ بڑی تبدیلیوں کی بنیاد بنتے ہیں۔

حصہ 1: اپنی سوچ بدلیے

قرض لینے سے پہلے سو بار سوچیے؛ اصل سکون قرض ادا کرنے کے بعد ہی ملتا ہے۔
آمدنی بڑھانے سے پہلے اخراجات پر قابو پانا سیکھیں۔
دولت کی قدر کیجیے، تبھی دولت آپ کی قدر کرے گی۔
ضرورت اور خواہش میں فرق سمجھیے۔
دکھاوے کی زندگی اکثر قرض والی زندگی بن جاتی ہے۔
ہر سہولت ضروری نہیں ہوتی۔
دوسروں کی نقل مالی بحران کی ابتدا بن سکتی ہے۔
قناعت کا مطلب ترقی روک دینا نہیں، بلکہ سمجھداری سے زندگی گزارنا ہے۔
چھوٹی بچت کا کبھی مذاق نہ اڑائیے۔
ہر بڑا قرض کبھی نہ کبھی ایک چھوٹی سی لاپرواہی سے شروع ہوا تھا۔

حصہ 2: بچت اور نظم و ضبط

پہلے بچت، پھر خرچ۔
آمدنی کم ہو تب بھی بچت کی عادت کبھی نہ چھوڑیں۔
بجٹ بنائیں اور اس پر عمل کریں۔
ہر خرچ کا حساب رکھیں۔

نقدی کے بہاؤ (Cash Flow) پر توجہ دیں۔

بونس کی پوری رقم خرچ نہ کریں۔

ہنگامی فنڈ ہر خاندان کی ضرورت ہے۔

بل وقت پر ادا کرنا بھی ایک طرح کی بچت ہے۔

تاخیر کی فیس غیر ضروری مالی نقصان ہے۔

نظم وضبط آمدنی سے زیادہ اہم ہے۔

حصہ 3: قرض اور ای ایم آئی

قرض ایک سہولت ہے، عادت نہیں۔

صرف اتنا ہی قرض لیں جتنا آسانی سے واپس کر سکیں۔

جتنی کم ای ایم آئی ہو گی، اتنی زیادہ مالی آزادی ہو گی۔

ایک قرض چکانے کے لیے دوسرا قرض لینا آخری راستہ ہونا چاہیے۔

شرحِ سود کی مکمل لاگت سمجھے بغیر قرض نہ لیں۔

بغیر پڑھے کسی بھی دستاویز پر دستخط نہ کریں۔

ضامن (Guarantor) بننے سے پہلے مکمل معلومات حاصل کریں۔

وقت پر ادائیگی آپ کی ساکھ بناتی ہے۔

بینک سے رابطہ کبھی منقطع نہ کریں۔

مسئلہ چھپانے سے نہیں، بلکہ اسے قبول کر کے حل تلاش کرنے سے ختم ہوتا ہے۔

حصہ 4: خاندان اور مستقبل

بچوں کو دولت کی قدر سکھائیں۔

اپنے شریکِ حیات کو مالی فیصلوں میں شریک کریں۔

خاندان کی مالی حالت پر کھل کر گفتگو کریں۔

ایمانداری سب سے بڑی میراث ہے۔

بچوں کو صرف کمانا نہیں، بچانا بھی سکھائیں۔

مالی تعلیم کی ابتدا گھر سے ہوتی ہے۔

خاندان کا اتحاد مالی بحران کا بوجھ ہلکا کر دیتا ہے۔

رشتے دولت سے زیادہ قیمتی ہیں۔

مالی فیصلے پورے خاندان کو متاثر کرتے ہیں۔

اگلی نسل کو آپ کی غلطیاں نہیں، بلکہ آپ کی سیکھ ملنی چاہیے۔

حصہ 5: کردار اور کامیابی

ایمانداری سب سے بڑی دولت ہے۔

صبر سب سے بڑی سرمایہ کاری ہے۔

جلد بازی سب سے مہنگی غلطی ہے۔

لالچ مالی تباہی کا پہلا قدم ہے۔

سیکھنا کبھی بند نہ کریں۔

ناکامی تجربہ دیتی ہے۔

مشکل وقت سب سے بڑا استاد ہوتا ہے۔

ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے۔

ہار مان لینا سب سے بڑا نقصان ہے۔

امید کبھی نہ چھوڑیں۔

حصہ 6: سرمایہ کاری اور مالی ترقی

سب سے پہلے اپنے اوپر سرمایہ کاری کریں، پھر دولت پر۔

بغیر سمجھے کبھی سرمایہ کاری نہ کریں۔

جلدی امیر بننے کی خواہش سب سے بڑا مالی جال ہے۔

زیادہ منافع کا وعدہ، زیادہ خطرے کی علامت بھی ہو سکتا ہے۔

سرمایہ کاری صبر مانگتی ہے، جلد بازی نہیں۔

اپنی پوری دولت ایک ہی جگہ سرمایہ کاری نہ کریں۔

پہلے تحفظ، پھر منافع کے بارے میں سوچیں۔

سرمایہ کاری کا فیصلہ دوسروں کی نقل سے نہیں، اپنی ضرورت کے مطابق کریں۔

باقاعدہ چھوٹی چھوٹی بچت بھی مستقبل میں بڑی دولت کی بنیاد بن سکتی ہے۔
مسلسل سیکھتے رہنا سب سے زیادہ فائدہ مند سرمایہ کاری ہے۔

حصہ 7: کاروبار اور آمدنی

کاروبار اعتماد پر چلتا ہے۔
گاہک آپ کا سب سے بڑا تشہیر کرنے والا بھی ہو سکتا ہے اور سب سے بڑا ناقد بھی۔
نقدی کا درست انتظام منافع سے بھی زیادہ اہم ہے۔
منافع کا کچھ حصہ ہمیشہ محفوظ رکھیں۔
ادھار دیتے وقت جذبات سے زیادہ عقل سے کام لیں۔
آمدنی کے ایک سے زیادہ ذرائع پیدا کرنے کی کوشش کریں۔
ہر سال اپنی صلاحیت میں اضافہ کریں۔
ایمانداری سے کمایا گیا چھوٹا منافع، بے ایمانی سے کمائے گئے بڑے منافع سے بہتر ہے۔
کاروبار میں ساکھ دولت سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔
کامیابی آہستہ آہستہ بنتی ہے، اچانک نہیں۔

حصہ 8: وقت اور زندگی کا انتظام

وقت بھی دولت کی طرح ایک قیمتی سرمایہ ہے۔
آج کا مؤخر کیا ہوا فیصلہ کل کا مسئلہ بن سکتا ہے۔
ہر روز کچھ نیا سیکھیں۔
منصوبہ بندی کے بغیر محنت کا پورا فائدہ نہیں ملتا۔
اپنے اہداف لکھیں، صرف سوچتے نہ رہیں۔
ہر ماہ اپنی مالی ترقی کا جائزہ لیں۔
غلطیوں کو قبول کرنا اصلاح کی ابتدا ہے۔
نظم و ضبط، جذبے سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔
مشکل وقت میں پُرسکون رہنا سب سے بڑی طاقت ہے۔
ہر روز اپنے مستقبل کے لیے ضرور کچھ نہ کچھ کریں۔

حصہ 9: کردار اور معاشرہ

دولت سے پہلے کردار کمائیں۔

اعتماد ٹوٹنے میں ایک لمحہ لگتا ہے، بننے میں برسوں۔

دوسروں کی کامیابی سے سبق لیجیے، حسد نہ کیجیے۔

کبھی کسی کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھائیں۔

مدد کیجیے، لیکن اپنی استطاعت کے اندر رہ کر۔

معاشرے کی خوشحالی مضبوط خاندانوں سے بنتی ہے۔

بچوں کو جائیداد سے زیادہ اچھے اخلاق دیجیے۔

ایمانداری کا فائدہ دیر سے ملتا ہے، مگر ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

عزت دولت سے نہیں، اچھے اخلاق سے ملتی ہے۔

آپ کا نام ہی آپ کی سب سے بڑی دولت ہے۔

حصہ 10: ایک اہم پیغام

قرض سے آزادی ایک فیصلے سے شروع ہوتی ہے۔

ہر مشکل ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتی۔

ناکامی آپ کو روکنے نہیں، سکھانے آتی ہے۔

جو اپنی عادتیں بدل لیتا ہے، وہی اپنا مستقبل بدلتا ہے۔

ہر نئی صبح مالی بہتری کا نیا موقع ہوتی ہے۔

دولت کمائیں، مگر دل کا سکون کھو کر نہیں۔

خاندان کے ساتھ گزارا گیا وقت ہر دولت سے زیادہ قیمتی ہے۔

زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ قناعت اور خودداری ہے۔

قرض سے پاک زندگی صرف مالی نہیں، بلکہ ذہنی آزادی بھی دیتی ہے۔

یاد رکھیے—

"دولت آپ کی خادم ہونی چاہیے، مالک نہیں۔"

قرض سے آزادی

خلاصہ

"قرض سے آزادی " صرف قرض کے بارے میں لکھی گئی ایک کتاب نہیں، بلکہ مالی آگہی، خود نظم وضبط اور باوقار زندگی گزارنے کے لیے ایک عملی رہنمائی ہے۔اس کا مقصد قارئین کو یہ سمجھانا ہے کہ قرض صرف مالی بوجھ نہیں ہوتا، بلکہ یہ ذہنی سکون، خاندانی خوشی، سماجی عزت اور مستقبل کے امکانات کو بھی متاثر کرتا ہے۔

اس کتاب میں قرض کی تاریخ، اس کے اسباب، نقصانات اور اس سے نکلنے کے عملی طریقوں کو نہایت سادہ، آسان اور عام فہم زبان میں پیش کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ مصنف نے اپنی زندگی کے تجربات، حقیقی واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے اسباق بھی بیان کیے ہیں، تاکہ قاری صرف نظریات ہی نہ پڑھے بلکہ حقیقی زندگی کے تجربات سے بھی رہنمائی اور حوصلہ حاصل کر سکے۔

یہ کتاب یہ بھی واضح کرتی ہے کہ مالی آزادی صرف زیادہ آمدنی حاصل کرنے سے نہیں ملتی، بلکہ درست سوچ، سمجھداری سے خرچ کرنے، باقاعدہ بچت، ہنگامی فنڈ تیار کرنے، دیانت دارانہ لین دین اور دولت کے منظم انتظام کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔
اس میں ان عادتوں، اصولوں اور عملی طریقوں کی بھی تفصیل بیان کی گئی ہے جو انسان کو بتدریج قرض کے بوجھ سے آزاد ہو کر مالی خود مختاری کی طرف بڑھنے میں مدد دیتے ہیں۔

اگر اس کتاب کو پڑھنے کے بعد کوئی شخص غیر ضروری قرض لینے سے بچ جائے، اپنے مالی معاملات کو بہتر طریقے سے سنبھالنا سیکھ جائے، اور اپنے خاندان کا مالی مستقبل زیادہ محفوظ بنا سکے، تو یہی اس کتاب کی سب سے بڑی کامیابی ہوگی۔

یاد رکھیے—

قرض سے آزاد زندگی صرف ایک مالی کامیابی نہیں، بلکہ ذہنی سکون، خودداری اور حقیقی آزادی کی علامت ہے۔یہی اس کتاب کا بنیادی پیغام ہے۔

"اس کتاب میں قرض کی تاریخ، اس کے اسباب، نقصانات اور اس سے نجات حاصل کرنے کے عملی طریقوں کو نہایت سادہ، آسان اور قابلِ عمل زبان میں پیش کیا گیا ہے۔"

اختتامیہ (Epilogue)

ایک نئی شروعات آپ کی منتظر ہے

"کسی بھی سفر کا سب سے مشکل قدم پہلا قدم ہوتا ہے۔"

اگر آپ اس کتاب کے آخری صفحے تک پہنچ چکے ہیں، تو سب سے پہلے میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے صرف ایک کتاب نہیں پڑھی، بلکہ اپنی زندگی کے ایک نہایت اہم موضوع پر سنجیدگی سے غور کیا ہے۔

ممکن ہے اس کتاب کو پڑھتے ہوئے آپ کو اپنی زندگی کے کچھ واقعات یاد آئے ہوں۔ شاید آپ نے بھی کبھی بغیر سوچے سمجھے قرض لیا ہو۔ شاید کبھی ای ایم آئی کے بوجھ نے آپ کی راتوں کی نیند چھین لی ہو۔ شاید کسی بیماری، کاروبار میں نقصان، ملازمت ختم ہونے یا خاندانی حالات نے آپ کو مالی مشکلات میں دھکیل دیا ہو۔

اگر ایسا ہوا ہے تو یاد رکھیے — **آپ اکیلے نہیں ہیں۔**

بھارت میں لاکھوں لوگ کسی نہ کسی صورت میں مالی جدوجہد سے گزر رہے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کچھ لوگ حالات کے سامنے ہار مان لیتے ہیں، جبکہ کچھ لوگ انہی حالات سے سبق سیکھتے ہیں، خود کو سنبھالتے ہیں اور نئی شروعات کرتے ہیں۔

میں نے یہ کتاب کسی مالیاتی ماہر کی حیثیت سے نہیں لکھی، بلکہ ایک ایسے شخص کی حیثیت سے لکھی ہے جس نے مالی مشکلات کا درد دیکھا ہے، غلط فیصلوں کی قیمت ادا کی ہے، اور تجربے سے یہ سیکھا ہے کہ درست سوچ، نظم و ضبط اور صبر کے ساتھ حالات کو بدلا جا سکتا ہے۔

اس کتاب کا مقصد یہ نہیں تھا کہ آپ کو یہ کہوں کہ زندگی میں کبھی قرض نہ لیجیے۔ مقصد یہ تھا کہ اگر قرض لینا ضروری ہو، تو پوری سمجھ اور ذمہ داری کے ساتھ لیجیے؛ اور اگر آپ پہلے ہی قرض کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں، تو مایوس ہونے کے بجائے اس سے نکلنے کے لیے ایک واضح منصوبہ بنائیے۔

یاد رکھیے —

مالی آزادی ایک دن میں حاصل نہیں ہوتی۔

بچت چاہے چھوٹی ہو، اس کا اثر بہت بڑا ہوتا ہے۔

نظم و ضبط آہستہ آہستہ زندگی بدل دیتا ہے۔

ایمانداری اور صبر مشکل وقت میں بھی آپ کا ساتھ دیتے ہیں۔

آج ہی ایک عہد کیجیے

میں حقیقی ضرورت کے بغیر قرض نہیں لوں گا۔

میں اپنی آمدنی اور اخراجات کا باقاعدہ حساب رکھوں گا۔

میں ہر ماہ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ ضرور بچاؤں گا۔

میں اپنے خاندان کو مالی تعلیم دوں گا۔

میں اپنی آنے والی نسل کو قرض نہیں، بلکہ اچھی عادتوں کی میراث دوں گا۔

اگر اس کتاب نے آپ کو صرف ایک بھی غلط مالی فیصلہ کرنے سے روک دیا، اگر اس نے آپ کو مالی نظم و ضبط اختیار کرنے کی ترغیب دی، یا اگر اس نے آپ کے دل میں ایک نئی امید پیدا کی، تو میں اپنے اس کام کو کامیاب سمجھوں گا۔

یاد رکھیے—

ہر بڑی تبدیلی ایک چھوٹے سے فیصلے سے شروع ہوتی ہے۔

آج لیا گیا آپ کا درست فیصلہ آنے والے برسوں کا مستقبل بدل سکتا ہے۔

ایک نئی شروعات آپ کی منتظر ہے۔

مصنف کی جانب سے

محترم قاری،

اگر اس کتاب نے آپ کی زندگی میں کسی بھی طرح کی مثبت تبدیلی پیدا کی ہو، آپ کو بہتر مالی فیصلے کرنے کی ترغیب دی ہو، یا غیر ضروری قرض سے بچنے میں مدد کی ہو، تو میری آپ سے ایک مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس کی سیکھ اپنے خاندان، دوستوں اور جاننے والوں تک ضرور پہنچائیے۔

مالی تعلیم اسی وقت بامعنی بنتی ہے جب اس کا فائدہ صرف ایک فرد تک محدود نہ رہے، بلکہ معاشرے کے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچے۔

اگر آپ کو اس کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے، کوئی حقیقت اصلاح طلب معلوم ہو، کوئی مشورہ دینا چاہیں، یا اپنا تجربہ ہمارے ساتھ شیئر کرنا چاہیں، تو آپ کا دل کی گہرائیوں سے خیر مقدم ہے۔ آپ کی آراء اور تجاویز اس کتاب کے آئندہ ایڈیشنز کو مزید مفید، درست اور مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کریں گی۔

میری دلی دعا ہے کہ آپ کی زندگی مالی طور پر محفوظ، خود مختار اور باوقار ہو۔ آپ ہمیشہ دانشمندانہ فیصلے کریں، غیر ضروری قرض سے بچیں، اور اپنے خاندان کے ساتھ خوشی، سکون اور خوشحالی بھری زندگی گزاریں۔

آپ کے روشن، محفوظ اور قرض سے آزاد مستقبل کے لیے میری دلی نیک تمنائیں۔

مخلص،

محمد اعجاز الحق خان

مصنف ــــ قرض سے آزادی

مصنف کا تعارف

(About the Author)

مصنف کے بارے میں

محمد اعجاز الحق خان (Md. Ejazul Haque Khan) ایک مصنف، کاروباری شخصیت اور سماجی بیداری کے حامی ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں مالی جدوجہد، قرض، کاروباری مشکلات اور معاشی اتار چڑھاؤ کو قریب سے دیکھا اور ان کا عملی تجربہ حاصل کیا ہے۔ انہی تجربات نے انہیں ذاتی مالیات (Personal Finance)، مالی نظم وضبط اور مالی آگاہی جیسے موضوعات پر لکھنے کی ترغیب دی۔

مصنف کا پختہ یقین ہے کہ مالی آزادی صرف زیادہ آمدنی حاصل کرنے سے نہیں، بلکہ درست سوچ، منظم طرزِ زندگی اور مالی تعلیم سے حاصل ہوتی ہے۔

ان کا مقصد پیچیدہ مالی موضوعات کو آسان، سادہ اور عملی زبان میں عام قارئین تک پہنچانا ہے، تاکہ ہر شخص سمجھداری کے ساتھ مالی فیصلے کر سکے، غیر ضروری قرض سے بچ سکے اور مالی خود کفالت کی جانب آگے بڑھ سکے۔

"قرض سے آزادی "صرف ایک کتاب نہیں، بلکہ برسوں کے تجربات، مطالعے اور زندگی سے حاصل ہونے والے اسباق کا نچوڑ ہے۔ مصنف کو امید ہے کہ یہ کتاب قارئین کو مالی طور پر زیادہ باخبر بنائے گی، بہتر مالی فیصلے کرنے کی ترغیب دے گی، اور انہیں باوقار، خود کفیل اور قرض سے پاک زندگی کی طرف بڑھنے میں مددگار ثابت ہوگی۔

مصنف سے رابطہ

ای میل:authorejazkhan@gmail.com

ویب سائٹ: www.authorejazkhan.in